

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب الاستعدادات
کتاب التفسیر

کتاب الاکابر
کتاب الرقاق
کتاب المنہج

کتاب اللباس
کتاب الدعوات
کتاب الايمان

ڈیوبند دارالعلوم دیوبند
کراچی پاکستان 2213368

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۴۲۴۵
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح
 مولانا ظہور الباری عظیمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۳۱۷	کتاب اللباس							
"	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	۴۵۴						
"	بغیر بکتر کے	۴۵۵						
۳۱۸	پکڑا سمیٹنا	۴۵۶						
"	جو شخصوں سے نیچے ہو	۴۵۷						
"	بکتر کی دھبہ سے پکڑا لکھنا	۴۵۸						
۳۲۰	جھالدار تہبند	۴۵۹						
"	چادر	۴۶۰						
۳۲۱	قمیص پہننا	۴۶۱						
۳۲۲	قمیص کا گریبان سینے پر	۴۶۲						
۳۲۳	تنگ آستینوں کا جُتہ پہننا	۴۶۳						
"	غزہ میں اوّل کا جُتہ	۴۶۴						
"	جُبا اور ریشمی فروج	۴۶۵						
۳۲۴	پاجامے	۴۶۶						
"	چوخی یا کرتے	۴۶۷						
۳۲۵	عمامے	۴۶۸						
"	سر ڈھکنا	۴۶۹						
۳۲۶	خود	۴۷۰						
"	دھاری دار چادر	۴۷۱						
۳۲۸	کسا اور حمیصہ	۴۷۲						
۳۲۹	اشتمال عتقاد	۴۷۳						
۳۳۰	ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا	۴۷۴						
۳۳۱	کالی چادر	۴۷۵						
"	سبز کپڑے	۴۷۶						
۳۳۲	سفید کپڑے	۴۷۷						
۳۳۳	ریشم پہننا	۴۷۸						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۷۹	بغیر پینے ریشم چھوٹا	۳۳۵	۵۰۵	مہر لگانے کے لیے انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۲۸۰	ریشم بچھانا	۳۳۶	۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ تنہی کی طرف رکھنا	"	۵۳۴	ذریعہ	۳۶۲
۲۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	"	۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	"	۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۳
۲۸۲	خارش کی وجہ سے ریشم کا استعمال	"	۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کرے	۳۵۰	۵۳۶	بالوں میں انگوٹھے مصنوعی بال لگانا	"
۲۸۳	ریشم عورتوں کے لیے	۳۳۷	۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	"	۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۴
۲۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	"	۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	"	۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	"
۲۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹	۵۱۱	ہار عاریت لینا	"	۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۲۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰	۵۱۲	بایاں	"	۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۲۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	"	۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱	۵۴۱	تصویری	"
۲۸۸	سرخ کپڑا	"	۵۱۴	عورتوں کی پال ڈھال کے مرد	"	۵۴۲	تصویری بنانے پر مذاب	۳۶۷
۲۸۹	سرخ میشرہ	"	۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	"	۵۴۳	تصویریوں کو توڑنا	"
۲۹۰	دباغت والے اور بغیر دباغت کے چہرے کے پاپوش	۳۴۱	۵۱۶	موچھ کا کم کرانا	۳۵۲	۵۴۴	تصویریوں کو روندنا	۳۶۸
۲۹۱	داسنے پاؤں میں پہنے جوتا پہنے	۳۴۲	۵۱۸	دارھی بردھانا	"	۵۴۶	تصویریوں کے ساتھ ناز پر بھنا	۳۶۹
۲۹۲	پہلے بائیں پیر کا جوتا نکلے	"	۵۱۹	برصا پے کے متعلق روایتیں	۳۵۴	۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	"
۲۹۳	صرف ایک پاؤں میں جوتا	"	۵۲۰	خضاب	۳۵۵	۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
	بہن کو نہ چلے	"	۵۲۱	گھونگر یا لے بال	"	۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	"
۲۹۴	دو تسمے ایک چل میں	"	۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷	۵۵۰	جوتھویر بنانے کا	"
۲۹۵	چہرے کا سرخ خیمہ	۳۴۳	۵۲۳	بچے سے مانگ نکالنا	۳۵۸	۵۵۱	سواری پر پیچھے بٹھانا	۳۷۱
۲۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	"	۵۲۴	گیسو	۳۵۹	۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	"
۲۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو	۳۴۴	۵۲۵	قرع	"	۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر	"
۲۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	"	۵۲۶	مورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰	"	آگے بٹھانا	"
۲۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵	۵۲۷	سر اور وارڈی میں خوشبو	"	۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۰۰	باب ۵۰۰	"	۵۲۸	کنگھا کرنا	"	۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بٹھانا	"
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶	۵۲۹	حائض عورت کا کنگھا کرنا	"	۵۵۶	چیت لینا	۳۷۳
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	"	۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱		کتاب الادب	
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷	۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	"	۵۵۷	باب ۵۵۷	"
۵۰۴	چھٹکیا میں انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	"	۵۵۸	اچھے معاملے کا مستحق؟	"

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۰۳	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۶۱۱	۳۸۸	پر دوس کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو	۵۸۶	۳۷۴	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۵۵۹
۴۰۴	قرابتداروں کا حکم	۶۱۲				"	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	۵۶۰
۴۰۴	حسد اور غیبت کی ممانعت	۶۱۳	۳۸۹	اللہ اور آخرت پر ایمان	۵۸۷	"	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	۵۶۱
"	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	"	پر دوس کا حق	۵۸۸	۳۷۶	والدین کی نافرمانی	۵۶۲
۴۰۵	کو نساگمان کیا جاسکتا ہے	۶۱۵	"	ہر بھلائی صدقہ ہے	۵۸۹	۳۷۷	مشترک والد سے صلہ رحمی	۵۶۳
"	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	۶۱۶	۳۹۰	شیرینی کلام	۵۹۰	"	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۴
۴۰۶	عکبر اور غرور	۶۱۷	"	معاملات میں نرمی	۵۹۱	۳۷۸	مشترک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۵
"	ترک ملاقات	۶۱۸	۳۹۱	مومنوں کا باہمی تعاون	۵۹۲	"	صلہ رحمی کی فضیلت	۵۶۶
۴۰۸	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۶۱۹		پچیسویں پارہ		۳۷۹	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۵۶۷
"	اپنے دوست کی ملاقات	۶۲۰				"	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	۵۶۸
۴۰۹	ملاقات کرنا	۶۲۱	۳۹۲	اچھی سفارش اور بری سفارش	۵۹۳	۳۷۹	جس نے صلہ رحمی کی	۵۶۹
"	دُفوی آمد پر زیارت	۶۲۲	"	اپنے فاضل نہ سمجھو	۵۹۴	۳۸۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۵۷۰
۴۱۰	بھائی پارہ	۶۲۳	۳۹۳	حسن خلق اور سخاوت	۵۹۵	"	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	۵۷۱
۴۱۱	منہسی اور مسکراہٹ	۶۲۴	۳۹۵	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۵۹۶		جس نے شرک کی حالت میں	۵۷۲
۴۱۲	اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ صلہ رحمی	۶۲۵	"	محبت اللہ کی طرف سے ہے	۵۹۷	۳۸۱	صلہ رحمی کی	
۴۱۵	خوش اطواری	۶۲۶	۳۹۶	محبت اللہ کے لیے ہے	۵۹۸	"	دوسرے بچے کو اپنے ساتھ کھینچنا	۵۷۳
۴۱۶	تکلیف پر صبر	۶۲۷	"	کوئی جماعت دوسری کو مشغول نہ کرے	۵۹۹	"	بچے کے ساتھ رحم	۵۷۴
"	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	۶۲۸	۳۹۷	گالی گلوچ سے پرہیز	۶۰۰	۳۸۳	رحمت کے ساتھ بنائے گئے	۵۷۵
۴۱۷	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۶۲۹	۳۹۹	کسی کو لانا یا ٹھکانا کہنا	۶۰۱	۳۸۴	اولاد کو روزی کے عوض قتل کرنا	۵۷۶
"	کافر نہ کہنے والے	۶۳۰	"	غیبت کرنا	۶۰۲	"	بچے کو گود میں لینا	۵۷۷
۴۱۹	احکام میں سختی	۶۳۱	۴۰۰	انصار میں سب سے بہتر گھر	۶۰۳	"	بچے کو ران پر رکھنا	۵۷۸
۴۲۰	غصے سے بچنا	۶۳۲	"	مفسد کی غیبت	۶۰۴	۳۸۵	مراحم اور تعلقات کو نبھانا	۵۷۹
۴۲۱	شرم و حیا	۶۳۳	"	چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے	۶۰۵	"	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	۵۸۰
۴۲۲	اگر شرم و حیا نہ ہو تو جو چاہے کرے	۶۳۴	۴۰۱	چغلی خوری کی کراہت	۶۰۶	"	بیواؤں کے لیے کوشش کرنا	۵۸۱
"	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	۶۳۵	"	جھوٹ کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۶۸	مسکین کے لیے کوشش کرنا	۵۸۲
۴۲۳	آسانی کو سختی نہ کر دو	۶۳۶	"	دور و تحاپ	۶۰۸	"	انسانوں اور جانوروں پر رحم	۵۸۳
۴۲۴	منہسی خوشی سے پیش آنا	۶۳۷	۴۰۲	ساقیوں کے بارے	۶۰۹	۳۸۷	پر دوس کے بارے وصیت	۵۸۴
۴۲۵	رواداری	۶۳۸	"	کوئی مدح مکروہ ہے	۶۱۰	۳۸۸	جس کے پر دوس اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۵۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶	۶۶۳	حزن نام رکھنا	۴۳۶	۴۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۶۱
۶۴۰	مہان کا حق	"	۶۶۳	نام بدلنا	"	۴۹۰	چلنے والا بیٹھنے والے کو	"
۶۴۱	مہان کی عزت و خدمت کرنا	۴۲۷	۶۶۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۳۷	۴۹۱	چھوٹا بڑے کو	"
۶۴۲	مہان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸	۶۶۶	ولید بن ولید کا نام	۴۳۸	۴۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۶۲
۶۴۳	مہان پر غصہ گنا ہے	"	۶۶۷	نام کم کر کے بچا کرنا	۴۳۸	۴۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	"
۶۴۴	مہان اگر میزبان کو کھانے میں	{	۶۶۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۳۹	۴۹۴	آیت پردہ کا نزول	"
	شریک کرے		۶۶۹	ابو حباب کنیت رکھنا	"	۴۹۵	اجازت مانگنا	۴۶۳
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰	۶۷۰	سب سے برا نام	۴۴۰	۴۹۶	اعضاء کا زنا	۴۶۵
۶۴۶	شعر و جزد و غیرہ	۴۳۱	۶۷۱	مشک کی کنیت رکھنا	۴۴۱	۴۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	"
۶۴۷	مشرکین کی بھوک کرنا	۴۳۲	۶۷۲	صراحت سے بات نہ کہنا	۴۴۲	۴۹۸	بایا ہوا بھی اجازت لے	۴۶۶
۶۴۸	مشرکوں کی اعظم و قرآن سے	{	۶۷۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا ؟	۴۴۳	۴۹۹	بچوں کا سلام	"
	روک دے		۶۷۴	آسمان کی طرت دیکھنا	۴۴۴	۵۰۰	مرد و عورتوں کو اور عورتیں	"
۶۴۹	آپ کے ارشاد کی تشریح	"	۶۷۵	پانی اور لکڑی میں لکڑی مارنا	۴۴۵	۵۰۱	مردوں کو سلام کہیں ؟	"
۶۵۰	زمعوا کے بارے روایت	۴۳۶	۶۷۶	زمین سے کریدنا	۴۴۶	۵۰۲	جب کوئی کہے کہ کون ؟	۴۶۷
۶۵۱	دیکھ کہنا کیسا ہے ؟	۴۳۷	۶۷۷	تعجب پر تکبیر کہنا	۴۴۷	۵۰۳	جواب میں علیک السلام کہنا	"
۶۵۲	اللہ کی محبت کی نشانی	۴۳۸	۶۷۸	لکڑی پھینکنے کی ممانعت	۴۴۸	۵۰۴	غافل تھے سلام کہتا ہے	۴۶۸
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہو جا	۴۳۹	۶۷۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	۴۴۹	۵۰۵	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	"
۶۵۴	کسی کو مر حیا کہنا	۴۴۰	۶۸۰	چھینک کا جواب	۴۵۰	۵۰۶	مترکب گناہ	۴۶۹
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے	"	۶۸۱	چھینک کا بہتر ہونا	"	۵۰۷	ذبیوں کو سلام کا جواب ؟	۴۷۰
	جائیں گے		۶۸۲	چھینکنے والے کا جواب	"	۵۰۸	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	"
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۱	۶۸۳	کیسے دیا جائے ؟	۴۵۱	۵۰۹	اہل کتاب کو خط	۴۷۱
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	"	۶۸۴	چھینکنے والے کو کب جواب نہ دے	۴۵۲	۵۱۰	خط کی ابتداء کن الفاظ	"
۶۵۸	کرم مومن کا ولی ہے	۴۴۲	۶۸۵	جائی اُسے تو مزید ہاتھ رکھے	"	۵۱۱	سے کی جائے	"
۶۵۹	فداک ابی و امی کہنا	"	۶۸۶	کتاب الاستیذان	"	۵۱۲	مردار کے لیے کھڑا ہونا	"
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر خدا کرے کہنا	"	۶۸۷	سلام کی ابتداء	"	۵۱۳	معاذ کرنا	۴۷۲
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۳	۶۸۸	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۵۳	۵۱۴	دونوں ہاتھ مقام لینا	"
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور	"	۶۸۹	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۵۴	۵۱۵	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	"
	کنیت کو اکٹھا نہ کرو		۶۹۰	کم کا زیادہ کو سلام کرنا	۴۵۵			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ		۴۳۷	عمارت کے بارے میں	۳۸۸	۴۶۱	بنیر قبلہ رو کے دُعا	۵۰۳
۴۱۳	معافہ کرنا	۴۳۸	۴۳۸	اللہ کو پکارو	۳۸۹	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دُعا کرنا	۵۰۴
۴۱۳	لبیک و سجدیک سے	۴۳۹	۴۳۹	سب سے بہتر استغفار	"	۴۶۳	طولی عمر اور مال کے لیے دُعا	"
	جواب دینا	۴۴۰	۴۴۰	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۳۹۰	۴۶۴	پریشانی کے وقت کی دُعا	۵۰۴
۴۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھانے	۴۴۱	۴۴۱	توبہ	"	۴۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	"
۴۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	۴۴۲	۴۴۲	دائیں پہلو بیٹھنا	۳۹۱	۴۶۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۵
۴۱۷	جو مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۴۳	۴۴۳	مہارت میں رات گزارنا	۳۹۲	۴۶۷	موت اور زندگی کی دُعا	"
۴۱۸	ہاتھ سے احتیاء کرنا	۴۴۴	۴۴۴	سوئے وقت کیا پڑھا جائے	"	۴۶۸	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۹	فیک لگا کر بیٹھنا	۴۴۵	۴۴۵	دایاں ہاتھ	۳۹۳	۴۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۷
۴۲۰	تیز چلنا	۴۴۶	۴۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	"	۴۷۰	کیا آپ کے سوا بھی دوسرے	۵۰۸
۴۲۱	تخت	۴۴۷	۴۴۷	رات کو جا گئے کے وقت دُعا	۳۹۴	۴۷۱	پر درود بھیجا جاسکتا ہے	"
۴۲۲	جس کے لیے گڑا بچھایا گیا	۴۴۸	۴۴۸	سوئے وقت تکبیر	۳۹۵	۴۷۲	اگر میرے سے کسی کو کوئی	"
۴۲۳	عمر کے بعد قیلولہ	۴۴۹	۴۴۹	سوئے وقت اعوذ باللہ	"	۴۷۳	تکلیف پہنچی ہو	"
۴۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۵۰	۴۵۰	باب ۵۰	۴۷۴	۴۷۴	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۹
۴۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	۴۵۱	۴۵۱	آدھی رات کے وقت	۴۷۵	۴۷۵	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	"
۴۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۵۲	۴۵۲	دُعا کرنا	۴۷۶	۴۷۶	غذاب قبر سے پناہ	۵۱۰
۴۲۷	سرگوشی کرنا	۴۵۳	۴۵۳	بیت الخلاء کے لیے	"	۴۷۷	فتنوں سے پناہ	۵۱۱
۴۲۸	چت لیٹنا	۴۵۴	۴۵۴	صبح کے وقت کیا کہے؟	"	۴۷۸	گناہ اور قرض سے پناہ	"
۴۲۹	ایک کو چھوڑ کر دُعا کا آپس	۴۵۵	۴۵۵	نمازیں دُعا	۴۷۹	۴۷۹	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
	میں سرگوشی کرنا	۴۵۶	۴۵۶	نماز کے بعد دُعا	۴۸۰	۴۸۰	بخل سے پناہ	"
۴۳۰	رازداری	۴۵۷	۴۵۷	ان کے لیے دُعا کیجئے	۴۸۱	۴۸۱	ناکارہ عمر سے پناہ	"
۴۳۱	اگر تمہیں سے زیادہ اقراد ہوں	۴۵۸	۴۵۸	صبح کی رعایت	۵۰۱	۴۸۲	دُعا و باد کو دور کرتی ہے	"
۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۵۹	۴۵۹	عزم و یقین سے دُعا کرنا	۵۰۲	۴۸۳	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۳
۴۳۳	سوئے وقت کی تدابیر	۴۶۰	۴۶۰	اگر بندہ جلد بازی نہ کرے	"	۴۸۴	مالدار کے فتنے سے پناہ	۵۱۴
۴۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	۴۶۱	۴۶۱	دُعائیں اُٹھانے	"	۴۸۵	محتاجی سے پناہ	"
۴۳۵	بڑے ہو کر غصہ کرنا	۴۶۲	۴۶۲				مال کی زیادتی کی دُعا	۵۱۵
۴۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۶۳	۴۶۳				استخارہ کی دُعا	"

صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب
۵۵۳	۸۳۷	۵۳۰ جس نے صرف ارادہ کیا	۸۱۱	۵۱۶	۷۸۶ وضو کے وقت کی دُعا		
"	۸۳۸	" گناہوں کو ہلکا جانا	۸۱۲	"	۷۸۷ گھائی پر چڑھنے کی دُعا		
"	۸۳۹	۵۳۱ اعمال کا اعتبار	۸۱۳	"	۷۸۸ داوی میں اترتے وقت		
۵۵۵	۸۴۰	۵۳۲ گوشہ نشینی	۸۱۴	۵۱۷	کی دُعا		
۵۵۶	۸۴۱	" امانت کا اٹھ جانا	۸۱۵	"	۷۸۹ سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعا		
۵۵۷	۸۴۲	ریا اور شہرت	"	"	۷۹۰ شادی کرتے والے کے		
"	۸۴۳	۵۳۵ اللہ کی راہ میں لگانا	۸۱۶	"	لیے دُعا		
۵۵۸	۸۴۴	۵۳۶ تواضع	۸۱۷	۵۱۸	۷۹۱ جب بیوی کے پاس آئے		
۵۵۹	۸۴۵	قیامت کا معاملہ	۸۱۸	"	۷۹۲ اسے ہمارے رب دینا اور		
"	۸۴۶	۵۳۷ یاب ۸۴۶	"	"	آخرت میں بھلائی عطا فرما		
۵۶۰	۸۴۷	۵۳۸ اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا	۸۱۹	"	۷۹۳ دنیا کی آزمائش سے پناہ		
۵۶۱	۸۴۸	۵۳۹ جان کنی	۸۲۰	۵۱۹	۷۹۴ بار بار دُعا کرنا		
۵۶۳	۵۴۰	۵۴۰	۸۲۱	"	۷۹۵ مشرکین کے لیے دعا		
	"	"	۸۲۲	۵۲۱	۷۹۶ مشرکین کے لیے دعا		
۵۶۳	۵۴۱	۵۴۱	۸۲۳	"	۷۹۷ مغفرت کی دُعا		
۵۶۴	۵۴۲	۵۴۲	۸۲۴	۵۲۲	۷۹۸ جبر کی خاص گھڑی میں دُعا		
۵۶۴	۵۴۳	۵۴۳	۸۲۵	۵۲۳	۷۹۹ یہود کے بارے دعائیں		
۵۶۵	۵۴۴	۵۴۴	۸۲۶	"	۸۰۰ آمین کہنا		
۵۶۷	۵۴۵	۵۴۵	۸۲۷	"	۸۰۱ لا الہ الا فیضیت		
۵۶۸	۵۴۶	۵۴۶	۸۲۸	۵۲۵	۸۰۲ سبحان اللہ کی فضیلت		
"	۵۴۷	۵۴۷	۸۲۹	"	۸۰۳ ذکر اللہ کی فضیلت		
۵۶۹	۵۴۸	۵۴۸	۸۳۰	۵۲۶	۸۰۴ لا حول ولا قوۃ کہنا		
۵۷۱	۵۴۹	۵۴۹	۸۳۱	۵۲۷	۸۰۵ اللہ کا خاص نام		
۵۷۲	۵۵۰	۵۵۰	۸۳۲	"	۸۰۶ وقفہ کے ساتھ وعظ		
۵۷۳	۵۵۱	۵۵۱	۸۳۳	"	۸۰۷ ولی میں نرمی کی دُعا		
۵۷۴	۵۵۲	۵۵۲	۸۳۴	"	۸۰۸ آخرت میں دنیا کی مثال		
۵۷۵	۵۵۳	۵۵۳	۸۳۵	۵۲۹	۸۰۹ دنیا میں مسافر کی طرح رہو		
۵۷۶	۵۵۴	۵۵۴	۸۳۶	"	۸۱۰ درازی اُمید		
۵۷۷	۵۵۵	۵۵۵					
۵۷۸	۵۵۶	۵۵۶					
۵۷۹	۵۵۷	۵۵۷					
۵۸۰	۵۵۸	۵۵۸					
۵۸۱	۵۵۹	۵۵۹					
۵۸۲	۵۶۰	۵۶۰					
۵۸۳	۵۶۱	۵۶۱					
۵۸۴	۵۶۲	۵۶۲					
۵۸۵	۵۶۳	۵۶۳					
۵۸۶	۵۶۴	۵۶۴					
۵۸۷	۵۶۵	۵۶۵					
۵۸۸	۵۶۶	۵۶۶					
۵۸۹	۵۶۷	۵۶۷					
۵۹۰	۵۶۸	۵۶۸					
۵۹۱	۵۶۹	۵۶۹					
۵۹۲	۵۷۰	۵۷۰					
۵۹۳	۵۷۱	۵۷۱					
۵۹۴	۵۷۲	۵۷۲					
۵۹۵	۵۷۳	۵۷۳					
۵۹۶	۵۷۴	۵۷۴					
۵۹۷	۵۷۵	۵۷۵					
۵۹۸	۵۷۶	۵۷۶					
۵۹۹	۵۷۷	۵۷۷					
۶۰۰	۵۷۸	۵۷۸					
۶۰۱	۵۷۹	۵۷۹					
۶۰۲	۵۸۰	۵۸۰					
۶۰۳	۵۸۱	۵۸۱					
۶۰۴	۵۸۲	۵۸۲					
۶۰۵	۵۸۳	۵۸۳					
۶۰۶	۵۸۴	۵۸۴					
۶۰۷	۵۸۵	۵۸۵					
۶۰۸	۵۸۶	۵۸۶					
۶۰۹	۵۸۷	۵۸۷					
۶۱۰	۵۸۸	۵۸۸					
۶۱۱	۵۸۹	۵۸۹					
۶۱۲	۵۹۰	۵۹۰					
۶۱۳	۵۹۱	۵۹۱					
۶۱۴	۵۹۲	۵۹۲					
۶۱۵	۵۹۳	۵۹۳					
۶۱۶	۵۹۴	۵۹۴					
۶۱۷	۵۹۵	۵۹۵					
۶۱۸	۵۹۶	۵۹۶					
۶۱۹	۵۹۷	۵۹۷					
۶۲۰	۵۹۸	۵۹۸					
۶۲۱	۵۹۹	۵۹۹					
۶۲۲	۶۰۰	۶۰۰					
۶۲۳	۶۰۱	۶۰۱					
۶۲۴	۶۰۲	۶۰۲					
۶۲۵	۶۰۳	۶۰۳					
۶۲۶	۶۰۴	۶۰۴					
۶۲۷	۶۰۵	۶۰۵					
۶۲۸	۶۰۶	۶۰۶					
۶۲۹	۶۰۷	۶۰۷					
۶۳۰	۶۰۸	۶۰۸					
۶۳۱	۶۰۹	۶۰۹					
۶۳۲	۶۱۰	۶۱۰					
۶۳۳	۶۱۱	۶۱۱					
۶۳۴	۶۱۲	۶۱۲					
۶۳۵	۶۱۳	۶۱۳					
۶۳۶	۶۱۴	۶۱۴					
۶۳۷	۶۱۵	۶۱۵					
۶۳۸	۶۱۶	۶۱۶					
۶۳۹	۶۱۷	۶۱۷					
۶۴۰	۶۱۸	۶۱۸					
۶۴۱	۶۱۹	۶۱۹					
۶۴۲	۶۲۰	۶۲۰					
۶۴۳	۶۲۱	۶۲۱					
۶۴۴	۶۲۲	۶۲۲					
۶۴۵	۶۲۳	۶۲۳					
۶۴۶	۶۲۴	۶۲۴					
۶۴۷	۶۲۵	۶۲۵					
۶۴۸	۶۲۶	۶۲۶					
۶۴۹	۶۲۷	۶۲۷					
۶۵۰	۶۲۸	۶۲۸					
۶۵۱	۶۲۹	۶۲۹					
۶۵۲	۶۳۰	۶۳۰					
۶۵۳	۶۳۱	۶۳۱					
۶۵۴	۶۳۲	۶۳۲					
۶۵۵	۶۳۳	۶۳۳					
۶۵۶	۶۳۴	۶۳۴					
۶۵۷	۶۳۵	۶۳۵					
۶۵۸	۶۳۶	۶۳۶					
۶۵۹	۶۳۷	۶۳۷					
۶۶۰	۶۳۸	۶۳۸					
۶۶۱	۶۳۹	۶۳۹					
۶۶۲	۶۴۰	۶۴۰					
۶۶۳	۶۴۱	۶۴۱					
۶۶۴	۶۴۲	۶۴۲					
۶۶۵	۶۴۳	۶۴۳					
۶۶۶	۶۴۴	۶۴۴					
۶۶۷	۶۴۵	۶۴۵					
۶۶۸	۶۴۶	۶۴۶					
۶۶۹	۶۴۷	۶۴۷					
۶۷۰	۶۴۸	۶۴۸					
۶۷۱	۶۴۹	۶۴۹					
۶۷۲	۶۵۰	۶۵۰					
۶۷۳	۶۵۱	۶۵۱					
۶۷۴	۶۵۲	۶۵۲					
۶۷۵	۶۵۳	۶۵۳					
۶۷۶	۶۵۴	۶۵۴					
۶۷۷	۶۵۵	۶۵۵					
۶۷۸	۶۵۶	۶۵۶					
۶۷۹	۶۵۷	۶۵۷					
۶۸۰	۶۵۸	۶۵۸					
۶۸۱	۶۵۹	۶۵۹					
۶۸۲	۶۶۰	۶۶۰					
۶۸۳	۶۶۱	۶۶۱					
۶۸۴	۶۶۲	۶۶۲					
۶۸۵	۶۶۳	۶۶۳					
۶۸۶	۶۶۴	۶۶۴					
۶۸۷	۶۶۵	۶۶۵					
۶۸۸	۶۶۶	۶۶۶					
۶۸۹	۶۶۷	۶۶۷					
۶۹۰	۶۶۸	۶۶۸					
۶۹۱	۶۶۹	۶۶۹					
۶۹۲	۶۷۰	۶۷۰					
۶۹۳	۶۷۱	۶۷۱					
۶۹۴	۶۷۲	۶۷۲					
۶۹۵	۶۷۳	۶۷۳					
۶۹۶	۶۷۴	۶۷۴					
۶۹۷	۶۷۵	۶۷۵					
۶۹۸	۶۷۶	۶۷۶					
۶۹۹	۶۷۷	۶۷۷					
۷۰۰	۶۷۸	۶۷۸					
۷۰۱	۶۷۹	۶۷۹					
۷۰۲	۶۸۰	۶۸۰					
۷۰۳	۶۸۱	۶۸۱					
۷۰۴	۶۸۲	۶۸۲					
۷۰۵	۶۸۳	۶۸۳					
۷۰۶	۶۸۴	۶۸۴					
۷۰۷	۶۸۵	۶۸۵					
۷۰۸	۶۸۶	۶۸۶					
۷۰۹	۶۸۷	۶۸۷					
۷۱۰	۶۸۸	۶۸۸					
۷۱۱	۶۸۹	۶۸۹					
۷۱۲	۶۹۰	۶۹۰					
۷۱۳	۶۹۱	۶۹۱					
۷۱۴	۶۹۲	۶۹۲					
۷۱۵	۶۹۳	۶۹۳					
۷۱۶	۶۹۴	۶۹۴					
۷۱۷	۶۹۵	۶۹۵					
۷۱۸	۶۹۶	۶۹۶					
۷۱۹	۶۹۷	۶۹۷					
۷۲۰	۶۹۸	۶۹۸					
۷۲۱	۶۹۹	۶۹۹					
۷۲۲	۷۰۰	۷۰۰					
۷۲۳	۷۰۱	۷۰۱					
۷۲۴	۷۰۲	۷۰۲					
۷۲۵	۷۰۳	۷۰۳					
۷۲۶	۷۰۴	۷۰۴					
۷۲۷	۷۰۵	۷۰۵					
۷۲۸	۷۰۶	۷۰۶					
۷۲۹	۷۰۷	۷۰۷					
۷۳۰	۷۰۸	۷۰۸					
۷۳۱	۷۰۹	۷۰۹					
۷۳۲	۷۱۰	۷۱۰					
۷۳۳	۷۱۱	۷۱۱					
۷۳۴	۷۱۲	۷۱۲					
۷۳۵	۷۱۳	۷۱۳					
۷۳۶	۷۱۴	۷۱۴					
۷۳۷	۷۱۵	۷۱۵					
۷۳۸	۷۱۶	۷۱۶					
۷۳۹	۷۱۷	۷۱۷					
۷۴۰	۷۱۸	۷۱۸					
۷۴۱	۷۱۹	۷۱۹					
۷۴۲	۷۲۰	۷۲۰					
۷۴۳	۷۲۱	۷۲۱					
۷۴۴	۷۲۲	۷۲۲					
۷۴۵	۷۲۳	۷۲۳					
۷۴۶	۷۲۴	۷۲۴					
۷۴۷	۷۲۵	۷۲۵					
۷۴۸	۷۲۶	۷۲۶					
۷۴۹	۷۲۷	۷۲۷					
۷۵۰	۷۲۸	۷۲۸					
۷۵۱	۷۲۹	۷۲۹					
۷۵۲	۷۳۰	۷۳۰					
۷۵۳	۷۳۱	۷۳۱					
۷۵۴	۷۳۲	۷۳۲					
۷۵۵	۷۳۳	۷۳۳					
۷۵۶	۷۳۴	۷۳۴					
۷۵۷	۷۳۵	۷۳۵					
۷۵۸	۷۳۶	۷۳۶					
۷۵۹	۷۳۷	۷۳۷					
۷۶۰	۷۳۸	۷۳۸					
۷۶۱	۷۳۹	۷۳۹					
۷۶۲	۷۴۰	۷۴۰					
۷۶۳	۷۴۱	۷۴۱					
۷۶۴	۷۴۲	۷۴۲					
۷۶۵	۷۴۳	۷۴۳					
۷۶۶	۷۴۴	۷۴۴					
۷۶۷	۷۴۵	۷۴۵					
۷۶۸	۷۴۶	۷۴۶					
۷۶۹	۷۴۷	۷۴۷					
۷۷۰	۷۴۸	۷۴۸					
۷۷۱	۷۴۹	۷۴۹					
۷۷۲	۷۵۰	۷۵۰					
۷۷۳	۷۵۱	۷۵۱					
۷۷۴	۷۵۲	۷۵۲					

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۶۰	تقدیر	۵۸۷	۸۸۲	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	۶۰۶	۹۰۷	قسموں کی تفصیل	۶۲۲
۸۶۱	قلم اللہ کے علم پر	"	۸۸۳	ایسا نہ کہے	"	۹۰۸	قسموں کے کفارے	۶۲۵
۸۶۲	اللہ جانتا ہے	۵۸۸	۸۸۴	ارشاد الہی	"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۶۳	اللہ کا حکم معین ہے	۵۸۹	۸۸۵	اللہ کو گواہ بنانا	۶۰۸	۹۱۰	کفارے میں مدد کرنا	۶۲۶
۸۶۴	عمل خاتے پر موقوف ہے	۵۹۰	۸۸۶	اللہ کا عہد	"	۹۱۱	مسکینوں کو دینا	"
۸۶۵	نذر اور بندہ	۵۹۱	۸۸۷	اللہ کی ذات و صفات کی قسم	۶۰۹	۹۱۲	مدنیہ کے صاع میں برکت	{
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی توفیق	"	۸۸۸	لعمرا اللہ کہنا	"	"	کی دُعا	
۸۶۷	معصوم کون ہے؟	۵۹۲	۸۸۹	یہیں نعو کے بارے	۶۱۰	۹۱۳	غلام کو آزاد کرنا	۶۲۸
۸۶۸	جس جگہ یا شہر کو بم ہلاک کرنا چاہیں	"	۸۹۰	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	"	۹۱۴	کفارہ میں آزاد کرنا	"
۸۶۹	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	۵۹۳	۸۹۱	یہیں غموس	۶۱۳	۹۱۵	کفارہ میں غلام آزاد کرے	"
۸۷۰	آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی مناجات	"	۸۹۲	اللہ کے عہد کو بیچنا	۶۱۴	۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۶۲۹
۸۷۱	جو اللہ دے	۵۹۴	۸۹۳	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	۶۱۵	۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	۶۳۰
۸۷۲	برائی سے اللہ کی پناہ	"	"	آج بات نہ کروں گا	۶۱۶	"	"	"
۸۷۳	دل میں حائل ہوتا	"	۸۹۴	بیوی کے پاس حبینہ نہ جانے	{	۶۱۷	"	"
۸۷۴	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ دیا	۵۹۵	۸۹۵	نہید نہ پینے کی قسم		"	"	"
۸۷۵	ہدایت اللہ کی ہے	"	۸۹۶	سالم نہ کھانے کی قسم	۶۱۸	۶۱۹	"	"
کتاب الایمان و المذہب			۸۹۷	قسموں میں نیت	"	"	"	"
			۸۹۸	اپنا مال نذر کے طوع پر دینا	"	"	"	"
۸۷۶	اللہ تو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا		۸۹۹	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	"	"	"	"
			۹۰۰	نذر پوری کرنا	۶۲۰	"	"	"
۸۷۷	خدا کی قسم	۵۹۶	۹۰۱	جو نذر پوری نہ کرے	۶۲۱	"	"	"
۸۷۸	آپ کا قسم کھانا	۵۹۸	۹۰۲	طاعت میں منت ماننا	"	"	"	"
۸۷۹	آباد کی قسم نہ کھاؤ	"	۹۰۳	جاہلیت میں قسم	"	"	"	"
۸۸۰	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴	۹۰۴	مرنے والے پر جو نذر واجب ہو	۶۲۲	"	"	"
۸۸۱	بغیر کچھ قسم کھانا	۶۰۵	۹۰۵	معصیت کی نذر	"	"	"	"
		"	۹۰۶	دونوں کے روزے کی نذر	۶۲۳	"	"	"

باب ۲۵۳ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا جَنَاحَهُ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس

باب ۲۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورَ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خِيَلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسَ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خِيَلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَبِيعُ بْنُ أَسْلَمٍ يَخْبِرُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خِيَلَةً :

باب ۲۵۵ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خِيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَزَوُّرَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسْتَرَجَعِي يَسْتَرْجَعِي إِلَّا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی ربیع کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لباس

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے ۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں (جو چاہو پہنو ، بھر لیکو و جو چیزیں زہول ، فضول خرچی اور تکبر ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

راہ سے کرتے ہیں۔

۴۳۱۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ علیؓ نے خبر دی، انھیں یونسؓ نے، انھیں حسنؓ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سورج گرہن ہڑا تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آنحضرتؐ حدی میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے، لوگ بھی حج ہو گئے آنحضرتؐ نے دو رکعت نماز پڑھی گرہن ختم ہو گیا تھا آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند آمد کی نشانیاں ہیں میں سے دو نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم نشانیاں میں سے کوئی نشانہ دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، یہاں تک وہ ختم ہو جائے۔

۴۵۶۔ کپڑا اسمیٹنا

۴۳۲۔ مجھ سے اسحاقؓ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہیلؓ نے خبر دی، انھیں عیسیٰ بن ابی زائدہؓ نے خبر دی، انھیں عون بن ابی جحیفہؓ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ کلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور زمین میں گاڑ دیا۔ پھر نماز کے لیے تکیہ کر بیٹھنے لگے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حکم پہنچے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور و حب آنحضرتؐ نماز پڑھ رہے تھے آنحضرتؐ کے سامنے نیزہ کے پرے پرے پرے گزار رہے تھے۔

۴۵۷۔ جو حنظل سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۴۳۳۔ ہم سے آدمؑ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعیدؓ نے اور ان سے ابورہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کا جو حصہ حنظل سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

۴۵۸۔ جو حجر کی دیر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہڑا چلے

۴۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسفؓ نے حدیث بیان کی، انھیں مالکؓ نے خبر دی، انھیں ابوالزنادؓ نے، انھیں اعرجؓ نے اور انھیں ابورہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا تہذور کی دیر سے گھسیٹتا چلے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

۴۳۵۔ ہم سے آدمؑ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہؓ نے حدیث بیان کی،

کُتِبَتْهُ مِمَّنْ يَمْنَعُهُ خِيَلًا ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يُحَرِّثُوهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَقْبَلَ وَثَابَ النَّاسِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ رُجُلِي عَمَّا تَمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا سَأَلْتُم مِّنْهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا ۝

باب ۲۳ التَّشْبِيرُ فِي الشِّيَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهِيلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنْزَةٍ فَكَرَّهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُّشْهُرَةٍ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ: وَمَا يَتُ النَّاسَ وَالسَّاءُ وَابْتُ يَمُرُّونَ سَبِينَ مَدْيَنٍ مِنْ دَسَاءٍ الْعَنْزَةِ ۝

باب ۲۴ مَا أَسْأَلُ مِنَ الْكُفَّينَ فَمَوْفِي النَّارِ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْأَلُ مِنَ الْكُفَّينَ مِنَ الْإِزَارِ فَمَوْفِي النَّارِ ۝

باب ۲۵ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلِ لَا ۝

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ كَيُوهَ الْبَقِيَا مَنَ إِلَى مَنْ جَدَّ إِسَارَهُ بِطَرَاةٍ ۝

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا ربی بیان کیا کہ، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک عہد میں کہو غزو میں مرمت، سر کے بال لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

۳۴۶۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غزو میں اپنا تہہ گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطے سے کی، ابو شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۳۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۴۸۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن دثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے۔ جس میں آپ شعیب کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزو کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہہ کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہہ یا قمیص کسی کی انھوں نے قمیص نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سکیم زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن زید چہ قال سمعت اباہما یذکرہ یقول: قال النبی اذ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلة یتعبد نفسہ من رجل یمشی اذ خسف اللہ بہ فہو یتعبد الی نوحہ القیامة ۶

۳۴۶۔ حدثنا سعید بن عقیل قال حدثنی النبی قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یمشی اذ خسف بہ فہو یتعبد فی الارض الی یوم القیامة: تابعہ یونس عن الزہری ولاحہ یزید عن شعیب عن ابی ہریرۃ ۶

۳۴۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا وہب بن جریر أخبرنا ابی عن عمہ جریر بن زید قال کنت مع سالیح بن عبد اللہ بن عمر علی باب دارک فقال سمعت اباہما یذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحوکہ ۶

۳۴۸۔ حدثنا مطرب بن فضل حدثنا شہاب بن عبد اللہ حدثنا شعیب بن عبد اللہ قال لقیئت محارب بن دثار علی فرس وھو یأفی مکانہ الذی یفعل فیہ فسالته عن هذا الحدیث فحدثنی فقال: سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جرد ثوبہ حنیئہ لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامة فقلت لمحارب اذ کرم اذ قال: ما خفف امر اذ لا یمیصا. تابعہ جبلة بن سحیج و زید بن اسلم و زید بن عبد اللہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی عن تابع عن ابن عمر مثله. و تابعہ موسی بن عقبہ و عمر بن محمد و قتادة

رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قتادہ بن موسیٰ نے سالم سے کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غور میں اپنا کپڑا اٹھسٹنا بڑا حلال۔

۴۵۹۔ جہار دار تہمد۔ اور زہری، ابو یوسف بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جہار دار کپڑا پہنا ہے۔

۴۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضرتؐ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن انھوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق مخلف دی۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اور وہ بچہ، ان کے ساتھ یا رسول اللہ صرف اسی جہار جیسا ہے، انھوں نے اپنی چادر کی جہار اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا، خالد بن سعید رضی اللہ عنہ موجود رہا اسے یہ کھڑے تھے اور انھیں بھی اندرانے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ دوہیں سے ابولے، ابو بکر، آپ اس عورت کو روک سکتے ہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے، لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرمؐ کا تبسم اور ہر گھبراہٹ نہ تھی، ان خاتون سے فرمایا غلبا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ اتھارے دوسرے شوہر عبد الرحمن بن زہری رضی اللہ عنہ (تھار امرہ نہ چکھ لیں۔ اور تم ان کا مزاج نہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

۴۶۰۔ چادر۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

۴۶۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے حرمت شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی انڈی نرک کر گئی

بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ
الْبَيْهَقِيِّ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَبَرَ ثَوْبَهُ :

باب ۴۵۹۔ زَارَ الْمَهْدَبَ - وَبَدَا كُرْعِنَ الزَّهْرِي
وَأَبَى يَكْرِيْلَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسِيدٍ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا بَنِي مَا مَهْدَبَةً :

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ
أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ الْوَيْهَقِيِّ أَنَّ زَكِيَّةَ بِنْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا وَجِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَتْ :
حَاقَتْ امْرَأَةٌ بِرِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقْنِي
فَبِتَ طَلْقِي فَخَرَّ وَحَبَّتْ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الزُّبَيْرِ وَرَأَيْتُهُ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
مِثْلَ هَذِهِ الْهَدْيَةِ قَدْ اخْدَتْ هَدْيَةً مِنْ
جَلْبَا يَمَا - فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ
بِالْبَابِ لَمْ يُوْزَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ : يَا
أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ
مَا يَنْهِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَلَّكَ تَرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَكُنْ وَقْتُ
وَنَدَا وَقِي عَسَيْتُ لَكَ فَصَارَ سَنَةً بَعْدَهُ :

باب ۴۵۹۔ زَارَ الْمَهْدَبَ - وَبَدَا كُرْعِنَ الزَّهْرِي
وَأَبَى يَكْرِيْلَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسِيدٍ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا بَنِي مَا مَهْدَبَةً :

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ : قَدْ هَا الْبَيْتُ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ أَفْهَ :

اور انھوں نے آنحضرتؐ سے اگر اس کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اڑھ کر تشریف لے چلے گئے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں، اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۴۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہؐ، مجھ کو کس طرح کا کپڑا پہننے کا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ قمیص، یا جامہ، برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہننے کا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملے تو (چمچڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو کھنڈل سے نیچے تک ہوں۔

۴۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی رماضیؓ کے پاس جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی دوش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضرتؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے (کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)۔

۴۶۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جو مخلص اور اکابر صحابہؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے لیے دعا فرمائے۔

لے بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرمؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک سو قدر پر بیانی تھی، اس لیے اس کے بدلہ کے طور پر آنحضرتؐ نے بھی اپنی قمیص ایسے سو قدر دی جب اسے آنحضرتؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعَهُ اَنَا وَمَنْ مَعِيَ مِنْ حَارِثَةَ حَتَّى حَاوَا النَّبِيَّ اَلْيَا سَ فِيهِ حَمَزَةٌ فَاَسْتَاذَنَ فَاَذِنُوا

لَهُمْ:

باب ۴۶۱۔ لُبْسُ الْقَمِيصِ۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا اِنَّا لَنَعُوذُ عَلَى وَجْهِ اَبِي نَابِثٍ بِصَبْرٍ:

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا يَلْبِسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلْبِسُ الْمُحْرَمُ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا الْخَفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَا النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبِسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْخَفَّيْنِ:

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرِيهِ فَأَخْرَجَهُ وَوَضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَقَّتْ عَلَيْهِ مِنْ يَدَيْهِ وَالنَّبَسَةُ قَمِيصُهُ وَاللَّهُ أَهْلَمُهُ:

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي قَبْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاوَا لَبَسَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ قَمِيصُكَ أَكْفِنُهُ نَبِيًّا وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَخَفُّ لَهْ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: وَإِذَا فَرَعْتَ فَأَذِنَا فَلَمَّا فَرَعْتُ

کریں چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ ہنسا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہنسا دھلا لیا تو آنحضرتؐ کو اطلاع دی۔ آنحضرتؐ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عرضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمانہ فقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کر دیا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر تہمتی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۶۲۔ ہم سے عبدالمشرک محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوسعید بن ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ وہ افراد جیسی ہے جو جو ہے کے جیسے ہاتھ مسینہ اور حلق تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے قراس کے جب میں کشادگی جو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک دیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جب سے اور چٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔ اور ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے کی ”وہ جبوں“ کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ”جببتان“ اور حنظلہ نے اعرج کے واسطے سے ”جببتان“ بیان کیا۔

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا مجھ پہنا

۴۶۵۔ ہم سے نفیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الفحی نے

اَوْ مِنْهُ خَبَاءٌ بِصَلَّتِي عَلَيْهِ وَحَدَّثَهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ عَمَّاكَ اللهُ اِنْ تَصَلَّيْتَ عَلَى الْمَنَاقِبَيْنِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَمَبَا۟. فَذَكَرْتُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمُ

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۶۲۔ ہا ۴۶۲۔ جیب النقیص من عند المحدث و قد روي
۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَبِيلَ وَالْمُنْصَدِقَ كَقَوْلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اُصْطَرَّتْ اُمْدُ بَيْنَهُمَا اِلَى قَدَيْهِمَا وَتَرَافِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُنْصَدِقُ مَحَلًّا لِنَصْدَقٍ بِصَدَقَةٍ اَنْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى فَتَقَى اَنَا مِلْهُ وَتَعَفَّوْا اَشْرَةً. وَجَعَلَ الْجَبِيلُ مَحَلًّا لَهُمْ بِصَدَقَةٍ قَلَمَتْ وَاحَدَتْ كُلَّ حَلَقَةٍ بِمَا نَهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاصْبِعِهِ هَكَذَا فِي حَبِيْبِهِمْ مَلُوْرًا نَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَنْتَوَسِعُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ رَاَوْالْزَادَ عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجَبَتَيْنِ. وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرُ عَنِ الْاَعْرَجِ جُبَّتَانِ

۴۶۳۔ ہا ۴۶۳۔ مَنْ لَيْسَ جِبَّةً ضَبَّعَةً اَلْكَيْنِ فِي السَّفَرِ
۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ

حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِيزَةُ بْنُ شُعْبَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
ثَوْبًا ثَوْبًا فَيَقُولُ بَيْنَهُمَا قَوْصًا وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ
شَامِيَةٌ فَتَضُمُّهُ وَيَسْتَلِشِقُ وَيَسْلُ وَجْهَهُ ذَا هَبْ
يَخْرُجُ يَدَايِهِ مِنْ كُمَيْهِ نَكَانًا طَبِيعَتَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَايِهِ
مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَّ بِرَأْسِهِ وَ
عَلَى خَفِيهِ :

باب ۲۶۴ حَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْعَزْدِ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ
عَنْ سَاجِدَتِهِ فَشَتَّى حَتَّى تَوَاسَى عَنِّي فِي سَوَادِ
النَّيْلِ ثَوْبًا ثَوْبًا فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الذِّقَّةَ فَغَسَلْتُ
وَجْهَهُ وَدَيَايِهِ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَوْ
يَسْتَلِشِقُ أَنْ يُخْرِجَ ذِمًّا أَعْيَهُ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ فَغَسَلْتُ ذِمًّا أَعْيَهُ ثَوْبًا
مَنْ بَرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِي أَنْزِعَ خَفِيَّهُ فَقَالَ
وَعَلَمًا فَإِنِّي أَدْخَلُهُمَا هَاهُنَا تَيْنِ مَسْمُومٍ
عَلَيْهِمَا :

باب ۲۶۵ الْقَبَاءُ وَخُرُوجُ حَرِيرٍ وَهُوَ

الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شِقٌّ مِنْ خَلْفِهِ :

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَنَا النَّبِيُّ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُنَيْبَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ حَزْرَمَةَ قَالَ فَتَمَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَبَةً وَلَهُ
يُعْطَى حَزْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ حَزْرَمَةُ يَا نَبِيَّ أَنْطَلِقُ
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ أَوْحَلْ فَإِذَا عُدُّ قَالَ فَإِذَا عَوَّضْتُ
لَكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِمَّنْهَا فَقَالَ خَبَأَ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصاصتاً حاجت کے
لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے
دھو لیا۔ آپ نے تاشی جبر پہنے ہوئے تھے، آپ نے کھلی کی اور انک میں پانی ڈالا،
اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی استینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھیں،
اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر
پر اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اول کا جبہ

۴۶۴۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر کیا نے حدیث بیان
کی، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات
کی تاریکی میں آپ چھپ گئے، پھر واپس تشریف لائے تو میں نے رتن کا پانی
آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضرت اول کا
جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی استین چڑھائی آپ کے لیے و شوالہ تھیں۔ چنانچہ
آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دھو لیا (تک)
دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت کے (چمڑے کے) موزے اتار
دوں لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا
تھا، چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی خرچ، یہ بھی قبا ہی ہے کہتے ہیں کہ خرچ

اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخزوم رضی اللہ عنہ کو کچھ پیش
دیا۔ مخزوم رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے جاؤں، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ امد
جاؤ اور آنحضرت سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آنحضرت سے مخزوم رضی اللہ عنہ کا ذکر
کیا تو آپ باہر تشریف لائے، آنحضرت انھیں قبائیں دے کر ایک قبائے ہوئے

هَذَا لَكَ . قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَجَهُ ۖ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالُكٌ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَىٰ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ
فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَرَعَهُ نَزْغًا
شَدِيدًا كَمَا لَكَ بِر ۖ ثُمَّ قَالَ : لَا يَتَّبِعُنِي هَذَا
الْمُسْتَعْتِقُ - تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
اللَّيْثِ وَكَانَ غَنِيًّا كَثُرَ ذُجُجُ حَرِيرِهِ ۖ

۴۳۹۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ
بُرْسًا أَمْفَرًا مِنْ خَبْءٍ ۖ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبَاسُ الْمُحْرِمِ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعُلَامَ
وَلَا السَّرَادِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخُفَافَ إِلَّا أَحَدًا
لَا يُحِبُّ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْقَلْ مِنْ
الْكَبِينِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَشَتْهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدَّ ۖ

بَابُ الْأَسْرَاوِيلِ ۖ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَحَّ بِحَيْدٍ إِذَا رَأَى كَلْبِيْلِسَ سَرَاوِيلَ
وَمَنْ لَحَّ بِحَيْدٍ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ ۖ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ
عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا مَرُّنَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی مگر میں نے بیان کیا
کہ محرم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی طرف دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ محرم خوش ہو گئے!

۴۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی جلیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے
عقرب بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا)
پہننے میں دی گئی۔ آنحضرت نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لیے حرمت کے
حکم سے پہلے، اور اسی کو پہننے کوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی
کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا
کہ یہ تنقید کے لیے مناسب نہیں ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن
یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ۔
”فروج تحریر۔“

۴۳۹۔ برانس مجھے مسد نے کہا کہ ہم کو معمر نے بتایا کہ میں
نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے اس دم پر برانس
زرد رنگ کا دیکھا جو غمزہ کا تھا۔

۴۳۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص
نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا، آنحضرت نے فرمایا،
(محرم کے لیے) کہ قمیص پہنو، نہ غلامے نہ پاجامے نہ برانس اور نہ موزے
البتہ اگر کسی کو چپلی دلیں تو وہ (چمڑے کے) عوزول کے ٹخنہ سے نیچے تک
کاٹ کر اٹھیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران
یا دوس نکایا گیا ہو۔

۴۴۰۔ پاجامے

۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے
تمہارے وہ پاجامے پہننے اور جسے چپل نہ لیں وہ موزے پہنیں۔

۴۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھتے کے بعد ہمیں

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ ریش اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

۴۶۸۔ عمامے

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ ریش اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)۔

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہی بٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِيمَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَاءَ دِيكُورَ الْبُرَّانِ وَالْخُفَّاءَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ دَحْلُ لَيْسَ لَهُ تَعْلَابُ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّانِ اسْفَلَ مِنَ الْكَبَّيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ؛

باب ۲۶۸ العمامۃ

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْمُحْرَمُ الذِّمِيمَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَّانَ وَلَا الْخُفَّاءَ وَلَا وَرْسًا وَلَا كَبَّيْنِ إِلَّا لَيْسَ لَهُ تَعْلَابٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَبَّيْنِ

باب ۲۶۹ التَّحْقِيقُ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِصَابَةٌ دَسْمَاءٌ وَقَالَ أَنَسُ عَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً مُبْدِرَةً

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثَلَاثٌ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِ اسْمُجُوا أَنْ تَوُذُنَ فِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَذْجُوهُ بَأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَخَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَبَّتِهِمْ وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمَرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا عَن يَدِ مَا حُبُّوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ: لَيْتَ بِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَا بَيْنَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا لَيْتَ بِي دَائِحِي وَاللَّهِ

۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں معمر نے انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان حضورؐ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دوا و دینیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لارہے ہیں اس وقت عموماً آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے مل باپ آنحضرتؐ

إِنْ جَاءَ مِنْهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمَنْ فَجَأَ وَ
 الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ
 لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ
 عِنْدِكَ قَالَ لَا تَتِمَّا هُمْ أَهْلُكَ يَا أَيُّهَا رَسُولُ
 اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي أَذِنُ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ
 فَالْصُّحْبَةُ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَغَدُ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ أَحَدِي رَأَيْتَ هَاتَيْنِ
 قَالَتِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَمَنْ مَا لَكَ
 فَجَعَلْنَا هُمَا أَحَدًا الْجَمَادِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سَفَرَةً
 فِي جِرَابٍ فَتَقَطِعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
 بَطْنِهَا هُمَا مَا وَكَّتْ بِهِ الْجِرَابُ وَلِذَلِكَ كَانَ
 تَسْمَى ذَاتَ الْإِطَارِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَغَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ كَوْسٌ
 فَكَتَفَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهُمَا أَنَّ
 بَنِي أَبِي بَكْرٍ هُوَ غُلَامٌ شَابٌ لَقِيفٌ ثَقِيفٌ فَبَرَزَ مِنْ
 عِنْدِهِمَا سَحَابٌ أَقْبَضَهُمْ قُرَيْشٌ بِمَكَّةَ كَبَائِتٌ فَلَا
 يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُونُ فِيهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا
 بِخَبَرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلُمُ وَيَنْعَى عَلَيْهِمَا
 عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ صِيْحَةٌ مِنْ عَنَبٍ
 فَيُخْبِرُهُمَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَاهِبُ سَاعَةُ مِنَ الْعِشَاءِ
 فَيَبْسُتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعَى بِمَا عَامِرُ بْنُ
 قُهَيْرَةَ يَنْسِبُ يَقْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
 مِنْ ذَلِكَ اللَّيْلِ
 الشَّلَاثُ

بابُ الْمُغْفِرَةِ

۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَا بَكَ هَكَ
 الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُغْفِرَةُ
 بِأَبْلِ الْبُرُودِ وَالْخَبَرَةُ وَالشَّمْلَةُ وَقَالَ

پر قربان ہوں۔ آنحضرت ایسے وقت کسی وجہ سے تشریف لاسکتے ہیں کہ حضور
 خدا کا پرہیز کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیقؓ نے انہیں اجازت دی۔
 آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 فرمایا کہ سحر لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! میرے آپ کے گھر ہی
 کے افراد ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی، پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضرتؐ
 نے فرمایا کہ اے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، ان دو لوگوں
 میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن حقیقت سے، عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا
 ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے چلنے کے
 ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں ”ذات الطاق“
 (ٹپکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرتؐ اور ابو بکر صدیقؓ کو نورانی سپاہ کی ایک غار میں
 جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی
 اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارنے تھے، وہ نوجوان ذہن اور کھوار
 تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکہ قریش میں پہنچ
 جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں کہ معظم میں حواریت بھی ان
 حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا
 غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ دو دودھ دینے والی بکریاں چراتے
 تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف بانٹ
 لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پو پھٹتے
 ہی عامر بن قہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے
 ہر رات یہی معمول رکھا۔

۴۶۰ - خود -

۵۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود بھی
 ۴۶۱ - دھاری دار چادر، میمنہ چادر اور اونی چادر زیبائے نبویؐ

خَبَابٌ : شَكُونًا إِلَى السَّبْتِ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
مُزْدَقٌ لَهُ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزْدَقٌ خَبْرًا فِي غَلِيظِ
الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَغْرَابٌ فَجَبَدَ لَهُ بِرِدَائِهِمْ جَبَدَةً
شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ مَا بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرُودِ مِنْ شِدَّةِ
جَبَدَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُزْدَقٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ لَكَ وَعَيْنُكَ
فَالْتَقَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَكَتَ ثُمَّ امْرَأَةٌ بِهَا
۵۵۶۔ هَذَا مَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِمِرْدَةٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا تَدْرِي
مَا الْمِرْدَةُ ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنُوسَةٌ فِي
حَاشِيَتِهَا ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَجِدْ هَذِهِ
يَسْبِي أَلَسْتُ كُفْرًا فَآخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجَهَا إِلَيْنَا وَخَرَجَ إِلَيْنَا وَآخَذَهَا
يَوْمَئِذٍ . فَبَسَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَسْبِيهَا قَالَ نَعَمْ ، فَبَسَمَا مَا شَاءَ اللَّهُ فِي
الْمَجْلِسِ ، ثُمَّ رَجَعَا فَطَوَّاهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا إِلَيْهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْنَاهَا
إِيَّاهُ وَكَدَّ عَرَفَتْ أَنَّهَا لَا يَزِدُّ سَائِلُهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ : وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَاهَا إِلَّا
لِيَكُونَ كَفَفِي تِيْذَةً أَمَرْتُ -

قَالَ سَهْلٌ : فَكَأَنْتَ

كَفَفَتْهُ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشترکین مکہ کی
اڈیزوں کی) شکایت کی، آنحضرت اس وقت اپنی ایک چادر سے
ٹیک لگاتے ہوئے تھے۔

۵۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ملنے کے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس رہا
تھا۔ آنحضرت کے جسم مبارک پر (زمین کے) بخولان کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی
ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضرت کی چادر پکڑ لی اور
سے کھینچ کر میں نے حضور اکرم کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے
کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے
اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضرت اس
کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۵۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم
ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شکل) ہے جس کے حاشیوں
پر جھار بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ
چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے لینی ہے۔ حضور اکرم نے وہ
چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت اسے
تہہ کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابہ میں سے ایک
صاحب (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھو ا اور عرض کی،
یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر
اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر
کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا صحابہ نے اس پر ان سے کہا: تم نے
اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضرت سے وہ چادر مانگی تھی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت
کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ! میں نے تو صرف
آنحضرت سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مردوں تو یہ میرا کفن ہو سہل رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔
۵۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے مانتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے، اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے مجھ کو دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۵۸۔ ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ جبرہ (یعنی کبھی ہرنی سوتی چادر) ۴۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں جبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۴۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دیا انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبشو چادریں ڈھکا گیا تھا۔

۴۶۲۔ کساء اور خیمہ

۴۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفا طاری ہوا تو آپ کساء اور خیمہ لٹکتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کرتے "خیمہ حریشیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ يَتَّبِعُونَ النَّعَاءَ تَتَّبِعُهُمْ وَجُوهُهُمْ إِصْنَاءَةُ الْقَبْرِ، فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ يُرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ أَدْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ» فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ عَكَاشَةُ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَلَاثٌ لَهُ أَحَبُّ الْثِيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبَرَةُ

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا معَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْخَبَرَةُ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى سَيِّمِي بِمِدْوَةِ حَبْرَةَ

بِالْكَسْبَةِ وَالْخِمَارِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَسَاءَ الْوَاحِدَ لَمْ يَكُنْ يَرَى فِيهِ خَيْمَةً

اپنی چادر (ضمیمہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس کھینے لگتا تو چہرہ کھل لیتے اور اسی حالت میں فرماتے، ”یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے“ انھوں نے اپنی ابتداء کی قبول کو سجدہ گاہ بنا لیا، انھوں نے ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈر رہے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُعْرِضُ خُمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اسْتَمَعَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى النَّمُورِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْتَدِرُ مَا صَعُوا ۖ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَرُوا إِلَى أَعْلَامِهَا فَتَنَظَرُوا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخُمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَبْهُمٍ فَإِنَّهَا الْهَتْمِيُّ إِنِّي عَنْ صَلَاتِي دَاخِلٌ فِيهَا بِأَنْبِيَائِهِ ۖ أَبِي جَبْهُمُ بْنُ حَذَافَةَ بْنِ غَاثِمٍ مِّنْ بَنِي عَدِيٍّ بَنِ كَعْبٍ ۖ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِسْرَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبُورُ دُحْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ بَنٍ ۖ

باب ۳۱ اشتغال الصَّامِ ۖ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمَلائِكَةِ وَعَنْ صَلَاتِهِنَّ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْغَدَا حَتَّى تَغِيْبَ وَمَنْ يَخْتَلِجْ بِالشَّوْبِ الدَّوَاهِ لَيْسَ عَلَى فَرْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَ أَنْ يُشْتَمَلَ الصَّامِ ۖ

۶۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن مسعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (ضمیمہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اور ڈھکنا زبردستی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اہد ابوجہم کی انجانیہ (غیر نقش و نگار کی) موٹی چادر لیتے آؤ، ابوجہم بن حذیفہ بن غامہ بن عدی بن کعب میں سے تھے۔

۶۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر دکھائی اور مجھے سورت کا تہ نہال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

۴۶۳۔ اشتغال صَّامًا ۖ

۶۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبيب بن حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ اور مَلَائِكَةٍ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا، نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور کھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتغال صَّامًا سے منع فرمایا۔

”صَّامًا“ اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر دھننے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔ اشتغال صَّامًا کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھایا پڑا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا شَاكِلِيُّ عَنْ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَبْشَتَيْنِ وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ مِنْهُ عَنِ الْمَلَأِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلَأِ مَسَّةً لِمَنْ الرَّحْلُ ثَوْبٌ الْآخِرُ
يَبْدُو بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقْلِبُهُ إِلَّا
بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّحْلُ إِلَى
الرَّحْلِ ثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخِرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ
ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ عَيْدٍ وَلَا تَدَايُنَ. وَالْبَيْعَتَيْنِ
إِسْتِثْلُ الصَّمَامِ. وَالصَّمَامُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ
عَلَى أَحَدٍ عَاتِقِيهِ فَيَبْدُو الْآخِرُ شَقِيهِ
لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّيْسَةُ الْآخِرَى.....
إِخْتِبَاءٌ بِثَوْبِهِ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ

بِالْمَلَأِ الْإِخْتِبَاءُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي السَّكَانَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَبْشَتَيْنِ أَنْ يَجْعَلَ الرَّحْلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتِمِلَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَقِيهِ، وَعَنِ
الْمَلَأِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةَ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۶۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملا مسہ کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت پس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع منع نہ ہوتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منع نہ ہوتی ہے اور دو کپڑے (جن سے انھیں منع منع فرمایا انھیں سے ایک اشتمالی صام ہے، صام کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا دل نہیں ہرٹا تھا۔ دوسرے پیناؤں سے کاطریقہ تھا کہ بیٹھے کر اپنے کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہرٹا تھا (کہ ستر نہ کھلے)

۶۶۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھنا

۶۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پیٹلی کو لاکر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۶۶۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور

۱۔ عرب جاہلیت میں عیس میں بیٹھے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس ہیئت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کہ یہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہرٹا تھا اور اسی سے کمر اور پیٹلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھے والے دست و پا اپنی اسی ہیئت پر بیٹھے پر مجبور رہتا تھا۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَايَةِ وَإِنْ تَجَنَّبِي الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ

باب ۴۸ الْخَيْضَةُ السَّوْدَاءُ ۖ

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ قُلَافٍ هُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَيْضَةُ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ عَنْ نَزْوٍ وَنَ كَسُوْهُ هَذَا فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ امْشُرُونِي يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأَتَتْ بِهَا تَحْمِلُ فَأَحَدَ الْخَيْضَةِ بِسِدَاهَا لَبَسَهَا وَقَالَ أَبِي وَاخْلُقِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَحْضَرُوا وَأَصْغَرُوا فَقَالَ يَا أُمُّ خَالِدٍ هَذَا أَسْنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبِثَةِ حَسَنٌ ۖ

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزَافٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ مُسْلِمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ أَنْظِرْ هَذَا الْعِلْمَ فَهَذَا يُصِيبُ بَنِي سَخِيئًا حَتَّى تَخْدُسَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُكَ فَغَدَقْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَيْضَةُ حَدَّ يَثِيئَةٌ وَهُوَ يُسَمُّ الظُّمَرُ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَسَةِ ۖ

باب ۴۹ ثِيَابُ الْخَضِرَةِ ۖ

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَنُوبٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ بَا فَاعَةَ طَلَّقَتْ مَرَاتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْنَرِ الْغُرْفِيُّ قَالَتْ عَامِئَةً وَعَلَيْهَا جِمَارٌ أَحْضَرُ فَسَكَتَ

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کوئی شخص ایک کپڑے سے پتلی اور لکڑی کو ملائے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۴۸۔ کالی حیاور۔

۴۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن خالد، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی جنسور اکرم نے فرمایا: تمھا راکھا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے، پھر آنحضرت نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضرت نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں رہے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار، سنناہ ہیں، سنناہ، حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۴۹۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان بچ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت ایک بارش میں تھے اور آپ کے جسم پر بھنی حریت کی ٹہنی ہوئی چادر حمیرہ مریشیہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۴۹۔ سبز کپڑے

۵۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبد الرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إِنَّمَا دَامَ نَهَا خُضْرًا بِجِلْدِهَا قَلَمًا حَبَاءَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيْسَاءُ
يَنْصُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثَالِثٌ عَاشِفَةٌ مَا رَأَيْتُ
مِثْلُ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتِ، لِحَبْلِهَا اسْقَدَ خُضْرَةً
مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَّهُ قَالَتْ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءٌ وَمَعَهُ ابْنَانِ
لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي أَلْبِسُهُ
مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَا مَا مَعَهُ لَيْسَ بَأَعْيُنِي
عَرَفْتُ مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذْتُ هَذِهِ مِنْ
ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي لَأَفْقَهُمَا نَفْعَ الْإِدِيحَةِ
لَكِنَّمَا نَاسِئْتُ تَرِيدُ رِفَاعَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ
كَانَ ذَلِكَ لَكَ تَجَبُّي لَهُ أَوْ لَكَ
تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَدُوقَ مِنْ
عُسَيْكِيكَ قَالَ وَابْصُرْ مَعَهُ ابْنَيْنِ
فَقَالَ: سَبُوكَ هُوَذَا؟ قَالَ نَعَمْ
قَالَ: هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا
تَزْعُمِينَ. فَوَاللَّهِ لَكُمُ أَشْبَهُ بِهِ
مِنْ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ:

بابُ الْغُرَابِ الْبَيْضِ

۴۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بَيْتًا
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِيَّتُهُ
وَحَبْلَيْنَ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يَوْمَ أُحُدٍ
مَا أُنْجَسَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ:

۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ

کہ وہ خاتون سبز و سبز اور پٹے پہنے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز
نشان (چوٹ کے) دکھائے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو جیسا کہ عادت ہے، عمرہ نے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (انھوں سے) کہا کہ کسی عورت
عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا حجم ان کے کپڑے سے بھی
زیادہ بڑا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بوی حضور اکرم
کے پاس گئی میں جتنا بچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے
پہلی بوی کے تھے، ان کی بوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت
نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا،
انھوں نے اپنے کپڑے کا پتو لپیٹ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں)
اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹا بولتی ہے مجھ میں ہمت
کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ
جانا چاہتی ہے حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے
لیے وہ رفاعہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر کا تھکا امزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور
اکرم نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔
کیا یہ تمھارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، انھوں نے فرمایا، اچھا
اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں
جتنا کو اکو سے ہوتا ہے۔

۴۶۱- سفید کپڑے

۴۶۱- ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر
نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے،
ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں
دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے،
میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۴۶۲- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان
کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن مسعر نے

ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشیم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی زہیر (راوی حدیث) نے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی رشیم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ ۴۴۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۴۴۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ واثن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے چھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں، مگر چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے، لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، رشیم اور دھواں رکھنا اس کے لیے دنیا میں اور تمھارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔ ۴۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص رشیم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں رشیم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

وَعَنْ يَازْمَ بَيَّحَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخُرَيْدِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْجَعِيهِ وَرَفَعَ زُحَيْرًا أَوْ سَطْلَى وَالسَّبَابَةَ ۚ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ فَلَكَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْخُرَيْدُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۚ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِبْجَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْأَوْسَطَى ۚ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ مَا سَتَسْتَقِي فَأَنَا لَهُ دِهْقَانٌ يَمُودُ فِي رَأْسِهِ مَتْنٌ فَضَحْتُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَحَدُ أَرْبَعٍ إِلَّا أَنِّي تَهَيَّيْتُهُ فَكَلِمَتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ وَالْخُرَيْدُ وَالْإِبْيَاجُ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُوفٌ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَسِيْدُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ زُبَيْرٍ الْخَطْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخُرَيْدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۷۸۰۔ ہم سے علی بن مجبور نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذریان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید سے کہ معاذ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمر دینت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو جحش یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ ہو میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا، اور ابو جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور یحییٰ حدیث بیان کی۔

۷۸۹۔ بغیر سنیے ریشم صرف چھوٹا۔

اور اس باب میں زہدی سے روایت ہے کہ ان سے زہدی نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل بن ابی اسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا میر میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی و ملائمت پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے روال اس سے بھی اچھے ہیں۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِيَّانٍ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ - وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ تَيْرِيزٍ قَالَتْ مَعَاذُكَ... أَخْبَرَنِي أُمُّ عُمَرَ وَبَنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حِطَّانٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَزِيرِ فَقَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَحْشٍ كَبْنُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْمَا يَلْبَسُ الْخَزِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ سَلَا خَلْقًا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ مَدَى وَمَا كَذَبَ أَبُو جَحْشٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعَادٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرَانُ وَفَضْلُ الْحَبَدِثِ :

بَابُ مَنِ الْخَزِيرَ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرَوَّى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبُ خَزِيرٍ فَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَّحِبُّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْبُدُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَحْنُ مَنَّا وَإِلَّا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْحُجْدِ أَخْبَرَنَا هَذَا :

باب ۴۸ اختراش الخریز

وَقَالَ عُمَيْدَةُ هُوَ كَلْبُ سَمٍ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْرَبَ فِي أَيْتِيَةِ
 الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ دَانٍ تَأْكُلُ نَيْمًا وَهَذَا لِبُرِّ الْخَرِيدِ
 وَالسَّيِّبِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ

باب ۴۹ لبس النفس

وَقَالَ عَامِرٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ
 لِعَلِيٍّ مَا النَّفْسِيَّةُ؟ قَالَ ثِيَابٌ أُنْتَابَ مِنْ
 الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا
 خَرِيدٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُخْرُجِ وَالْمَيْثَرَةِ
 كَأَنَّ الشَّامَ وَصَنَعَهُ لِبَعُولَتِهِمْ
 مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفَّرُ نَهَا. وَقَالَ
 حَبِيزٌ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ
 النَّفْسِيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ
 مُجَابُهُمَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْخَرِيدُ
 وَالْمَيْثَرَةُ حُلُودُ السَّيْبِ
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 عَامِرٌ أَصَحُّ وَأَصَحُّ
 فِي الْمَيْثَرَةِ

۴۸۴۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
 حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عَدِ بْنِ
 مَائِدٍ قَالَ هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْمَنَاءِ ثِيَابَ الْخُرْدِ وَالنَّفْسِيَّةِ

باب ۵۰ ما يُرْكَبُ لِلرَّجَالِ مِنَ الْخَرِيدِ

۴۸۰۔ ریشم بچپنا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۴۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریر نے حدیث
 بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح
 سے سنا، انھوں نے مجھ سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی
 کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور
 اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۸۱۔ قتی کپڑا پہننا

عامر نے بیان کیا کہ اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں نے
 علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قتی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔
 جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر
 چوڑی دھاریاں تھیں ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش
 ہوتی تھی اور اس پر تمیول جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔
 اور "میشرہ" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے
 لیے بناتی تھیں۔ یہ چھارہ در چارہ کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے
 زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ،
 ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قتیہ" وہ چوڑی
 دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے
 تھے اور اس میں ریشم ملا ہوتا تھا، اور "میشرہ" درندوں
 کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ "میشرہ" کی تفسیر
 میں عامر کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی
 ہوئی ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
 دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثان نے، ان سے
 معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میشرہ اور قتی
 کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۲۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ سحر۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الملک بن میسرۃ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے آنحضرت کے چہرہ مبارک پر غفر کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے چھپا کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو فروخت ہوتے دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور دودھ سے ملاقات کے وقت اور حج کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضرت نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلو بھیجا، بدریہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلو عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آنحضرت سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضرت نے فرمائی تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پیرا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو پہنادو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے صدم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور رستروں کے معاملہ میں آنحضرت کس حد تک توسع

للحکۃ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْخَرِيرِ لِحُكَّةٍ بِهِمَا

بِالنَّبِيِّ الْخَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيْرَاءً فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَمَمَ فِي وَجْهِهِ فَتَشَقَّقْتُمَا بَيْنَ نِسَائِي

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيْرَاءً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَوِّبْنَهَا تَلْبَسُهَا الْيَوْفَى إِذَا مَرَكَ وَالْجُمُعَةُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيْرَاءً خَرِيرٌ كَسَاهَا إِنَّا هُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَهِيَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ

يَتَلَبَّسُ بِهَا أَوْ تَكْسُوَهَا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى امِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْدَ خَرِيرٍ سَيْرَاءٍ

بِالنَّبِيِّ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجَوَّزَ مِنَ الْبَّاسِ وَالْبَسْطَةِ

سے کام لیتے تھے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ تَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا رَجُلٌ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمُرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَنَزَلَ بَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الدَّرَاقَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا فِي الْحَجَّاجَةِ لَمْ نَعُدْ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ سَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ، فَأَعْلَقْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَمَعْنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا إِلَيَّ وَإِنَّكَ لَحَوْءِي السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أَمَحَذُ رُكَّ أَنْ تَقْعِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقْدُمُ إِلَيْهَا فِي إِذَا هُوَ فَأَخَذْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ: أَحَبُّ مَنِّي يَا عُمَرُو فَدَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلَّمْتُ نَبِيَّ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمٍّ وَاحِدَةٍ فَوَدَعْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَثِيَّتُهُ يَمَّا يَكُونُ: وَإِذَا غِيَبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي يَمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ اسْتَقَاءَهُ فَكَلَّمْتُ نَبِيَّ إِلَّا مَلِكًا فَسَأَنَ بِالنَّاسِ

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انہاری مصائب تھیں اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا عسائی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے تجرول سے رونے کی آواز آ رہی تھی حضور اکرمؐ نے اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرمؐ ایک چٹائی پر فشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی پھال بھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ ٹلک راتھا اور سلم کے پتے تھے میں نے آنحضورؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضور اکرمؐ سے سنی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے سنی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی تھیں اور وہ بھی حرام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرمؐ اسی پیرسکر آئیے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انٹریٹل دن تک قیام کیا پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے تجرول میں رہنے لگے۔

كُنَّا نَحْنُ وَآلُ بَنِي نَافِثٍ مَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْفَالِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ مَا حَدَّثَ أَمْرًا كُنْتُ لَمْ
وَمَا هُوَ أَحَبُّ الْعَسَافِي؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَجِئْتُ بِأَوَّلِ الْبَكَاءِ مِنْ حُجْرَةٍ كَلِمًا
وَأَوَّلِ السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
مَعِي فِي مَشْرِجَةِ لَيْلٍ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرِجَةِ
وَمَبِيفٍ فَأَسْتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنِي لِي تَدْخُلَ
فَإِذَا الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ
فَمَا أَتَرَفِي جُنَيْهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ عِرْقَةٌ
مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَبِيفٌ وَإِذَا الْهُبُّ مُعَلَّقَةٌ
وَقَدْ ظَفَفْتُ كَرْتُ الشَّيْءِ قُلْتُ لِحَفْضَةٍ وَ
أَمَّ سَلَمَةَ وَالشَّيْءُ سَادَتْ عَلَى أُمِّ
سَلَمَةَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ نِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ مَذَلُ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِشَامُ
بْنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مَا كُنْتُ اسْتَيْقِظُ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ لَلَّيْلَةِ مِنَ
الْفَنَائَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يَوْ قِظُ
صَوَاجِبِ الْحُجْرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةٍ يَوْمَ النِّقْيَا مَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنْتَ
هِنَا لَهَا أَسْرَارِي كُتِبَ بَيْنَ أَصَابِعِي

بِأَمْرِ مَا يَنْبَغِي لِمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا حَبِيبًا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَتْ

۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہشام نے حدیث بیان کی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی بے جوان چہرہ و الیل کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اور ہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی استینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنٹیاں لٹکاتی تھیں تاکہ صرف انگلیاں ٹھیک اس سے آگے نہ کھلے۔

۴۸۵۔ بیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۴۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ گھٹا رکھا گیا خیال ہے، کہ یہ چادر دی جائے صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضرت کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی اور فرمایا، درینک جتنی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا، پھر آپ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ام خالد، یہ سننا ہے، سننا، حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

۴۸۶۔ مردوں کے سینہ عفران کے رنگ کا استعمال

۶۹۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے النضر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد عفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم دس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

۴۸۸۔ سرخ کپڑا۔

۶۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابو نعیم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ اور میں نے حضور اکرم کو سرخ حلہ میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

۴۸۹۔ سرخ میسرہ۔

۶۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیاد کی عبادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، پھینکنے والے کے جواب دینا (جس کا جواب دینا کہ نہیں دینا)، دینا اور آنحضرت نے ہمیں ریشم، دیبا، قستی، استبرق اور

۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیباپ فیما خبیصۃ سوادہ قال من ترون نکسوها ہذی الخبیصۃ فاسکت العدم قال انشونی بأمر خالد فأتی فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأنسما بیبا و قال انبی وأخلیتی مرتین فجعل ینظر الی علی الخبیصۃ ویخیر بیبا ۱۴۱ و یقول ۱۴۱ یا ام خالد ہذا سنا والسننا یلسان الحبشیۃ الحسن۔ قال إسحاق حدثتني امرأة من أهلي أنها رأتہ علی ام خالد

باب الثوب المزعفر

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْذَرُ أَنْ يَتَزَعْفُرَ الرَّحْلُ

باب الثوب المزعفر

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْذَرُ أَنْ يَتَزَعْفُرَ الرَّحْلُ

باب الثوب الأخضر

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً وَتَقْدَسُ أَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ

باب الميثرۃ المحمرۃ

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَشْثَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرَانَ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ عِبَادَةٍ الْمَرْبُوعِ وَارْتِبَاعِ الْحَبَائِزِ وَتَشْمِيتِ النَّعَاطِ وَتَعَاثُرِ لُبْسِ الْحَبْرِ وَالْبَيْضِ وَ

الْقَسْبِ وَالِإِسْتَبْرَقِ وَمَا ثَبَرَ الْحَمِيرَ

بَابُ النَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

وَعَنْدَرُهَا

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَسْبَعًا لَمْ أَسْأَلْ أَحَدًا أَتَمَّ مِنْكَ تَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ مِنَ الْأَسْبَعِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالْصَفَرِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَ النَّاسُ إِذَا سَأَلُوا هَذَا لَوْ كُنْتَ تَهْدِي أَنتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيفِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَا الْأَسْبَعُ كَانَ خَاتِي كُنْ أَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُقُ الْيَمَانِيَّةَ فَيَتْبَعُهَا وَمَا النَّعَالُ السَّبْتِيَّةُ خَاتِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَتَبْصُغُ فِيهَا فَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ نَلْبَسَهَا وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِهَا فَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ نَصْبِغَ بِهَا وَرَأَيْتُكَ إِذَا هَذَا لَوْ خَاتِي لَمْ أَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ حَتَّى تَنْتَهِي بِهِ وَاحِلَتُهُ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سِرْخَ رِجْلِكَ مِثْرَةً كَيْفَ يَنْتَهِي عَنْهَا

۴۹۹۔ دِاعَتِ دِئِيَّةً بَرْنَةً أَوْ لَغِيرَ دِاعَتِ دِئِيَّةً بَرْنَةً

چمڑے کے پالوش۔

۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابومسلم نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۵۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید قبری نے، ان سے عبد بن جریج نے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ رخا نہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمنی کو چھوتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ دِاعَتِ دِئِيَّةً بَرْنَةً چمڑے کے پالوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ توذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اہرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ اہرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) اہرام باندھتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خاد کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمنی ہی کو چھوتے دیکھا۔ دِاعَتِ دِئِيَّةً چمڑے کے پالوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں وضو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پالوش استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور اہرام باندھنے کا مشہد تو میں نے کبھی آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر جرجی) کے ارواز ہونے سے پہلے آپ نے اہرام باندھا ہو۔

۵۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا تھا اور انھوں نے فرمایا کہ جسے پاپوش چلی، انہیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے، لیکن اسے سٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چلی نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۸۰۱۔ واسنہ پاؤں میں پیسے جوتا پہننے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں دامنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۸۰۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہننے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب آمارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ دائیں جانب پہننے میں اول برادر آمارے میں آخر۔

۸۰۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر دھچلے

۸۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر دھچلے، یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہننے۔

۸۰۴۔ دو تسمے ایک چل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چل میں دو تسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَقْصُوفًا بِعِصْرَانِ وَأَوْ ذَنْبٍ وَثَلَّ مَنْ لَعَنَهُ ثَلَاثِينَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَلْ مِنْ الْكَبِيرِ ۖ ۷۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعَنَ مَكْنُ لَهْ إِسْرًا فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ وَمَنْ لَعَنَ مَكْنُ لَهْ نَحْلَانِ فَلْيَلْبَسِ خُفَيْنِ ۖ

بَابُ ۱۲ سَبَأُ يَأْتِلُ الْيَمْنَى ۖ

۸۰۰ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَهْوَرِهِ ۖ وَكَرَّحْلِهِ وَتَنَعْلِهِ ۖ

بَابُ ۱۳ مَبْدَأُ نَعْلِ النِّسْرَى ۖ

۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ائْتَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنَ الْيَمْنَى أَوْ لَهَا مَا تَنَعَلُ وَاحِدُهَا تَنْزَعُ ۖ

بَابُ ۱۴ لَا يَسْبِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ ۖ

۸۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْبِي أَحَدًا كُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفَظَ مَا أُولِيْنَعْلُهَا جَمِيعًا ۖ

بَابُ ۱۵ قِيَالُ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى عِيَالًا وَلَعَنًا

۸۰۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِيَالَانِ ۖ

۸۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عیسیٰ بن طہان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وجہ پل کے کہ ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے ثنابت بنانی نے کہا کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک ہیں۔

۴۹۵۔ چڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر (راکھنور چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے ہلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ راکھنور کے دمنو کا پانی لیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ راکھنور کے دمنو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پہلے لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جب کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انھیں چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ رات کی نماز کے وقت انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوتے لگے اور راکھنور کی نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو راکھنور متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کہو اللہ تعالیٰ (نواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

عِيسَى بْنُ طَهَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَخَلِّفُ لِمَا قَالُوا فَقَالَ نَأْتِي الْمُبَايَعَةَ هَذِهِ تَعْلَمُ الْبَيْتُ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

باب ۴۹۵ النسيئة المحمراء من آدم :-

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَكُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ آدَمَ ذَرَأَتٍ مِثْلًا أَحَدًا وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَدَسُّوْنَ أَوْ مُوَوَّعَاتٍ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ مَنْ لَحْدَ صِيبٍ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ يَدِهِ شَيْئًا مَحَبَّةً :-

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ وَالثَّانِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ :-

باب ۴۹۶ الخوصير و الخوص :-

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْتَمِعُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَسْطُرُ بِالنَّصَابِ فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَبَكَ النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصَلُّونَ بِحَوْلِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمُوتُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ

مَا دَامَ وَإِنْ كَلَّ:

باب ۴۹ المَرْسَلَةُ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرْمَةَ
قَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ إِنَّهُ يَبْخُلُنِي أَنْ أَلْبِسَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَتُ عَلَيْهِ
أَقْبِيَّةً فَهَوَّ يَقْسِمُهَا فَأَذْهَبَ بِهَا إِلَيْهِ
فَذَهَبَ فَوَجَدَ نَا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا نَبِيَّ
إِذْ لِي فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ ائْتُوهُ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَقَالَ يَا نَبِيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَارٍ قَدْ عَوَّهْ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَا جٍ مُزْرَرٍ
بِالدَّهَبِ فَقَالَ يَا هُرْمَةَ هَذَا
أَخْبَانَا لَكَ فَاَعْطَا إِيَّاهُ

+ + +

باب ۴۹ خَوَاتِمُ الدَّهَبِ:

۸۰۸ - حَدَّثَنَا إِدْرَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اشْتَشْتُ
بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ
مُعَرِّبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَبِيحٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْخَرِيرِ وَالْإِسْبَرْقِ وَالْإِسْبَرْقِ
وَالْمَيْشَدَةِ الْخَمْرَاءِ وَالْقَيْسِيَّةِ وَالْقَيْسِيَّةِ
وَأَمَرَنَا بِسَبِيحٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرْفُوعِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
الدَّاعِي وَابْتِسَامِ الْمُتَعَبِّمِ وَتَقْبِ
الْمُظْلُومِ

جبے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

۴۹۷۔ کڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیک نے حدیث بیان کی
ان سے مسوید بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے والد
مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور انہیں تقسیم
فرما رہے ہیں، میں بھی ان حضورؐ کے پاس لے چلا چنانچہ ہم
گئے اور انہیں حضورؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا
بیٹے میرا نام لے کر انہیں حضورؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا
دکھ انہیں حضورؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں میں نے کہا
اپنے والد سے کہ میں آپ کے لیے انہیں حضورؐ کو بلاؤں! انہوں نے
فرمایا کہ بیٹے حضورؐ کو تم کوئی جابر و قاهر نہیں ہیں (کہ آپ اس
طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو ان حضورؐ
باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر دیبا کی ایک قباحتھی جس میں
سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ انہیں حضورؐ نے فرمایا۔ محمد،
اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ انہیں حضورؐ
نے وہ قبائیں عنایت فرمائی۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا
تھا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا راوی نے کہا کہ سونے کے
چھپے سے، رشیم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میسرہ سے، قسی سے
اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں کا
حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے
اجواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
کرنے، کسی بات پر قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی
مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے نصر بن انس نے ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور مرد بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نصر سے سنا، اور انھوں نے بشر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بواٹی اور اس کا نیگنہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بوا لیں۔ آخر آنحضرتؐ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بواٹی۔

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بواٹی اور اس کا نیگنہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بوا لیں جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بوا لیں تو آپؐ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بواٹی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بوا لیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اسی کے کوٹن میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جا سکی)

(یہ باب ترجمتہ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپؐ نے

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ خَبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَهَبِي عَنْ خَالِ بْنِ الْهَيْبِ وَقَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ ۖ

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَهَبَهُ فَصَّهْهُ مِثْلَ يَدَيْ كَفِّهِ فَاخْتَذَهُ النَّاسُ فَرَدَّاهُ بِهِ وَأَخَذَهُ خَاتِمًا مِنْ وَاسِقٍ أَوْ فِضَّةٍ ۖ

باب ۴۹۹ خَاتِمُ الْفِضَّةِ ۖ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَلَّ فَصَّهْهُ مِثْلَ يَدَيْ كَفِّهِ وَنَفَثَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاخْتَذَهُ النَّاسُ مِثْلَهُ كَمَا رَأَوْهُمْ كَذَلِكَ فَخَذُوا هَارَ مِثْلِهِ وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ أَخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاخْتَذَهُ النَّاسُ خَاتِمُ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتِمُ بِحَدِّ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي سَبْرًا أَمْ يَسِي ۖ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَلْبِهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ قَنَبَدًا فَقَالَ
لَا أَلْبَسُهُ أَمَّا قَنَبَدُ النَّاسِ خَوَاتِيمُهُمْ
۸۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَيْ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ كَيْوَمَا
وَأَحَدًا أَثَرَهُ إِنَّ النَّاسَ اصْطَلَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ
وَرَقٍ وَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزَيْدٌ وَشُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِبْنُ
مَسَافِرٍ الزُّهْرِيُّ أَمَّا خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ ۝

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هَلَالٍ أَخْبَرَنَا
مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخْبَرَنِي
صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوَجْهِهِ فَكَانَ فِي أَنْظُرِهِ إِلَى وَبَيْنَ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا وَنَامُوا وَانْكَرُتُمْ تَزَادُوا
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ تَتَوَهَّاهَا ۝
۸۱۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ
حَمِيدَ الْأَحْمَرِيَّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ
قَضَعُهُ مِنْهُ ۝ وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ حَدَّثَنِي حَمِيدٌ
سَمِعَ أَنَسًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ يَدٍ ۝

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہیچیک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یوسف نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بڑائی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرتؐ نے
اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیادہ شعیب نے زہری کے
واسطے سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ "خاتم من ورق بیان کیا۔"

۵۰۱۔ انگوٹھی کا نیکنہ

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خبر دی۔
انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھی بڑائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے ایک رات مشاء کی نماز
آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں
آنحضرتؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ
کر سو چکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار
کر رہے ہو۔

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زریع نے خبر دی، کہا کہ
میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نیکنہ بھی اسی
کا تھا۔ اور یحییٰ بن ابی ثوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہ انھوں
نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۰۲۔ لوہے کی انگوٹھی

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی

لحم یہاں راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے
تارنا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بڑائی تھی
اور اس کو آپؐ نے تار دیا تھا۔

حازم سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو صبر کرنے کی بول رہی ہوں کہ وہ خاتون کھڑی رہیں، آنحضرت نے انھیں اور پھر سر جھکا لیا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی، اگر آنحضرت کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائس! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، اوسے کی ایک انگوٹھی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائس! مجھے اوسے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہہ پہنچے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہہ مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہہ یہیں لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضرت نے انھیں جاتے دیکھا تو آپ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش۔

۸۱۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضرت نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر نقش تھا: محمد رسول اللہ جیسے ابھی حضور اکرم کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں رادوی کو شک تھا، اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ اَهْبَ تَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَظَلَّ وَصَوَّبَ فَلَمَّا هَلَكَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَحِبُ: مَا رَحِبْتُمَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ يَهَا حَاجَةٌ قَالَ عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصْلُو قَهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَاَهْبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتِمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا مِنْ حَيْدِي فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيْدِي وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ عَلَيْهِ سَادًا فَقَالَ: اُصْبِرْ قَهَا اِرْسَبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَسَلْتُ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ لَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَيْسَتْ لَكَ لَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّحْبُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَجِمَ فَذَعَى فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا اَبَسُورًا عَدَا ذَهًا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا يَمَانِي مِنَ الْقُرْآنِ.

بَابُ نَفْسِ الْخَاتِمِ:

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ اَهْبَ تَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَظَلَّ وَصَوَّبَ فَلَمَّا هَلَكَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَحِبُ: مَا رَحِبْتُمَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ يَهَا حَاجَةٌ قَالَ عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصْلُو قَهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَاَهْبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتِمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا مِنْ حَيْدِي فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيْدِي وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ عَلَيْهِ سَادًا فَقَالَ: اُصْبِرْ قَهَا اِرْسَبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَسَلْتُ اِنْ لَيْسَتْ لَكَ لَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَيْسَتْ لَكَ لَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّحْبُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَجِمَ فَذَعَى فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا اَبَسُورًا عَدَا ذَهًا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا يَمَانِي مِنَ الْقُرْآنِ.

مُبَرَّعًا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَا فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَخْلُقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِمَّنْ دَسَنِي وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نَفَسَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب ۵۰ الخاتم في الخصيرة

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ: إِنَّا نَخْتَدُ خَاتَمًا وَنَفَسُهُ فِيهِ نَفْسًا فَلَا يَفُشُّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَرَأَى بِرَدِّهِ فِي خِصْرِي

باب ۵۱ الخاتم في الخصيرة
الْقِيَامُ أَوْ لِيَكْتُبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

۸۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا آسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَبَلَغَ إِلَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَاتَمًا، فَخَتَمْنَا خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَفَسَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكُنَّا نَنْظُرُ إِلَى يَمَانِهِ فِي يَدِهِ

باب ۵۲ الخاتم في الخصيرة
۸۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فِيهِ فِصَّةً مِنْ لُحْنٍ كَقَبِهِ إِذَا لَبَسَهُ. فَاصْطَفَى النَّاسُ خَوَاصِمَهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَذَكَرَ فِي الْمُنِيرِ خَمْدًا لِلَّهِ وَ

خبر دی، انھیں عبید اللہ نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ پھر آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد محمد رسول اللہ تھا۔

۵۰۴- چنگلیا میں انگوٹھی۔

۸۱۹- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کر دیا ہے۔ اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص نقش نہ کندہ کر لے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنکھوں کی چنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

۵۰۵- کسی چیز پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا، یا اہل کتاب وغیرہ کے بیان بھیجے جانے والے خطوط میں اس کی مہر لگانا۔

۸۲۰- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہو تو وہ خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا۔ محمد رسول اللہ جیسے آنکھوں کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے ہے۔

۵۰۶- جس نے انگوٹھی کا نگیز متھیلی کی طرف رکھا۔

۸۲۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگیز متھیلی کی طرف رکھتے۔ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا میں نے بھی سونے کی انگوٹھی

بڑائی تھی لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) پھینک دیں۔ حواری نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ یاد ہے کہ نافع نے ”داہنے ہاتھ میں“ بیان کیا ذکر انھوں نے انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۰۷۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (انھوں کا) نقش نہ کھدوائے۔

۸۲۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن حبیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجازی کی ایک انگوٹھی بڑائی۔ اور اس پر نقش کھدوایا۔ ”محمد رسول اللہ“ اس لیے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

۵۰۸۔ کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جاسکتا ہے۔

۸۲۳۔ محمد سے محمد بن عبدالنصار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھیں (زکات کی تفصیلات لکھیں) اور انگوٹھی (مہر) کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک ”سُطْر“ میں ”مُحَمَّدٌ“ دوسری ”سُطْر“ میں ”رَسُولُ“ اور تیسری ”سُطْر“ میں ”اللَّهُ“ اور اہل نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ انہیں کے کنوئیں پر ایک مہر نہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکالی اور اسے لٹے پٹے لگے کراتے میں وہ (کنوئیں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جدوجہد کی اور کنوئیں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

۵۰۹۔ عورتوں کے لیے انگوٹھی جائز ہے رضی اللہ عنہا کے

پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

۸۲۴۔ ہم سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انھیں طاؤس نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

أَتَى عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَصْطَفَعْتُه
وَأَنِّي لَا أَلْبِسُهُ فَلَبَدَا فَنَبَذَ النَّاسُ قَالِ
جَوْدِيَّةٌ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ رَفِ
بِكُذِّ الشَّيْءِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفُسُ عَلَى نَفْسٍ

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَ
نَفَسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ
تُورٍ وَنَفَسْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْفُسُ أَحَدٌ عَلَى شَيْءٍ

بَابُ مَنْ يَحْدِثُ نَفْسَ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَصْطَفَعَاتٍ

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَمَى بِهَا
عَنْهُ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ
ثَلَاثَةَ أَصْطَفَعَاتٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ
وَاللَّهُ سَطْرٌ وَشَافِي أَحْمَدٌ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ وَفِي يَدَيْهِ فِي يَدَيْهِ بَعْدَهُ
وَفِي يَدَيْهِ عُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ
عُمَانُ جَلَسَ عَلَى مِثْرَافٍ وَنَسِ قَالَ فَاحْرَجَ
الْخَاتَمَ فَعَمَلَ كَيْبَتٌ بِهِ فَسَقَطَ: قَالَ
فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ
فَنَزَحَ الْبُثْرَ فَلَمْ

يُخْبِرْنَا

بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَانَ عَلَى

عَائِشَةَ خَوَاصِيهُ ذَهَبٌ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَاتِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ

فَبَايَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدَتْ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ - وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَفَعْلَنَ يُقْبِلِينَ الْفَتَحَ وَالْحَوَاتِمَةَ فِي ثَوْبٍ بِلَالٍ -
باب ۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ دَلَابَعِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُزْمٍ مِثْلَ سِخَايِمَا -

باب ۵۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ شَيْمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَكَكَتُ فَلَا ذَا لِسَاءَ ذَبَعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبَا رِحَالًا فَخَضَرَتِ الصَّدَقَةُ وَكُنِيَوا عَلَى وَجْهِ وَكَلَمَ يُجِدُوا إِمَامًا فَصَلُّوا وَهَضَعُوا عَلَى عَيْنٍ وَهَضَعُوا مَنَ كَدُوا ذِيكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ أَمَةً السَّيِّمَ مَرَادًا مِنْ نَمِيرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ -

باب ۵۱۲ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِلَى إِذَا نَجَتْ وَحَلُّو قَهْمًا -

باب ۵۱۳ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہیں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، آنحضرت نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے جرج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضرت عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چپلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۵۱۰۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عمر عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ پنا پنا عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لیا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ابو ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضرت نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ہار آپ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

۵۱۲۔ بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن میثال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ ان میں سے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

دن دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔
پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ
عنه تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی
اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں کئی
بن آدم نے خبر دی، ان سے وثقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضرتؐ واپس ہوئے تو میں
پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے
تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا
دے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے (اور حسن رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور وہ آنحضرتؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے
مجھے محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے کرم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں
پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت
عمر نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں

کو گھر سے نکالنا۔

مَتٰی يَوْمَ الْعِيدِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْبَلْ قَلْبَهُمَا۔ وَكَأَنَّهُ
بَعْدَ مَا تَمَّ أَقَى النَّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ
بِالْبَصَّةِ فَفَعَلْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْفِيحًا
قُرْطُومًا ۝

باب ۱۱ التَّخَابُ لِلصَّبِيَّانِ ۝

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَجْنِي بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا وَثَّاقُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ
مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَنْصَرَفْتُ
فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ ثَلَاثًا أَدْعُو الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي دَفِي عُنُقِهِ
السَّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبِيَّةً هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبِيَّةً هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَاحِبٌ مِنْ
يَحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَمًّا كَانَ أَحَدُ أَحِبِّ إِلَيَّ
مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۝

باب ۱۲ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ ۝

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ
عُمَرُ وَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۝

باب ۱۳ إِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

مِنْ الْبُيُوتِ ۝

۸۳۰۔ ہم سے معاذ بن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنخس مردوں پر لڑوؤں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انخس (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سفور اکرم نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۸۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انخس عروہ نے خبر دی انخس زہیر بن اسماعیل نے خبر دی اور انخس ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ: اگر کل انخس طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں انخس بن غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹوں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیٹھ پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں، "کا مفہوم یہ ہے کہ دوٹے ہونے کی وجہ سے" اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔ اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے "کا مفہوم یہ ہے" اُس کے ان چاروں سلوٹوں کے کنارے کیونکہ یہ دونوں سلوٹوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں "ثمان" کہا۔ "ثمانیہ" نہیں کہا (کیونکہ جب میز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکرہ و ثمانیہ دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو میز ہے) مذکور ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیہ اطراف" نہیں کہا۔

۵۱۶۔ مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جب کسی عیسیٰ نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبرٹے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔ ۵۸۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنفہ نے، ان

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَلَائِكَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَبِثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُسْتَحْبِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَحَالَ أَخْيَرُهُمْ مِنْ بَيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَلَائِكَةً وَأَخْرَجَ عَمْرُؤُهَا نَا:

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي النَّبِيتِ مُحْنَتٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَمَّةُ اللَّهِ إِنَّ فَرْخَ كَعْبٍ عِنْدَ الطَّائِفِ فَرَأَى أَنَّكَ عَلَى بَنَتِ غِيلَانَ فَأَتَاهَا فَقَبِلَ بِأَسْبَغٍ وَتَدْبِثَانِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَدَ خَلَنَ هَؤُلَاءِ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقَبَّلَ يَا سَبِغٌ وَتَدْبِثَانِ أَسْبَغٌ عَلَيْكَ بَطْنُهَا فَوَيْحِي تَقَبَّلَ مَعْنَى: وَخَوْلِي وَتَدْبِثَانِ يَعْنِي: أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكُنِ الرَّسْبِغِ بِهَا مَحْيطَةٌ بِالْجَنَيْنِ حَتَّى حَقَّتْ وَإِنَّمَا قَالَ مِثْلَانِ وَكَوْنُ يَقُولُ مِثْلَانِيَّةً وَوَاحِدًا الرَّطْرَابَ وَهُوَ كَرِيذَتُهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَّةً أَطْرَافَ:

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْنِي شَارِبَهُ حَتَّى يَنْطَرِدَ إِلَى بَيْنَايِنِ الْجِدِّ وَيَأْخُذُ هَذَا يَحْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَالْجَبِيَّةِ:

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِدْرِيسٍ عَنْ حَنْفَلَةَ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِظٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْعُوا الشَّوَابَ وَاعْفُوا النَّحْوَ.

باب مَا يَنْكَرُ فِي الشَّيْبِ:

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخْضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَهُ يَبْلُغُ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا.

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسٌ عَنْ خَضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ كَمَا مَثَلَتْ أَنْ أَعَدَّ مَسْطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ.

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَمَّا سَلْتَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَفَبَصْنِ إِسْرَافِيلُ فَلَكَتْ أَهَابِيْعَ مِنْ قَصْفَةٍ فَبَلَغَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ إِلَّا نَسَانَ عَيْنٍ أَوْ شَيْءٍ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْحُجَلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا.

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: كَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَوْنَا، وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي الشَّعْثِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ.

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عیدہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم بچوں کو خوب کتروا لیا کرو اور دائرہ بڑھاؤ۔

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضرت کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کو خضاب کی زبٹ ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضرت کی دائرہ کے سفید بال لگنا چاہتا تو لگ سکتا تھا۔

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرافیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا میں نے نکلی میں جس میں مونے مبارک رکھا ہوا تھا اچھا نک کر دیکھا تو چند سوخ بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نعیم بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن موهب نے روایت کی کہ انس رضی اللہ عنہ نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دیکھا جو سرخ تھا۔

۵۲۰۔ خضاب

۸۴۲۔ ہم سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید اور سلیمان بن عیسا نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۱۔ گھونگھریا لے بال۔

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے ترنگے (قدکے) نہیں تھے اور آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) مد آپ بالکل سفید چھوٹے تھے اور دگنم گول ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریا لے لگے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لگے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضرت کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرت کے سر کے بال شاذ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضرت کے بال آپ کی کانوں کی کوتاہ تھے۔

۸۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو جب کے پاس مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا

باب الخضاب

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُودُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَجُوهُهُمْ

باب الخبيذ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْجَمْعِ وَلَا مُقْنٍ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْمُسْبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ رَأْسًا أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءً

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اسْتَوْذِلِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السُّبْرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ - إِنَّ حَبَشَةَ لَتَضْرِبَ قَبْرِي بَيْنَ مَنَكِييِهِ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِذَا ضَمَّكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شُحْمَةً

أَذْنِيهِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَاجِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِلَى التَّيْلَةِ عِنْدَ الْكُفَّةِ مَرَّاتٍ رَحِلًا
أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ سَائِمٌ مِنْ أَدَمِ الْبَرِّ جَالٍ
لَهُ لَيْسَهُ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَائٍ قَبْلَ
الْيَمِّ قَدْ رَجَلَهَا فَبِغَا مَقْطَرُ مَاءٍ مَتَكَشًا
عَلَى رَحْلَيْنِ أَوْ عَلَى غَزَائِقِ رَحْلَيْنِ يَطُوفُ
بِالْيَمِّ فَنَأْتِ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرِ مِنْ
مَدِينٍ وَإِذَا أَنَا بِرَحْلٍ جَدِيدٍ قَطِيطٍ أَعْوَرَ الْعَيْنِ
السُّمْنَى صَا تَهَا عَيْنُهُ لَهَا فَيْتَةٌ فَنَأْتِ مَنْ
هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيرِ الدَّجَالِ ۝

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ
مَنْكِبِيهِ ۝

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ۝ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ السُّبْحَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبِيهِ ۝

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ۝ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلًا لَسَنًا بِالسَّيْطِ وَ
لَا الْعَجْدَنِ ۝

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ ۝ قَالَ ۝ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَنْعُهُمُ الْيَدَيْنِ لَهُ أَسَ بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَكَانَ
شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِلًا
رَاحِلًا وَلَا سَيْطَ ۝

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

کہ ایک صاحب بھی گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب
صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں
سب سے زیادہ خوبصورت، اطول نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور
ہیں کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے
میں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں اور خاد کعبہ کا طواف
کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم
علیہا الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک اچھے ہوئے گھونگر یا بے بال
والے شخص کو دیکھا، وہ اس آنکھ سے کان ہے، گویا انگور ہے جو اچھا ہوا
ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح و جال ہے،

۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے
ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبیرا لے کر
تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن مویسٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے دہب بن جریر نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے
بال درمیان تھے، بال بال سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگر یا بے دونوں
کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضرت کے بعد آپ جیسا خوبصورت
نہیں دیکھا۔ آنحضرت کے سر کے بال میان تھے، دگھونگر یا بے اور بال بال
سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

الَّتِي مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْقِيَمَةَ مِنَ الْقَدَمَيْنِ
حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ آسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَا كَانَ بَسِطَ الْكُفَّيْنِ.

۸۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ
هَاشِمٍ عَنْ حَتَّابٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ
عَنْ سَاجِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ
لَمْ آسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ. وَقَالَ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
وَسَلَّمَ شَتْنُ الْقَدَمَيْنِ وَالْكُفَّيْنِ. وَقَالَ أَبُو
هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ آسَ
بَعْدَهُ وَلَا شَبَّاهُ لَهُ.

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:
كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا
الذَّجَالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ
ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ، قَالَ: أَمَا ابْنَاهُ
فَانْظُرُوا إِلَيَّ مَا جِئْتُكُمْ وَأَمَا مُوسَى
فَوَجَلْ أَدَمُ حَقْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرٍ
مَخْطُومٌ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهِ إِذَا مَخَّذَفَ

الْوَادِي مِثْلِي

بَابُ الثَّلَاثِ

۸۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الشَّامِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ حسین و
جلیل تھا۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں
کشادہ تھیں۔

۸۵۱- ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ بن ہاشم نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حاکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بھرے ہوئے قدموں والے تھے، حسین و جلیل۔ آپ جیسا میں نے آپ
کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے ان سے
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم
اور ہتھیلیاں بھری ہوئی تھیں۔ اور ابو ہاشم نے بیان کیا، ان سے
قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے یا جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور قدم بھرے ہوئے
تھے۔ آپ جیسا پھر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۵۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی
نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے
کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: کافر، اس پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فراتے ہوئے ہیں
تہ نہیں مناسب البتہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں ابراہیم علیہ السلام کو
دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضرت کی ذات گرامی مراد ہے) کو دیکھو
دیکر آپ ان کے ہم شکل ہیں) اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال
گھونگھریا لے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ مٹی ہوئی سی
کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انھیں دیکھتا ہوں۔ کہ وادی (الزرق)
میں تیسرے کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

۵۲۲- بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جھان

۸۵۳- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا

عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ مَقَرَّ فَلْيُحْلِلْ وَلَا تَشْتَبِهُوا
بِالتَّحْلِيلِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدَّ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُلَبَّدًا:

٨٥٣- حَدَّثَنِي حَبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ثَوْسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ مُلَبَّأً
يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِحْنَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَا يَبْرِيءُ عَلَى هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

٨٥٥- حَدَّثَنِي إِسْرَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
مَاجِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمُرَةٍ وَ لَحْدُ
تَحْلِيلٍ أَنْتَ مِنْ عُمُرَتِكَ؟ قَالَ إِنْ لَبَّيْتُ
رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذَا فِي خَلْعٍ أَحِلُّ حَتَّى
أَنْهَرُ:

باب ۵۲۳ فی الفرق:

٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
عَنِ ابْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَأْتِي
لَهُمْ مُؤَمَّرٌ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدُونَ
أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ
مُحْشَمَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاصِيَّتَهُ بِمَحْفَرٍ بَعْدَ

٨٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو أَوَّلِيَّةٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

کہ جس نے سر کے بالوں کی چوٹی بنائی۔ اسے بال مند انا چاہیئے اور لیس واہ
چیز دل سے بال جمانے والوں کی طرح چوٹی نہ بناؤ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے
اپنے سر کے بال چپکا لیے تھے۔ (احرام) کی حالت میں تاکر بال پر گندہ نہ ہو
م ۸۵۔ مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ
بہیں عبد اللہؓ نے خبر دی، ابھین یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں
سلم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اپنے بال جما لیے تھے۔ اور تمکبیا کہہ رہے تھے
آپ کہہ رہے تھے کہ ”لبیک لبیک لبیک لا شرباک لبیک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک والملك لا شرباک لک“ ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں
فرماتے تھے۔

۸۵۵۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرو کے احرام کھول چکے ہیں، حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا، انھوں نے فرمایا کہ نیکو میں نے اپنے سر کے بال جمالیے ہیں۔ اور اپنی حدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں تھام دال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میں اسے ذبح نہ کر لوں! احرام نہیں کھولوں گا۔

۵۲۳۔ بیح سے مانگ نہ لانا۔

۸۵۶ھ میں سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کسی مسئلہ میں (دجی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے، اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے جیسا بچہ (ابتداء میں) انحضرتؐ بھی (اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے۔ لیکن بعد میں یسوعؑ میں سے مانگ نکالنے لگے۔

۸۵۷- ہم سے ابو الولید اور عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی کہ کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابراہیم نے، ان سے

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضرت کی ناگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد بن ربیع نے (اپنی روایت میں) ”مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

۵۲۲- گیسو

۸۵۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عبید نے حدیث بیان کی، انھیں ہشتم نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضرت نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹- ہم سے عرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، ابو انھوں نے (شک کے ساتھ) ”بذو ابی اور اسی“ کہا۔

۵۲۵- قزع

۸۶۰- مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن حصص نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے ”قزع“ سے منع فرمایا عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قزع کیا ہے (پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈانے وقت کچھ بال میاں چھوڑ دے کچھ دبا چھوڑ دے اسے قزع کہتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی، عبید اللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عرو بن نافع

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ طَيْبٍ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفَرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَابُ السَّادَةِ وَآيَةٍ:

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقُفْلُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَدَأَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَاهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَآخَذَ بِنَاحِيَةِ رَأْسِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ:

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ هَذَا وَ هَذَا بِذَوِ ابْنِي أَوْ بِرَأْسِي:

بَابُ الْقَزَعِ:

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَصَصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هَهُنَا شَعْرَةً وَهَهُنَا وَهَهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِنْ نَاصِيَتِهِمْ وَجَانِبِي رَأْسِهِ - قَبِيلُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَلْجَأَ يَدَهُ وَالْعُلَاةُ، قَالَ لَدَا رِي هَلْكَدَا قَالَ الصَّبِيُّ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: دَعَا وَذَنَّهُ فَقَالَ

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے کچلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن "قرع" یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسکا طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مسعود بن عبداللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قرع" سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ماتھے سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن خبری نے خبر دی انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ماتھے سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منی میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷۔ سر اور وارھی میں خوشبو

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسریل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھیں عبدالرحمن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی وارھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی اباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا، آنحضرت اس وقت اپنا سر کٹھنے سے لٹا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ تک رسد ہر تو میں اسے تمھاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

أَمَّا النِّقْمَةُ وَالنِّقْمَةُ بِلَاغٍ لِمَوْلَا بَأْسٍ يَهْمُ، وَلَكِنَّ الْقَرْعَ أَنْ تَتْرَكَ بِمَا هَيْبَتِهِ شَعْرًا وَتَبْسُ فِي سَائِبِهِ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقَّ رَأْسُهُ هَذَا أَوْ هَذَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَمْنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ

بَابُ تَطْيِيبِ الرِّأْسِ وَوَجْهِهَا يَتَّبَعُ

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحْرَمِهِ وَطَيَّبْتُهُ يَمِينِي قَبْلَ أَنْ تَقِفَ

بَابُ تَطْيِيبِ الرِّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِصُ الطَّيِّبُ فِي سَائِبِهِ وَلِحْيَتِهِ

بَابُ الْأُمْتِسَاطِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكِمُ رَأْسَهُ بِالْمِزْدَارِ فَقَالَ لَوَعَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ يَمَانِي عَيْنِي لِمَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ الْأَنْبِيَاءِ

بَابُ تَجَنُّبِ الْخَالِئِينَ مِنْ وَجْهِهَا

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ اور اس کے باوجود انھیں مالک نے کہا کہ میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو نہاد دہستی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور دھونے میں بھی۔

۵۳۱۔ روشک کے بارے میں روایات۔

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا سب سے سوار وزہ کے۔ کہ میرا سب سے اور میں خود اس کا بدلہ دول کا لڑو روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شمار بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وحیب آپ کو خوشبو (دھری) کی جاتی تو آپ واپس نہیں کرتے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

بَابُ ۵۳۰ التَّحْجِيلِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اشْعَثَ ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ؛

بَابُ ۵۳۱ مَا يُدْكَرُ فِي الْمَسْبُوكِ؛ ۸۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ قَبْلِ بْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ خَيْرٌ لِمَا بَعَا طَيِّبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْبُوكِ؛

بَابُ ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ؛ ۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَحَدٌ؛

بَابُ ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطَّيِّبَ؛ ۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ لَا يَرُدُّ

الطَّبِيبُ. وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُورِدُ الطَّبِيبَ

بِالْمَاءِ ۚ

۸۶۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي خَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالٍ عَنْ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُزُوقَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَآلَهَا سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَن

عَائِشَةَ قَالَتْ أَطَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ بِذِرْوَةِ رَأْسِهِ فِي حَاجَةِ

النُّوَاجِلِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ ۚ

بِالْمَاءِ ۚ

۸۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي خَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَعْنِ اللَّهِ

النَّوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَجِّصَاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَالِي كَأَنَّ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ

فَخُذْ دُكُ ۚ

بِالْمَاءِ ۚ

۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَدُوٍّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ

حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمَيْسِرَةِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَأْذُلُ

قَصَّةٌ مِنْ شَعْبٍ كَانَتْ بِبَيْدِ حَرْبِي ابْنِ عَلَاءٍ كَرُو

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَنْ يَثْرَجٍ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُ بَنُو إِسْرَءِيلَ

جَبِينَ اخْتَنَأَ هَذَا نَيْسًا وَهَمَزًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُكَيْمٌ

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ يَسَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّوَاشِمَةَ

تھے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو داپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴- ذریعہ :

۸۶۱- ہم سے عثمان بن ہیفم نے حدیث بیان کی، یا محمد بن عثمان کے

واسطے سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریر نے، انھیں عمر بن عبد اللہ بن

عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ

رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے

وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۵۳۵- حسن کے بیٹے دانتوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنا۔

۸۶۲- ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے بیٹے کو دے دیے اور ایول کو دے دیے والی

چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور واتزل کے درمیان کشاویں پیدا کرنے

والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کہیں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔“

۵۳۶- بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۶۳- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور

انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (امیر

مکہ) میں (ممبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے

محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے

اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے

اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان

کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حدیث بیان

کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی

بال لگانے والیوں اور لگانے والیوں کو دے دیے والیوں اور گردانے والیوں

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یاق سے سنا، وہ صفیر بنت شعیب کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصاری ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطے سے کی۔ ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۴۵۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضرت نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جوڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۴۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ابن ابی بکر نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جوڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ گودنا جبرٹے پر ہوتا تھا۔

۸۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنَ يَاقَ حَدَّثَنَا عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَوْتٌ فَخَمَطَ شَعْرُهَا مَا رَأَوْا أَنْ تَصِلَوْهَا فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ

عَائِشَةَ ۖ

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَاسِنِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ أَنْ لَكُنْتُ امْنِيَّتِي ثُمَّ آمَنَ بِهَا شُكْرًا وَفَرَّجَ رَأْسَهَا وَرُوحَهَا يَنْتَحِثُنِي بِهَا فَأَصِلُ رَأْسَهَا تَبَرَّأْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ أَوْشَمْتُ فِي اللَّيْلَةِ ۖ

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مَعَاذُ
الْمَدِينَةَ اخْرَجَ مَعَهُ قَدْحًا مَخْطُوبًا فَاخْرَجَ
كُتْبَةً مِنْ شَعْرِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ
هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ أَنْ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمَاءُ الزُّورَةِ تَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ:

باب ۳۵ المتنبصات:

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ
عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْيَاطَ وَالْمَتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَغَلِّبَاتِ
لِلْحُسَيْنِ الْمُعْطِيَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ:
مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَادْعُ
لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ التَّوْحِينَ فَمَا
وَحَدَّثَهُ، قَالَ وَاللَّهِ لَبْنٌ قَرَأَ تَبْدِ
لَقَدْ وَحَدَّثَهُ وَمَا آثَاكُمْ الرَّسُولُ
فَخَذَ ذُوهُ وَمَا تَهَاكُمُ
عَنْهُ مَا تَهْوَا:

باب ۳۶:

باب ۳۷ الموصولة:

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَفِي اللَّهِ عَنَّمَا
قَالَ لَعَنَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ
وَالْمُتَوَصِّلَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُسْتَوْصِيَةَ:
۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَيْثَامُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هَرَجَةَ قَالَ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلْتُ امْرَأَةً الْبَيْتَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي
أَمَاتَ بِهَا الْخُصْبَةَ فَأَمَرَ شَعْرَهَا وَافِي
مَنْ وَحَبَّهَا أَوْ فَا حِيلَ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

ان سے عمرو بن مرو نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عابد رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف
لے گئے اور میں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یهودیوں
کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریب)
فرمایا ہے، آپ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

۵۲۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر
دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خواہشورنی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے
بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کٹا دگی پیدا
کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی المعقوب
نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں یوں
ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے
اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ نبیؐ
میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں
ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں
مل جاتا اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لو، اور جس سے بھی تمہیں روکیں
اس سے رک جاؤ۔

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی۔

۸۸۰۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی
ان سے عبداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے
والی اور گودنے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱۔ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، آپ
نے بیان کیا کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک
خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری
لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی
شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔
 ۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن وکیع
 نے حدیث بیان کی، ان سے صفیر بن جرییر نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع
 نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا۔ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ گودنے والی، گودانے والی، مصنوعی چوڑنے والے اور چوڑانے
 والی، یعنی انھوں نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
 خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے،
 انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ
 نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں۔
 اور خطہ بورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتر کے درمیان کشادگی
 کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے،
 پھر میں کوئی زمانہ پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹۔ گودنے والی:

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث
 بیان کی، ان سے عمر سے، ان سے ہامان سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور
 انھوں نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے
 حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمن
 بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان
 کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان
 کی تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب
 سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابی حنیفہ رضی
 اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ :

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ
 بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ
 قَعْنِي لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِشَاتِ
 وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَعِيَّةِ
 خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
 كِتَابِ اللَّهِ :

باب ۵۳۹ الْوَأَصِلَةُ :

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 الْغَيْنُ حَقٌّ وَتَهْمِي عَنِ الْوَشْمِ :

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ
 حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ
 مَنْصُورٍ :

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَى عَنْ شَمَنِ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے کو رکنے والی اور گدولنے والی (پر لخت بھیجی)۔
۵۴۰۔ گدولنے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبادہ نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور اس وقت موجود صحابہ سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن زہری، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرعی بال ٹھانے والی اور ٹکڑے والی، گودنے والی اور گدولنے والی پر لخت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسعود نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھانے والیوں اور جو بھرتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں؟ ان پر لخت بھیجیوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۴۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل ہوتے جس میں کتاب یا تصویریں ہوں۔ اور فیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

الْأَدَمُ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَاصِلُ الرِّمَاءِ وَ مُوَكَّلٌ وَالْوَأَشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ ۖ
بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ ۖ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُمِّي عُمَرُ بِأَمْرَةِ نَسِيمٍ فَقَامَ فَقَالَ: أَشْتَدُّ كُرْبًا لِلَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَأَشِمِ! فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَشْتَوِ شِمْنَ ۖ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۖ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَقْصُومٍ عَنْ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُعْتَرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ

بَابُ النَّصَاوِيرِ ۖ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ مَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَصَاوِيرٌ وَقَالَ

انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔
۵۲۲ - تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب -

۸۹۱ - ہم سے حمید نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ سیار بن کمر کے گھر میں تھے مسروق نے ان کے چہرے پر تصویریں دکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے بیان قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲ - ہم سے ابوسعید بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی سب سے زندہ کر کے بھی دکھاؤ،
۵۲۳ - تصویر دل کو توڑنا :-

۸۹۳ - ہم سے معاویہ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن حوٹان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے ٹوڑ دیتے تھے۔

۸۹۴ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، مروان بن حکم کے گھر میں، تو آپ نے چھت پر ایک معصومہ کو دکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ (اور شاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر ہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چوٹی پیدا کر کے دیکھو پھر

الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
بَابُ ۵۲۲ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :-

۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ سَيَّارِ بْنِ خُسَيْبٍ فَذَاقُوا فِي مَقْعَدِهِ ثَمًا ثِيلٌ فَقَالَ سَمِعْتُ كُتَيْبَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا أَبْعَدُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ :-

۸۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا لَمْ يَخْلُقُوا مَا خَلَقْتُمْ :-

بَابُ ۵۲۳ تَقْطِيعُ الصُّوَرِ :-
۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَوْتَانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ فِيهِ نَصَائِلُ الْبُطْءِ :-

۸۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ الْمُبَرِّكِ فَرَأَيْتُهَا أَغْلَاهَا مُصَوِّرًا أَتَمُّوْرًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذَاكَ خَلَقَ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبْنَةً وَلْيَخْلُقُوا ذَمْرَةً - ثُمَّ دَعَا بَنُو بَرٍّ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ الْبَطْنُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَى وَأَسَى

مچھراپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے جب بغل دھوئے گئے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھوئے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زبور سینے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴۔ تصویر کو رد نہا۔

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے اڑایا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کشتی کی ہرگی۔ بیان کیا کہ مچھراپ نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس کے آثار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی تہن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو نا پسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جوہر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدیا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اس کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْخَلْقَةِ؛

بَابُ مَا وَجَّهَ مِنَ النَّصَاوِيذِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يُؤْمِنُونَ أَفْضَلُ مِنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَنَنْتُ بِقَرَامٍ فِي حُلِيِّ سَهْوَةٍ فِي فِيهِمَا ثَمَانِي، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَسَدُ النَّاسِ عَذَابًا تَوَهَّاهُمَا لِمَا لَمْ يَنْبَغِ لِيُفْعَلَا هُوَ يَخْلُقُ اللَّهُ، ثَلَاثَ لَحَلَنَاءَ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ؛

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرُودًا فِيهِ ثَمَانِي ثَمَلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزَعَهُ فَانْرَعْتُهُ - وَكُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ؛

بَابُ مَنْ كَبِهَ الْفُجُورَ عَلَى الصُّورَةِ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْلَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَنْزَلَتْ خُبْرَةً فِيهِمَا نَصَاوِيدُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَكَلَمَ بَدَأَ خَلْفُ فَقُلْتُ: تَوْبٌ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: مَا هَذِهِ النَّصْرَةُ؟ قُلْتُ: لِيُجْلِسَ عَلَيَّهَا وَتَوَسَّيْتُهَا قَالَ: إِنَّ أَهْمَابَ هَذِهِ الصُّورِ

نَعِدَ بَدَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ اَخْبِرُوا مَا خَلَقْتُمْ وَاِنَّ الْمَلَكَ حَكَمٌ لَا تَدْخُلُ مَبْنًى فِيهِ الصُّورَةُ ۝

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُكَيْبٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي كَلْبَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَكَ حَكَمٌ لَا تَدْخُلُ مَبْنًى فِيهِ الصُّورَةُ ۝ قَالَ بُسَيْرٌ شَرُّهُ إِشْتَكَا زَيْدٌ فَخَذَ نَاقَةً فَأَذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَجَبٍ مَمْنُونَةٍ زَوْجِ السُّبْحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ ۚ فَقَالَ مُبِينٌ اللَّهُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَتَمًا فِي نَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي مُكَيْبٌ حَدَّثَنِي بُسَيْرٌ حَدَّثَنِي زَيْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۵۲۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي النَّقَا وَبِهِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِدَامٌ لِعَائِشَةَ سَكَنَتْ بِهِ حَائِبٌ بَلِيغًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَدَالُ نَقَادَ وَتَبَا تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ۝

باب ۵۲۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَكُ حَكَمٌ بَيْنًا فِيهِ صُورَةٌ ۝

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ بکیر رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے میں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سناؤ تھی؟ عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انہیں عمر و نے خبر دی آپ ابن حارث میں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۲۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چلی سی جاوڑ تھی۔ اُسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکایا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نازیں غلج ہوتی ہیں۔

۵۲۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا حِينَ كُرِيَ إِلَيْهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلْتُ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَوَسَّ مَوَسَّاهُ فِي الدُّنْيَا كُفِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا السُّوَرُ وَكُنِيَ بِهَا فِي:

باب ۵۱ الْمَرْجُوفُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقُودٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِيَّاهُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ فَبَدَأَ كَيْتَهُ وَأَسْرَفَ أُسَامَةُ وَقَالَ:

باب ۵۲ الثَّلَاثَةُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَهُ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ:

باب ۵۳ حَمْلُ صَاحِبِ الدَّائِمَةِ غَيْرُهُ:

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: احْتَقِ بِهَذَا الدَّائِمَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ:

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا شَاكِبُ بْنُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ كَعْبَةَ شَرَّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرَمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ فَمُ:

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نصر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور دلا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فذک کے بنی ہرنی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقع پر) تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کے سامنے آئے، آنحضرت نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے

آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر

آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو آگے

بیٹھنے کی اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)۔

۹۰۶۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ عکرمہ کے سامنے حدیث ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے، کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

اور محمد رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضرت کی بعض ازواج (مغیرہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ بخاری ماں ہیں پھر میں نے کہا وہ باغوا، اور آنحضرت سواری پر گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب برسے یا رادی نے بیان کیا کہ (دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ حجت لیثا اور ایک پاؤل کا دوسرے پاؤل پر رکھنا۔

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن قیس نے، ان سے ان کے چچا (عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤل کو دوسرے پاؤل پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے مستقل وصیت کی ہے۔

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیمر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا کہا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راست میں جہاد کرنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنِّي لَرَدِّ نَفْ أَيْ طَلْحَةٍ وَهُوَ لَيُسَيِّرُ وَيَعْفُو بِنَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّ نَفْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عُدَّتِ النَّافَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَغَزَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَسْأَلُكُمْ: فَتَدُ التَّوَجُّلُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّنَ تَأْتِيُونَ قَائِدًا مِنْ نَبِيَّاتِ حَامِدُونَ؟

۵۵۹۔ اَلْأَسْتِغْفَارُ وَوَضَعَ الرَّجُلُ عَلَى الْأُخْرَى

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُعَابٍ عَنْ عَمَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَلِّجُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَابْعَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

۵۵۷۔

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَصَلَّى الْإِنْسَانُ

بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْ مَاتَ بَيْدَهُ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى ذَنبَيْهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ ثُمَّ يَدُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ وَكْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ بِحَسَنِ النَّفْسِ؟

۵۵۸۔ أَحَقُّ النَّاسِ بِحَسَنِ النَّفْسِ؟

أَعْطَيْنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
وَرَهَبَ عَنْهُ فَلَمْ أَتَلْهُ وَأَسْرَعَهُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَسَرَا عِيَهَا جَاءَ فِي فَقَالَ
اَتَى اللَّهَ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطَيْنِي حَقِّي فَقُلْتُ
أَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَسَارِعِيهَا فَقَالَ
اَتَى اللَّهَ وَلَا تَهْرَأْ فِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَخْذُ
بِكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقَرُ وَسَارِعِيهَا مَا خَذَا
فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ لِبَيْعَتِهِ وَجَعَلْتُ مَا فَدَرَجُ مَا
بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۵۲ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَارِ

۹۱۵- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
مَنْصُورٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَسَّادٍ عَنْ الْمَغِيرَةِ
عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ صَلَواتُهُ سَلَّمَ قَالَ إِنْ
اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيْكَ عَقُوقَ الْوَالِدَيْنِ وَصَلَّاهُ
وَوَادَّ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكَ قِيْلَ وَقَالَ
وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَالْمُضَاعَفَةُ الْمَالُ

۹۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ
الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُبَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَحْبَبْتُكُمْ بِالْكَبَرِ الْكِبَارُ ثَوْرٌ قُلْنَا بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا لِشُرَاكٍ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَتَكِّفًا فُلِحَسَ فَقَالَ لَا وَقَوْلُ
الدُّوْبِ وَشَهَادَةُ الدُّوْبِ لَا وَقَوْلُ الدُّوْبِ وَ
شَهَادَةُ الدُّوْبِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي مُبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو میں نے اس
کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی
میں اس کے بچے ہوئے دھان کو تو تاربا، اور اس طرح میں نے اس سے
ایک گائے اور اس کا چرواہا لیا (پھر جب وہ آیا تو میں نے اس سے کہا
کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ میں نے کہا۔ اس سے ڈرو اور میرے
ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے
اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں
بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو چپان
کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشا دے دی۔

۵۶۲- والدین کی نافرمانی کبیر و گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شبان نے حدیث بیان
کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے دراد نے اور ان سے
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر مال کی نافرمانی
حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق (دو دنیا اور دھات) ان سے (مطلوبات
کرنا) بھی حرام قرار دیا ہے (رہ کیوں کہ زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے)
اور قیل و قال (دفنوں باقی) کثرت سوال اور مال کی اصاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶- مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد و اسلمی نے حدیث
بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان
کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں! ہم نے عرض کی، مزدور بتائیے یا رسول
اللہ! انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی، انھوں نے
اس وقت ٹیک ٹھکانے ہوئے تھے، اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔
آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ میں)
آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی، انھوں نے مسلسل دہراتے
رہے اور میں نے سوچا کہ انھوں نے حراموں میں نہیں ہوں گے۔

۹۱۷- مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن
ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالستار بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراد کا روشمی جملہ بچے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور مجھ کے دن اور جب آپ کے پاس دو خود آئیں تو اسے بیٹا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی بیٹا کہتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس اسی کے کئی حصے آئے تو آنحضرتؐ نے اس میں سے ایک حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہن سکنا ہوں، جبکہ آنحضرتؐ اس کے متعلق ارشاد فرمایا: بچے میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن مرہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوالربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیے اسے کیا چاہیے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہنا وہ شخص آنحضرتؐ کی سواری پر چھا۔ (آنحضرتؐ کی سواری کی نگاہ پکڑے ہوئے) :-

باب ۵۶۵۔ صِلَةُ الرَّجُلِ إِلَى شَرِكِهِ :-
۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِيرَادَ كَارِثِمْيَ جَمْلَةَ بَنِي كَارِثِمْيَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ وَالْبَسَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُحُودُ قَالُوا إِنَّمَا نَلْبِسُ هَذِهِ مَنْ لَخَلَّأَ لَهُ - فَأَمَّا السَّيِّئُ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا يَحْلُلُ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِجِلَّتِهِ فَقَالَ : كَيْفَ الْبَسُفَا وَهَذَا قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِيَّيْ لَمْ أُعْطِكُمَا لِيَلْبَسَهُمَا وَلَكِنْ تَبِيعَهُمَا أَوْ تَكْسُوهُمَا : فَأَرْسَلَ بِهِمَا عُمَرَ إِلَى أَجِلِّهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ :-

باب ۵۶۶۔ فَضْلُ صِلَةِ الرَّحِمِ :-
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : ذُيِّلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ وَ أَبُو الْعُثْمَانَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْ هُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْفَضَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَبَّ مَالَهُ ، فَقَالَ السَّيِّئُ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُحِيمُ الصَّلَاةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَرُحَاهَا ، قَالَ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى سَاحِلِيَّةٍ :-

باب ۵۶۷۔ اِشْحَابُ طَاعٍ :

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرَةَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَمَا مَدَّ خُلُوعُ الْجَنَّةِ طَاعٍ :

باب ۵۶۸۔ مَنْ بَسَطَ لَهْ فِي الدِّنِّ فِي

بَصَلَةِ الرَّحْمَةِ :

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرَةَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ أَنْ يُسَالَكُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ :

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرَةَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ يُسَالَكُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ :

باب ۵۶۹۔ مَنْ وَصَلَ وَ صَلَّاهُ اللَّهُ :

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْدِيَّةُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَجِيَّ سَعِيدَ بْنَ نَيْسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرِغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحْمَةُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ إِلَيْكَ مِنَ الْفَطِيغَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَهْبِلَ مِنْ دُمُوكَ وَ أَفْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَعْلُوكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعُدْ أَفْ

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے محمد بن جبر بن مطعم نے بیان کیا اور جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی

پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مرقد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن نیسار سے سنا۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو ہم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے ٹوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، ہم نے کہا کیوں نہیں اسے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمھارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

فرمایا کہ اگر تمہارا سچا ہے تو یہ آیت پڑھو "فصل عسیم ان قولہم ان تقسروا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔"

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوجبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق رحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے۔ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اس سے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مرہ، یزید بن رومان عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، رحم درشت داری ہر جن سے ملی ہوئی، شرف ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰۔ صدیقی سے ہم کی سیرابی برتی ہے۔

۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی طالب (عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور اس کے مسلمان ہیں عتبہ بن عبد الواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان سے میری قربت ہے اور میں ان کے ساتھ صدیقی کر دوں گا۔

۵۷۱۔ بدردینا صدیقی نہیں ہے،

۹۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعش جس بن عمرو اور ذہیر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سفیان نے بیان کیا کہ اعش نے یہ حدیث نبی کریم

إِنْ شِعْلَكُمْ فَمَكَّ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَقْطَعُ عُرْوَةً مِنْ أَمْرِكُمْ

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَمَنْ لَكَ وَمَنْ قَطَعُكَ قَطَعْتُكَ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ أَبِي خَبْرٍ فِي مَعَاذِهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمٍ عَنْ تَيْمِيزَةَ بْنِ سَدْمَانَ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُكَ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُكَ

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ خَالِدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عُمَرُو بْنُ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَانٌ - كُنِيَ أَوْ بَيَانِي إِشْمًا وَلِيًّا لِلَّهِ وَمِنْهُ الْمُؤْمِنِينَ - زَادَ عَنِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَيَانَ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَهُمْ سَمِعْتُ أَحَدًا يَقُولُ بَيَانٌ لِيهَا تَعْنِي: أَمْلًا بِمِلَّةِهَا

بَارَكُ لَيْسَ الْأَصْلُ يَأْتِي فِي

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ وَذَهَيْرٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَذْكُرْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی میں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲۔ جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن مزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضرتؐ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن میں عبادت سمجھ کر زنا، جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صلہ رحمی، ان پر ثواب ملے گا، حکیم یعنی اللہ عروہ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا: تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ سلام دے ہو جو سیدہ کرچکے ہو۔ اور ابو الیمان کے واسطے سے بھی ”اتخنت“ بیان کیا جاتا ہے۔ اور عمر صالح اور ابن المسافر نے بھی ”اتخنت“ بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ”تخنت“، نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت حشام نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔

۵۷۳۔ جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ جنسی مذاق کی۔

۹۳۱۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں ایک زرد قمیض پہنے ہوئے تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ”سنہ سنہ“ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ”اچھا“ کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرتؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم ایک زائد تک زندہ رہو، اللہ تمہاری عمر خوب طویل کرے۔ تمہاری زندگی وراثہ ہو، عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طویل عمر کے چرچے ابھرنے لگے۔

۵۷۴۔ بچے کے ساتھ دھم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور ملنے

الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنًا وَفَطَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمُ الْوَأَمِلُ بِالْمَكَافِي وَكَانَتْ الْوَأَمِلُ الَّذِي إِذَا فَطَعْتَ رَحِمَهُ وَصَلَهَا بِأَبِيهِ مَنْ وَمَلَ رَحِمَهُ فِي الشَّرِكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَلِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَأَنِي أَمْ مَرَأَةً أَتَخَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَوَقَاتَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرِ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَأَلْتُ عَلَى مَا سَأَلْتُ مِنْ خَيْرٍ. وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ: أَخَنَّتْ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَايِرِ: أَخَنَّتْ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَانَ: أَخَنَّتْ التَّبَرُّدُ وَتَابَعَهُمْ حِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ:

بِأَبِيهِ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةً غَيْرَهُ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَا زَحَمَهَا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ أَخْبَرَنَا قَبْدُ اللَّهِ مَن خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَحْمَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّهُ سَنَّهُ قَالَ قَبْدُ اللَّهِ وَرَحِمَ بِالْجَبَشِيَّةِ حَسَنَةً. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِهَا تَحْتَ النَّبْوَةِ فَزَبَرَ فِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَّا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي قَالَ قَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرْتُ لَهَا مِنْ بَقَايَاهَا بِأَبِي رَحِمَتِ الْوَلَدَ وَتَقَبَّلَتْهُ وَ

سے لگنا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپ سے ایک شخص نے (حالات اہرام میں) مجھ کے مارنے کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو! مجھ کی جان لینے کے تادیب کا مسئلہ پوچھتا ہے! حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قتل کر ڈالا، میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں حضور حسین رضی اللہ عنہما) دینا میں میرے دو مچھول ہیں۔

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہری مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے کچھ دلا۔ میں نے اسے دو کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شاذ مبارک پتھیں پھر آنحضرتؐ نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں

معاذ بن جبلہ۔ قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَبَّهُهُ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِعَبْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ النَّبْعِ فَقَالَ مِثْنُ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِثْنُ، أَهْلُ الْغِرَانِ، قَالَ أَنْظِرُوا إِلَيَّ هَذَا بَيْتًا لِي فِي دَمِ النَّبْعِ وَهَذَا قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَجُلَانِ نَشَأَا مِنَ الدُّنْيَا

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَلَئَتْ إِبْرَاهِيمَ وَاسْتَلَّهَا حَدَّثَنَا قَالَتْ: أَخْبَرَنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا إِذْ بَنَتْ أَنْ تَنَالِي فَكَلَّمَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ وَاحِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا فَتَسَمَّتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا شَمًّا فَأَمَّتْ فَخَرَجَتْ فَتَاخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ ثَمَّةً فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَوْثِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بَنَتْ ابْنِ الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَعَسَى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

الذہری حدثنا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَهُدَاهُ إِلَى الْقَوْمِ مِنْ حَاجِبِ الدَّيْلَمِيِّ بَالِشَا، فَقَالَ الرَّقْدَرِيُّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَنْحَرِمُ لَا يَنْحَرِمُ ۚ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَهْرَاقِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانِ إِنَّمَا تَقْبَلُهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَا مُلِكَ لَكَ إِنْ تَزَعَّ اللَّهُ مِنْ تَعْلِيكَ الرَّحْمَةَ ۚ

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَسَّانٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ فِئَاتٍ إِذَا مَرَّ مِنَ السَّبْعِ قَدْ خَلَبُ شَدِيهَا تَسْبِيًا إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْعِ أَخَذَتْهُ فَأَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهَا وَأَضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرُونَ هَذِهِ طَارِحَةٌ وَلَدَاهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَوْ هِيَ تَقْدَرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَدْعُهُمْ بِعِبَادَةٍ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدَهَا ۚ

بَابُ ۵ جَلَّ اللَّهُ الرَّحْمَةُ يَا فَتَى حَزْمٍ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الذَّهَرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَلَّ اللَّهُ الرَّحْمَةُ يَا فَتَى حَزْمٍ فَاْمْسُكْ مِنْهَا لَا تَسْبِقْهُ وَتَسْبِقِينَ جُزْءًا وَأَنْتَ فِي النَّارِ مِنْ جُزْءٍ وَاحِدٍ فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَنْتَحِمُ

زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضرتؐ کے پاس اترے جن صاحب نیکی بیٹھے ہوئے تھے۔ اترے نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرتؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بچو اور دوسروں پر رحم نہیں کرنا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضرتؐ نے فرمایا اگر انہوں نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قسسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا ہستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی شیر خواں بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حفصہ را کریم نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم ہے جتنا عورت اپنے بچہ پر کر سکتی ہے۔

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوجھنے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سوجھنے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصہ رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الْفَلَاخُ تَذْفَعُ الْفَرَسُ حَامِرُ حَاغَرٍ وَلَوْ هَاخْشِيَةً اَنْ يَأْتِيَهُ

بَابُ ۵۶۶ قَتْلُ الْوَلَدِ خَشِيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَشْهُورِ بْنِ أَبِي ذَاتٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّيْبِ أَهْظَلُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَهُ اَوْهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيْ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ اَنْ تَزَارِيَ حَلِيلَكَ جَارَكَ : ذَا نَزَلَ اَللَّهُ تَصَدَّقْ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالسَّيِّئُ

لَمْ يَدْعُ عُونَ مَعَ اللَّهِ اَللَّهُ اَلْحَمْدُ اٰخِرُهُ

بَابُ ۵۶۷ وَضِعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ

۹۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنْ اَبِيَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَبْخَبَةٍ يَحْيِيكَهُ قَبَالَ عَلَيْهِ

فَدَا عَائِشَةَ فَاُتْبِعَهُ

بَابُ ۵۶۸ وَضِعُ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخْذِ

۹۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِضٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّحَدِثِ يَحْيَى عَنْ اَبُو عُمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بِي فَيَقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ وَ يَقْعِدُ الْحَسَنُ عَلَى فَخْذِهِ اَلْأُخْرَى ثُمَّ يَضْمُمُهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا يَا فِى اَرْحَمُهَا وَ عَنْ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ الشَّيْخُ خَذَمْتُ فِي حَلْبَى مِنْهُ شَيْءٌ

۵۶۶- اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری انھیں منصور نے، انھیں ابو ذات نے، انھیں عبد بن شریبیل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے بڑوسی کی بری سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی انھیں اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ ”اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے“ الایہ

۵۶۷- بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ابن کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے انھیں گود کے اوپر پشاپ کر دیا۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگا کر اس کو حصہ پڑوا لا۔

۵۶۸- بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا، وہ ابو عثمان ہندی کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان ہندی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملائے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

سید پرگیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان بھٹی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا یا جن میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ آنحضرتؐ کی گھر سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ تھی) کہ آنحضرتؐ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور آل حضورؐ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حُریت میں جوئے موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں آنحضرتؐ ان کے لیے اتنا اہتمام فرما کر بکری ذبح کرتے اور ان کی سبیلوں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیتے تھے۔

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد البر بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپؐ نے شہادت اور درمیان انگریزوں کے اشارہ سے (قرب کر) بتایا۔

۵۸۱۔ یراؤں کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن مسلم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، یراؤں اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید و بی نے ان سے ابن مطلق کے مولا ابو الغیث نے،

قُلْتُ حَدَّثْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَتَلَّزَمْتُ
فَوَحَّدْتُهُ عَنْ أَبِي مَكْتُوبًا فِيمَا
سَمِعْتُ:

باب ۵۷۹ حسن العهد من الإيمان:

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَعَلَّهَا هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي
يَبْلُغُ سِتِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا
وَلَعَلَّهَا امْرَأَةٌ مَيِّتَةٌ أَنْ يَبْشُرَهَا بِمَيِّتٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيْدٌ لِمَنْ
الْشَّاءَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي خُلَّتِهَا
مِنْهَا:

باب ۵۸۰ فَعْلٌ مَنْ يَجُولُ يَتِيمًا:

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَ
كَأَجَلُ الْيَتِيمِ فِي الْحَبَّةِ هَلْكَاءُ أَوْ قَالَ بِأَصْبَعِي
الْشَّابَّةَ وَالْوَسْطَى:

باب ۵۸۱ الشَّاعِيَ عَلَى الرَّسْمِ مَلَكَةٌ:

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّاعِيَ عَلَى الرَّسْمِ
وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي
يَقُومُ الصَّامَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ:

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح۔

۵۸۲۔ مسکین کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میراؤں اور

مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے

کی طرح ہے عبد اللہ تعنی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا شک

قعی کو تھا کہ اس شخص جیل ہے جو رات بھر صوات کرتا ہے اور تھکتا نہیں

اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

۵۸۳۔ السائل اور جانور دل پر رحم۔

۹۴۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث

بیان کی، ان سے ابیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے، ان سے

ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضرت

کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضرت کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے

لوگ بلا کر رہے ہوں گے اور آنحضرت نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں

ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر گئے تھے۔ ہم نے آنحضرت کو تفصیلات بتائیں،

آنحضرت بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا

کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ۔ اور تم اس

طرح نماز پڑھیں جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا

وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں

بڑا ہردہ امامت کرے۔

۹۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان

کی، ان سے ابوبکر کے مولا سمی نے، ان سے ابوالحسن نے اور ان سے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستہ

چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے

اس میں تر کر پانی پایا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو باپ رہا تھا

اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی

زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کون میں اترا اور

مُطِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَّةً ۝

بَابُ السَّائِئِ عَلَى الْمُسْكِينِ ۝

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: السَّائِئِ عَلَى الْإِسَاءِ مِلَّةٌ وَالْمُسْكِينِ

كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشْفِقُ

الْفَقِيئُ كَمَا نَفَخَ ثَمِيرٌ لَا يَفْتَدُ وَلَا يَمُوتُ

لَا يَفْطَرُ ۝

بَابُ حَنْتِ النَّاسِ وَالْمَجَاهِدِ ۝

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا

أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي جَلَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ مَالِكِ بْنِ

الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَنْ شَيْبَةَ مُتَّفَقًا يَكُونُ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَهُ

عِشْرِينَ لَيْلَةً فَقُلْنَا أَنَا اسْتَفْتَا أَهْلَنَا وَ

سَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرْكُنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَدْنَا وَ

كَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: انْجِعُوا إِلَى

أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

كَمَا مَأْتُمُوهُ فِي أَمْرِي وَإِذَا أَحْمَرَتِ

الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ رُكُوعَ

أَحَدِكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَرْكُمْ

أَكْبَرُكُمْ ۝

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

سُبْحِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هَالِمٍ الشَّامِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِعَرِيقٍ اسْتَدَّ

عَلَيْهِ الْفَعْلَشُ فَوَحَّدَ مِثْرًا حَنْزَلًا حَبِطًا

فَتَغَرَّبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْتَهْتُ يَا كَلْبُ الْتَرَى

مِنَ الْعَقِيصِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَكْرًا فِي مَقَرِّ الْإِسْلَامِ فَصَلَّاهُ
خَلْفَهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ الْكَلْبُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَنَفَعَهُ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَافِي الْبَحَاءِ يُعَاذُكَ فَقَالَ:
فِي كُلِّ ذَاتٍ كَيْدٌ وَهَيْبَةٌ أَجْرُهُ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَلَاحَةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَهْدَايَ وَهُوَ فِي
الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي حَبْنِي وَمُحَمَّدًا أَوْلَا تَرْجُوهُمَا
أَهْدَا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا هُرَيْرَةُ: لَقَدْ حَبَنْتَ وَأَسَافَتَ بَيْنَ رَحْمَةِ اللَّهِ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكِيَّاءُ عَنْ عَاجِرِ
قَالَ سَمِعُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاخُمِهِمْ وَلَوْ أَدَّاهِمُ
وَقَعَا لَمِنْهُمْ كَمَثَلِ الْحَبْدِ إِذَا اشْتَكَى أَعْضَاؤُا
حَدَّثَنَا عَنْ لَدَى سَائِرِ جُفَادٍ بِالشَّهْرِ

وَالْحُسْبَى
۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَزَسَ
غَرَسًا فَاصْلَحَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ
لَهُ جَنَّةٌ قَدْ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

بِالْمَرْحَمَةِ بِالْخَيْرِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، اور
تھلے نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر
ملا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نازکے لیے
کھڑے ہوئے اور ہم بھی انھوں کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی
ایک انصاری نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور
پر رحم کر جب انھوں نے سلام پھیرا تو انصاری نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع
حیز کو تنگ کر دیا۔ آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ذکریاء نے حدیث بیان
کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نفعان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کو منزل کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ
کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جہم جیسا پاؤ
لگے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف
محسوس کرتا ہے کہ غینا ڈھاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
۹۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، اللہ سے ابوعوانہ نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے نوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لکھتا ہے اور
اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لکھنے والے کے لئے وہ
وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۵۸۴۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

بَاب ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يَكْفُرُ بِحَاسَّةٍ ۝

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَكْفُرُ بِحَاسَّةٍ،
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ۝

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ
الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَأَبْصَرْتُ
عَيْنًا حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُكْرِمْ حَاسَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ؟
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالصَّيْفُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ
وَلَا ذِيهِ مَقْصُودًا عَلَيْهِمْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

بَاب ۵۸۸ حَقُّ النُّجَارِ فِي قُرْبِ الْجَوَابِ ۝

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي لَفِي حَاسَةٍ بَيْنَ خَالِي آتِيهِمَا

أُحَدِّثُ قَالَ لِمَى

أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ يَا بَا ۝

بَاب ۵۸۹ كُلُّ مُعَذِّدٍ صَدَقَةٌ ۝

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةَ

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
پڑوسی کو تکلیف دہیچائے۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاخوص نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف
دہیچائے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورد خاموش رہے۔

۹۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری
آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے،
آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے
مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پڑھیا
یا رسول اللہ! جائزہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات تک۔ اور میری
تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ
اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۵۸۸۔ پڑوس کا حق دروازہ کی قرب کے اعتبار سے۔

۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن مہمال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے ابو عمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری دو پڑوسیں ہیں اگر ہر ایک ہر تواری میں سے کس کے پاس
ہر یہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (بہتر) دروازے سے (دروازے سے)
زیادہ قریب ہو۔

۵۸۹۔ ہر معذنی صدقہ ہے۔

۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعساة نے

(متعلقہ معاذ کہہ) اللہ میں اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو ہریرہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ عباد کے تبادلے کے ذریعہ
تعلقات کی خوشگوار میں مدد ملتی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُعَذِّدٍ صَدَقَ
۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ
فَيُعَذِّبُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ
فَالْتَوَى فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ
قَالَ فَيُعَذِّبُ ذَا الْخَاصَةِ الْمَلْعُوفِ
فَالْتَوَى فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ
بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ
فَبِإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمِيتُ
عَنْ الشَّيْءِ خَاتَمَهُ لَهُ
صَدَقَهُ

باب ۵ طیب الکلام - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ

۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَنَقَوْذَ مِنْهَا ذَا شَاخٍ يَوْجَعُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَنَقَوْذَ مِنْهَا ذَا أَشَاخٍ يَوْجَعُهُ قَالَ شُعْبَةُ
أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَسْأَلُكَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَتَوَيْشِقِ ثَمَرَةَ فَإِنْ
لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ

باب ۵ السِّبْغِ فِي الدَّامِ مَرَكَلَةٍ

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ
هُرَاقَةَ بْنِ الزَّيْبِرِ أَنَّ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۶۱ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی ان
سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما) نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان ہر صدقہ کرنا ضروری
ہے صحابہؓ نے عرض کی، اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے جو میسر نہ ہو؟)
آنحضورؐ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی
فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس
کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کسی
حاجت پر نشان حال کی مدد کرے، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی نہ کر
سکے - فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف"
آپ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر
برائی سے رکاوٹ ہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

۵۹۰ - تشریعی کلام - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

۹۶۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں خیر نے اور ان سے سعدی بن
حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنم کا ذکر کیا اور
اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر
آنحضورؐ نے جنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و
ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ آنحضورؐ کے جنم سے پناہ
مانگنے کے سلسلے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ
جنم سے بچ، خواہ ادھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو
یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جنم سے بچے)

۵۹۱ - تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی - ان سے ابراہیم
بن سعید نے حدیث بیان کی - ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور
ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

عہد نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اسام علیکم" (تھیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السلام واللہ" (تھیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "عہد، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملاحظت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)

۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپؐ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہا لیا گیا۔

۵۹۲۔ مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو بردہ بن ربیع بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی انگلی کی تشبیہ کی، حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا رسول اللہ! کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفاشی کرو تا کہ تمہیں بھی اجر ملے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

ذُو الْجَنَّةِ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ مَا بَشَعْتُمْ فَعَمَلْتُمْ فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ وَالسَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَلَا يَا هَاشِمَةُ إِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ الدِّفْعَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ تَسَمُّ مَا قُلْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْ مُرَّةً شَرًّا دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ نَصَبَ عَلَيْهِ.

باب ۵۹۲ تَعَاوُنُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ بَرْزَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَدِيسَةُ، أُمُّ بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَسْتَنْدُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَكَانَ الْبَنِيُّ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا لِدُجَاءِ رَجُلٍ يَسْأَلُ أَوْطَارَ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُوْجِّهِمْ فَقَالَ اشْفَعُوا أَمْلَوْا جِدًّا وَلَيَقْبِضَنَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ مَا شَاءَ.

الحمد لله تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پچیسواں پارہ

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِمَّا وَدَّ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا
”كِفْلٌ“، فَصِيحٌ قَالَ أَبُو مُوسَى كِفْلَيْنِ

أَجْرَيْنِ بِالتَّخْشِيعِ - -

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُزَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَنَاهُ السَّائِلُ أَوْصَا إِلَى حَاجَةٍ قَالَ: اشْفَعُوا فَلْيَتَوَجَّرُوا وَلْيَقْنِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ.

بَابُ ۵۹۴ كَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا.

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَمْحُصُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَبْنَاهُ فَبَدَأَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَخْبَرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا.

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَافَرِ

۵۹۳۔ ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو کہ جو کسی منافق کو نیک بات میں اس کی

اس میں سے ایک حصہ لے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہو گا اور اللہ ہر چیز کا بقدر مانتے والا ہے۔ ”کِفْلٌ“ بمعنی الغیب الیوم لے اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جتنی زبان میں ”دیکھ لیں“ بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو انھوں نے فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجازت ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جانتا ہے جاری کرتا ہے۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابوداؤد سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبة نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے العشاء نے ان سے ثقیف بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ذکر تشریف لائے تو ہم آپ کی حدیث میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں محمد ابوالباب نے خبر دی، انہیں

ایوب نے! انہیں عبداللہ بن ابی لیلیہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: اے اللہ! ہم علیکم موعود ہیں۔ آئے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: کو تم پر بھی، اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اتنے سے کہ جس سے حضور اکرمؐ نے فرمایا، پھر وہ عائشہ تیس دن غمی اختیار کرنی چاہیے۔ تم دعویٰ اور بدگویی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی، آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

۹۶۸۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی کہ ابی بن جحج نے جب نے بخردی انہیں ابویحییٰ نے خبر دی۔ آپ طلح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسلم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں نے سنے۔ تب بدگوئی اور لعنت طاعت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوار نے محدث بیان کی۔ ان سے محمد بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسدد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اندر آنے کی اجازت چاہی، آنحضرتؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بڑے بھلے قبیلہ کا سہیت۔ پھر جب آنحضرتؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بلاغت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی: یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کیا فرمائیے پھر جب آپ اس سے ملے تو بلاغت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگوئی سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دھرمیں۔

۵۹۵۔ حسن مطلق اور سخاوت اور سخیل کا ناپسندیدہ ہونا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے چھین میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکر کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے

عَنْ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ: أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنُوكُمْ وَاللَّهِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا نَوَافِلُ وَإِيَّاكَ وَالْعُقُوفُ وَالْفَحُشُ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالَتْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ قَيْسَ بَابَ فِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ رَحْمَةً.

۹۶۸۔ حَقٌّ كُنَّا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَالٍ هُوَ مَلِيحٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَاكًا شَاوِلًا لَعَنَّا مَا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدٍ نَأْتِيهِ الْمُعْتَبَةِ مَا لَمْ يَكُنْ حَبِيشَةً ۹۶۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَانَا ذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَشُّ أَخَوَاتِ الْعِزَّةِ وَيَسُّ ابْنِ الْعِزَّةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ بِأَيِّتِ الرَّجُلِ قَالَتْ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقَتْ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مِنْ عَهْدِ نَبِيِّي فَمَا شَأْنُ قَرْنِ النَّبِيِّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَزَكَةِ النَّاسِ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

۵۹۵۔ حَسَنُ الْمَطْنِ وَالْبَغَاءُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْفُلِّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُودَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَنَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبِيهِ إِنْ كُنْتُ إِلَى هَذَا الْوَادِي قَاتَمُهُ مِنْ قَوْلِهِ قَرِحَةٌ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ يَا مَسْرُورٌ

بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ :-

٩٤٠. حَتَّى كُنَّا غَمْرًا مَوْجِبًا عَيْنَ حَتَّى كُنَّا حَمْدًا ذَهَبًا
يُنْزَلُ يَسْعَى ثَابِتٌ عَنْ أَسْنَنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَ
أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَأَنطَلَقَ النَّاسُ بِبِلِ الصُّوتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّوتِ وَهُوَ
يَقُولُ: لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَا بِي
كَلَامَةٍ عَزِيٍّ مَأْلُومَةٍ سَرَّحَ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ
لَقَدْ وَجَدْتُ بَحْرًا أَوَانَهُ لِبَحْرٍ ۖ

٩٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قطَّ قَطًّا إِلَّا ۖ

٩٤٢ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْرُقٍ قَالَ قَالَ
جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَيَحْيَى ثَنَا إِذْ قَالَ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْشًا
وَلَا مُتَفَجِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحَابِسَكُمْ أَخْلَاقًا.

٩٤٣ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَسْرٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ
فَقَالَ سَهْلُ الْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ
الْقَوْمُ هِيَ ثَمَلَةٌ فَقَالَ سَهْلُ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا
حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتَارًا لِنِهَامَا فَلَبَسَهَا وَأَوَّاهَا
عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهَمَّنَ
هَذِهِ فَاكْسَيْتُهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

۹۷۰۔ ہم سحر بن خوف نے حدیث بیان کی ان سے عمار بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن دینار سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خویصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ (شہر کے باہر شروشن کر رہے گھر گئے، ذکر شاید دشمن نے حملہ کیا ہے) سب لوگ شہر کی طرف بڑھے، لیکن آنحضرتؐ آواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب آگے تھے۔ پھر آپؐ نے دالیں آکر لوگوں سے کہا کہ ڈرو مت، آنحضرتؐ اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بٹھی ہو رہے تھے۔ اس پر کوئی زین نہیں تھی۔ اللہ اس کی گردن میں تلواریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا یا یورپ یا اس کی طرح تھا نیز دوڑنے والا

۹۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن منکدر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر ”نہیں“ کہا ہو۔

۹۷- ہم سے عمر بن حفصؓ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا۔ کہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ بگڑنے نہ بگڑنی کو برداشت نہ کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۷۳۔ سعید بن ابی کریم نے حدیث بیان کی ان سے! افسانہ نے حدیث بیان کی کہا کہ قرعہ ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”برہہ“ لے کر آئیں۔ پھر سہل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے برہہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ برہہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھالہ بٹھی ہوئی ہو۔ زنان خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ حضور نے وہ چادر ان سے قبول کر لی۔ جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا۔ صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضرت کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ بڑی

عمدہ چادر ہے۔ آپ فی عنایت فرمادیجئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جب آنحضرتؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضرتؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضرتؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرتؐ نے زیب تن فرمایا ہے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۴۴۔ ہم سے ابو یمن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ اے حذیفہ بن جریج! غنم نے خبر دی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ راند سکر جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں غل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی "ہرج کیا ہے؟" فرمایا قتل، قتل، قتل،

۹۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مکیں سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے آفت تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶۔ آدمی اپنے گھر کی طرح رہے؟

۹۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷۔ اللہ کی محبت

۹۴۷۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے پیارا کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنَّا مَا مَحَنَّا كَالْمُهَاشِمِ سَأَلَتْهُ يَا هَا وَتَدُ عَرَفْتُ إِيَّاهُ لَا يُسَلُّ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجُلٌ بَرَكْتَهَا لِسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَرُ فِيهَا؟

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُجَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْخَضِرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الْإِيمَانُ وَيُقْفَضُ الْعَمَلُ حَتَّى يُلْقِيَ الْمَرْءُ قَالُوا وَمَا الْفَرْجُ قَالَ الْفَقْلُ الْقَتْلُ: ۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مَسْلُومٍ قَالَ سَمِعْتُ تَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِي أَهْلِهِ أَفْئِدَةً صَنَعَتْ وَلَا تَصْنَعُ: ۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِي أَهْلِهِ أَفْئِدَةً كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ: ۵۹۶۔ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ: ۵۹۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فِي أَهْلِهِ أَفْئِدَةً كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ: ۵۹۷۔ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ: ۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ

بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

بَاب ۵۹۸ الْمَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔
۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

يَحِبُّ فَلَانًا فَاجْتَبَوْهُ فَحَبَّبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ
ثُمَّ يُؤْصِلُهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ۖ
بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ ۖ

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ خَلَادَةً إِلَّا بِإِيمَانٍ
وَحَقِّي يَحِبُّ الْمَرْءُ لَا يَحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَحَقِّي أَنْ
يُعَذَّبَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى الْفِرَاقِ إِذَا أَتَقَدَّاهُ اللَّهُ وَحَقِّي يَكُونُ
إِلَهُهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا ۖ

بَابُ ۵۹۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّبِعُوا قَوْمَ مَنْ قَوْمَ عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرٌ مِنْهُمْ
إِلَى تَوَلَّيْهِمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۖ

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ الْفَخْلُ
مَتَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ لَهُ يَصْرِي أَحَدٌ
كَمَا مَرَّ أَتَهُ غَوِيَةُ الْفَخْلُ ثُمَّ لَعَلَّهَا يُعَانِقُهَا
وَقَالَ الشَّوْبَرِيُّ وَوَهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
هِشَامٍ جَلَدَ الْعَبْدُ ۖ

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى: اتَّخَذُوا أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟
قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ
أَمْتَدُّوا أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ
وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَمْتَدُّوا
أَيُّ شَهْرِ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی حلاوت (محاسن)
اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف
اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک ایسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے وہ باوجود
کفر اختیار کرنے کے مقابل میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ
نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں
کے مقابل میں زیادہ محبت نہ ہو۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو! کوئی جماعت کا مذاق
نہ بنائے۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
تک۔

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ ...
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریج خارج ہونے پر
ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کسی طرح ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق
کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور زہری
وصیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ ظالم کی طرح دھار
کی طرح گلے بجاتے۔

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے
حدیث بیان کی۔ انہیں حاتم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ
الوطاع کے موقع پر، منیٰ میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے
عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: تو یہ باحرمت دن ہے۔
تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ
علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت شہر ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون مہینہ ہے؟ صحابہ نے
عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت مہینہ ہے۔

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر..... تمہارا راد ایک دوسرے کا خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰۔ گالی اور لعنت و طاعت کی ممانعت

۹۸۱۔ ہم سے ابو مقرر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبد اللہ بن عمر نے ان سے یحییٰ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الاسود دہلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرنا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرنا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام رکھو فسق خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو اہل سے سنا۔ اور وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غزوہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے حلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت طاعت کرنے کرنے والے تھے۔ اور بچہ گالی دینے والے تھے۔ ناگوار سے موقع پر صرنا اٹا کہہ دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قتلابہ نے کہ ثابت بن معنک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ بیعت نبویؐ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قدم کھائی دگر اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نہرانی ہوں وغیرہ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اگر کسی انسان پر ان چیزوں کی تنبیہ نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خود کشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ قَالَ اللَّهُ حَرَمَ عَلَيْكُمْ مَعَالِمَهُ وَأَسْوَائَهُ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي دِينِكُمْ هَذَا ۖ

بَابُ مَا يَنْتَهَى مِنَ الشَّيْبَانِ وَاللَّعْنِ ۖ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَيْدٍ عَنْ حَكَّ شَيْبِي بَحْثِي بَنِي يَعْجُومَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدِّيَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْفَعُ رَجُلٌ رَجُلًا بِأَلْفُسُوِّي وَلَا بِزَمِيَّةٍ بِالْكَفْرِ إِلَّا رُتِدَتْ عَلَيْهِ إِنَّ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَّابًا ۖ

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُوَيْلٍ يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوِّي وَفِتْنَالَهُ كُفْرٌ تَابِعَهُ غُنْدُهُ عَنْ شُعْبَةَ ۖ

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْبَةِ مَا لَهُ تَرَبَّ جَبِيئُهُ ۖ

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي وَثَّابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ كَذْرَاءٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشْيٍ عَرَفِيَ الدُّنْيَا حَقِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِسًا

فَمَوَّكَتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ
كَقَتْلِهِ ۖ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ
سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ
بَنَ صُرَدٍ جَلَّاءَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اسْتَيْبَتْ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضِبَ
أَحَدُهُمَا فَأَشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ أَعْلَمْ كَلِمَةً تَوَكَّلْتُهَا لَأَكْفِيَنَّ
عَنْهُ الْوَلَدُ يَجِدُهَا فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَقَالَ: أَتَنْزِي بِي يَا سَ؟ أَمْ جُنُونٌ أَنَا؟ فَخُذْتُ ۖ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ الْقَيْسِ
عَنْ حَمِيدٍ قَالَ قَالَ أَكُنْ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي
رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجْتُ لِأَخْبِرَكُمْ قَتْلًا خِيًّا فَلَانٌ وَ
فَلَانٌ وَانْتِهَاءٌ فَعَسَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا
لَكُمْ فَاتَّبِسُوا فِي السَّابِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۖ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ
الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعَمَّرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ نَعْلِي
بُرْدًا وَاعْلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتُ هَذَا
فَلَبَسْتُهُ مَا تَنَزَّ حُلَّةٌ فَأَعْمَيْتُهُ ثَوْبًا أَخْرَفًا قَالَ كَانَ
بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْمَيْتُهُ
فَقُلْتُ مِنْهَا قَدْ كَرِهِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ بِي: أَمْ سَأَيْتَ فَلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَقْبَلْتُ مِنْ
أُمِّهِ أَقْبَلْتُ نَعَمْ قَالَ (أَنْتَ) أَمْرٌ ذِيكَ جَاهِلِيَّةٌ
قُلْتُ عَلَى جَنِينٍ سَلَقْتُ هَذِي مِنْ كِبَرِ اللِّسَنِ
قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی
مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جو سے حدیث بن ثابت نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے تو قوس
میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور
رنگ بدل گیا۔ آنحضرت نے اس وقت فرمایا کہ تجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر کسی شخص
اسے کہہ لے تو اس کا غم دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ مہرنے
والے کو آنحضرت کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی
ہے۔ کیا میں مجنون ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حمید نے بیان کیا۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں
کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس
وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر
کے متعلق) بتانے نکلتا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔
ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات
(۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے اور ان سے ابو ذر
رضی اللہ عنہ نے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر
دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام
کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلقہ ہو جائے (یعنی ایک چادر کرنے کی
جگہ اور حصے کیلئے) اور ایک چادر تہجد کی حیثیت سے پہننے کے لئے، ابو ذر رضی اللہ
عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجی تھیں
میں نے اس بارے میں جھگڑت کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا۔ آنحضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے
عرض کی جی ہاں۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے

عرض کی دیا رسول اللہؐ کیا اب بھی اس طری عمر میں بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اب بھی موجود ہے۔ (یہ غلام اچھی تمہا سے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر جس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانا یا اٹھانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
 • ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دالے) کیا لکھتے ہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک کھڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ دشایہ نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دہری پڑھائیں، حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ، ذوالیبدین، دلچسپ ماقول دالے) کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں! آنحضرتؐ نے فرمایا، انہ میں بھولا ہوں اور نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، ہمیں، یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ ذاب آنحضرتؐ کو بھی یاد آگیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں، چنانچہ فرمایا کہ ذوالیبدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ وہو میں گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ وہو میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۹۰۲۔ غیبت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے عہد بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تو یہ قبول کرنے والا

أَيُّكُمْ مَن جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ يُلْبِسُهُ مَتَا يَأْكُلُ وَالْيَلْبِسُهُ مَتَا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُغْلِبُهُ فَإِنْ كَفَّهُ مَا يُغْلِبُهُ فَلْيُغْلِبْهُ عَلَيْهِ ۖ

بَاب مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَعْوَاهُمْ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذَوَالْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْنٌ الْبَاطِلُ ۖ

۹۸۸۔ حَقٌّ ثَمًّا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِيهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ رَاكِعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ فَهَذَا بَأَنَّ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا أَنَّ النَّاسَ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ أَسْوَكَ لَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ لَسِيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَاكِعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةِ الْأَطْوَالِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سَجْدَةِ الْأَطْوَالِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ۖ

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَغْتَابُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرَهُهُمُوهُ وَالْقَوْلُ اللَّهُ

رہ کر نے والا ہے ..

۹۸۹- ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اردوہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ ایک قبر کا مردہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ دوسری قبر کا مردہ (جفل خوری) کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں بچاؤ کر دوں قبروں پر بگاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۹۹۰- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰- ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابواسد سہمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو حارثہ کا گھرانہ ہے۔

۹۹۱- فساد کرنے والوں اور شتمت لگانے والوں کی نصیحت کے حوالہ

۹۹۱- ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں ابن جینی نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عمرو بن زبیر سے سنا اور انہیں مالک بن انس رضی اللہ عنہما نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضرت نے فرمایا، مالک بن انس نے شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدگامی کے خون سے لگ چھوڑ دیں۔

۹۹۲- جفل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲- ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید بن عبد الرحمن

۱۰۰۰- اللہ تعالیٰ کو آپ رحیم

۹۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَخْبَرُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ بِسُورَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَعْدَّ بَابَ وَمَا يَعْدُّ بَابَ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِمُ مِنْ بَوْلِهِ وَآمَّا هَذَا فَكَانَ يُمَشِّي بِالْقِمِيصَةِ ثُمَّ دَعَا عِيسَى رُحْمَ فَنَشَقَّهُ بِأَثْنَيْنِ فَعَوَّسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَعَلَ هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّه يَخْفَفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا

بِأَسْبَقُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ دُورًا الْأَنْصَارِ

۹۹۰- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا شَامِقُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارُ يَتَوَلَّوْا النَّجَارَ

بِأَسْبَقُ مَا يَجْعَلُونَ مِنْ إِفْتِيَابِ أَهْلِ الْفُضْلِ وَالْكَوْبِ ۹۹۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عَمْرُوَةَ ابْنَتَ الرَّبِيزِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتِنِي تَوَالَهُ بَطْسُ أَمْعُو الْعَصَا أَوْ بِنُ الْعَصِيرِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْإِنَّا لَهُ الْكَلَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ أَلْتُ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَا النَّاسَ إِيْقَاءَ فَحْشِهِ

بِأَسْبَقُ الْقِمِيصَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةَ ابْنُ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو دھڑ (ہانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا، انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی قبر سے دشوار معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص بیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا جفل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگو لی اور اسے دو جھوٹوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا، امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۴۰۶۔ چغلی خوری ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغلی خور ہے، کبھی ہے۔ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کیلئے، بہتر دلیل بمعنی عیب ہے۔

۹۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انسے ابوالیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلی خور نہیں جائے گا۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔
۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص در در زہ رکھتے ہوئے جھوٹ بات اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے غلط سمجھائی۔

۴۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے مرز بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالحج نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمید ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ نَسَمَ صَوْتِ النَّاسِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبِرُ مِنَ الْبُولِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمِشُّ بِالْمَمِةِ ثُمَّ عَابَ جَرِيئَةً فَكَسَرَهَا بِكُسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ كُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمَمِةِ وَقَوْلُهُمَا مَشَاءَ بِمَعْنَى: دِيلٌ لِكُلِّ هَمْزَةٍ لَمَرَّةٌ يَهْمَزُ وَيَلْمَزُ: يَعِيبُ۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَزْعُمُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ يَدِيَّ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَهْلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَتَّعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ اسْتَدْرَكَ۔

بَابُ مَا قِيلَ ذِي الْوَجْهَيْنِ۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجِدَ مِنْ شَعَرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ اللَّهِ
ذَ الْوَجْهَيْنِ السَّيِّئِ يَأْتِي مَهْضُورًا يَوْجِبُهُ
وَهُوَ لَا يَوْجِبُهُ ۖ

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا
يُقَالُ فِيهِ ۖ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَةً: فَقَالَ سَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ:
وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهًا لِلَّهِ فَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ بِحَمَلِ اللَّهِ مُؤَلِّمٌ
لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَرَ ۖ

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ التَّمَادُجِ ۖ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَاحٍ حَدَّثَنَا
بْنُ ذَكْرِيَّاهُ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْتَةَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَلًا يَتَشْتَّى عَلَى سَجَلٍ
وَيُطْرِبُهُ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ
أَوْ تَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۖ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَّ
سَجَلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَانِي عَلَيْهِ سَجُلٌ خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحَلِكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَلَاحٍ
يَقُولُ وَهَؤُلَاءِ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادَحًا لَا مَعَالَةَ
فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى
أَنَّهُ كَذَا الْإِثْمَ وَحَسِيبُهُ أَلَّهُ وَلَا يُزَكِّي
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۖ قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا، تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے
بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں
کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے
خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے
غبر دی۔ انہیں اعمش نے انہیں ابو ذائل نے اور ان سے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں
کچھ مال، تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ محمد کو اس
تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصور نہیں تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضرت کے
چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرے
انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔
۶۰۹۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو یونس اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف
کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضرت نے فرمایا
تم نے ہلاک کر دیا یا دیہ فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے۔ ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے
صاحب نے ان کی تعریف کی اور غیر ضروری مبالغہ کیا، تو آنحضرت نے فرمایا کہ
افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضرت نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر
تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہے، ہو جائے تو کہنا چاہیے کہ میں اس کے
متعلق ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی
وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے
متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے دھیب نے خالد کے واسطے سے اپنی روایت میں

وَذٰلِكَ

وہ ایک (ویجک) کے بجائے بیان کیا۔

باس ۶۱۱۔ مَنْ أَشَىٰ عَلَىٰ أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ
سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ رِثَةً مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا يَقْبِضَ اللَّهُ بِنِ سَلَامٍ ۖ
۹۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ ذَكَرَ
فِي الْإِسَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ سَقَطَ مِنْ أَحَدٍ شَقِيئُهُ قَالَ:
إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۖ

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی
جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہوتا کہتے
نہیں سنا۔ کہ یہ جہنمی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے مویس بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے
ادراں سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہم کے متعلق
جو کچھ فرماتا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرا تہم ایک طرف سے گھٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے
نہیں ہو۔ جو تہم کو بکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹے چلتے ہیں۔

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن
معاملات، ارشاد و ابروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر
اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے۔ شاید کہ
تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ نہاری
سرکشی اور ظلم تمہارا ہی جائزوں پر آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر
پر برائی لانے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمید بن جمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں
تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گزندہ نہ تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس
جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت
نے فجر سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک مسئلہ میں سوال کیا
تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دوسرے میرے پاس گئے ایک
میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرے میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے
کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب را آنحضرت کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
جواب دیا اس پر حادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر حادو کر لیا ہے؟ جواب دیا
کہ عبید بن عامر نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ ترکھو کے خوشے

باس ۶۱۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْظِمُ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلُهُ
إِنَّمَا نَعْيَكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بَغِي
عَلَيْهِ لِيَصْرَفَهُ اللَّهُ وَتَرْكِ إِثْمًا تَرَى
الشَّرَّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ۖ
۱۰۰۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ
فَلَا يَأْتِي: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ
فِيهِ أَتَأْتِي رَجُلَانِ فَيُجْلِسُ أَحَدَهُمَا عِنْدَ
رَأْسِي وَالأُخَرَ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ؟
قَالَ مُطْبُوبٌ يَعْنِي مُشْحُورًا قَالَ وَمَنْ
حُبُّهُ قَالَ لَيْسَ بِنِ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيهِمْ؟

قَالَ فِي حَقِّ مَلْعَةٍ ذَكَرَ فِي مَشْطٍ وَمُشَانَسَةٍ
تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بَيْتٍ رَدْرٍ وَإِنْ فَجَاءَ
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ
الَّتِي أَمَرْتُهَا كَأَنَّ رَعُوفٍ وَسَ نَحْلُهَا
رَعُوفٍ وَسَ الشَّيْلِينَ وَكَانَ مَاءً هَا نَقَاعَةَ الْهَاءِ
كَأَمَرِيهِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا تَعْنِي
تَنْشُرَتْ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ
فَقَدْ شَفَقَنِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكُوهُنَّ أَشْيُرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا
قَالَتْ وَلَيْسَ بِنِ أَصْغَرُ يُعَلِّمُ مِنْ بَنِي زُبَيْرٍ حَلِيفٌ لَهُمْ
يَا ۛ ۛ مَا يَنْهَى عَنِ النَّكَاحِ وَالشَّادِ ابْرَدَ
قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمَنْ شَرَّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۚ

۱۰۰۱۔ حَقِّ ثَمًا بَشَرٍ مَعْمُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْمُودٌ عَنْ هَمَامِ بْنِ مِينَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا لَكُمُ وَالْهَنَاءُ فَإِنْ
الظَّنُّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْتَسِبُوا وَلَا
تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَبْغَضُوا وَلَا تَوَاعِبُوا إِلَّا مَا
إِخْوَانًا ۚ

۱۰۰۲۔ حَقِّ ثَمًا الْوَالِيَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا إِلَّا مَا إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ

۱۰۰۳۔ حَقِّ ثَمًا الْوَالِيَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا إِلَّا مَا إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ

۱۰۰۳۔ حَقِّ ثَمًا الْوَالِيَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّهَرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحْسَبُوا
وَلَا تَعْدُوا بَرًّا وَلَا تَوَاعِبُوا إِلَّا مَا إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ

میں بائوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذروان کے کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے
رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت شریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہ وہ
کنواں ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے
حقے شیاطین کے سرد کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی ہمہی
کے پتھر سے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا۔ پھر آنحضرت کے حکم سے جاؤ نکلا
گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ
پھر کیوں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ
دی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی
بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کر لیبید بن عامر یہود کے حلیف، بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۰۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ

ارشاد: "اور حسد کرنے والے کی برائی سے بچنا، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی
انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہم سے ابن مسعود نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔
حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور
آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شیبہ نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔
پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی
مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۱۰۱۳۔ لے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، ملاحظہ بہت

می بدگمانیاں گناہ ہیں، اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی
انہیں ابوالکرنا نے انہیں اسرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات
ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھاد نہ بڑھاؤ۔ حسد نہ کرو۔

لَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَجْهِنُكُمْ وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّا لَا
تَبَاغُضُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَوَدُّوا عِبَادَنَا مَا لَمْ نَأْمُرْكُمْ بِهٖ

بَاب ۱۱۱ مَا يَكُونُ مِنَ الظُّنِّ

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ
فَلَانًا وَلَا تَابِيَعًا يَغْرِقَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ
اللَّيْثُ عَائِثًا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمَنَافِقِينَ

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِذَا
وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَلَا
فُلَانًا يَغْرِقَانِ دِينَنَا الشَّيْءَ
نَحْنُ عَلَيْهِ

بَاب ۱۱۲ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
شَهَابٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ بِرَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَإِنْ مِنَ الْجَاهِلَةِ
أَنْ يَفْعَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ
سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِ
حَةً كَذَا وَكَذَا وَقَدْ نَأَتْ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ
وَيُصْبِحُ يَلْبِثُ سِتْرًا لَهُ عَنْهُ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجَاوُزِ قَالَ
يَدُ نَوَاحِدِكُمْ مِنْ تَرْجَمٍ حَتَّى يَضَعَ كَفَّكُمَا

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹ پیچے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور
آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۱۱۵۔ کس طرح کا گمان جائز ہے۔

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔
لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان
کی۔ یہی حدیث اور اس حدیث میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا،
عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس
پر ہم قائم ہیں۔

۱۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا
ان سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا میری
تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سو گناہوں کو عذاب نہ کرنے والوں کے اور
گناہوں کو عذاب نہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی رکھا کا کام
کرتے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے
لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔
اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا لے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے
خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گشتی کے بارے میں
کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دنیا مت کے دن، اپنے رب
سے اتنا قریب ہو گا کہ اللہ رب العزت اس کے فائدہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُ فَيَقُولُ هَ ثُمَّ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَتَاكَ غَفُورٌ هَا
لَكَ الْيَوْمَ

باب الْبِرِّ وَتَالَ مَا هَذَا تَابِي عِظَمِ
مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِظَمُهُ رُفِئَتْ

۱۰۰۸۔ اَحَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَ نَاسِقِيَانِ
حَدَّثَنَا مُعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ الْحَنَّةِ اَهْلَ صَبِيغٍ مَتَّعًا
عَفْوًا اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ، اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ
النَّارِ كُلِّ عَمَلٍ جَوَالِمٌ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَسَدُ
بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَايَعْتُ الْاَمَةَ مِنْ اِمَامِ اَهْلِ الْبَيْتِ لَتَلْقَى
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقَ بِمَحَبَّتِ شَاءَ

باب الْعَجْزَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَتَّهَجَرَ اَخَاهُ
فَوَقَى ثَلَاثَ

۱۰۰۹۔ اَحَدٌ ثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَ نَاسِقِيْبَ عَنْ
الْمُزَهَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ الطَّحْفِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ نَزَّاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِمَها اَنْ عَائِشَةَ حَضَتْ
اَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعِ اَوْعَاءِ اَعْمَلَتْ
عَائِشَةَ. وَاللَّهُ لَتَنِيهَنَّ عَائِشَةَ اَذْ لَا حِجْرَ لِي عَلَيْهَا
فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا لَعَمْرُ، قَالَ هُوَ لَهُ عَلَى
حَدِّ اَنْ لَا اُحْكَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَبَدًا اَنَّا سَلَّمُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيَمَّا جِئْنَا مَا لَتَ الْعَجْزَةِ فَقَالَتْ
لَا وَاللَّهِ لَا اَشْفَقُ فِيهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحْكَمُ

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں
پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے
معاذ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کر دالیں گے اور پھر فرمائیں گے
کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری
معفرت کرتا ہوں۔

۴۱۷۔ تکبیر اور مجاہد نے فرمایا: دُثَانِ عِظَمُهُ سے مراد یہ ہے کہ اپنے
دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ ”و عِظَمُهُ“ اسے رقبۂ

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی
ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارث بن وہب
خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھا
کھا لے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر
نہ دوں! ہر تندخو، اگر کڑھیلے والا اور متکبر اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا
ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے اس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتے۔

۴۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے
زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ محمد بن عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث
بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنها کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا
گیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام
المؤمنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھڑ دوں ورنہ انہیں دنیا
بند کر دوں گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ جی ہاں۔ ام المؤمنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر
سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر یہ حد گذر
گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إِلَىٰ نَذْرِي، فَلَمَّا حَالَ ذَٰلِكَ عَلَىٰ ابْنِ الزَّيْبِرِ كَلَّمَ
 الْمُسَوِّمَ فَعَزَمَهُ وَعَيْدَ الرَّحْمَنَ بْنَ الْأَسْوَدِ
 بْنَ عَبْدِ يَعْقُوثَ وَهَمَّا مِنْ بَيْتِ نَهْرَةَ وَقَالَ
 لَهُمَا، أَكُنْتُ كَمَا بَايَ اللَّهُ لَمَّا أَذْخَلْتُمَا فِي
 عَلَىٰ عَائِشَةَ فَاتَّهَمَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُنْثَىٰ
 قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 مُشْتَمِلَيْنِ بِأُذُنَيْهِمَا حَتَّىٰ اِسْتَأْذَنَا عَلَىٰ
 عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ أَتَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
 قَالُوا كُنَّا، قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا فَدَخَلُوا
 وَلَا نَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزَّيْبِرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا
 دَخَلَ ابْنُ الزَّيْبِرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ
 عَائِشَةُ وَطَفِقَ يَتَأَشَّهَهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ
 الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَأَشَّهَانِ
 بِنَهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَمَّا
 قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ
 الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
 فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَىٰ عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِيرَةِ
 وَالتَّخْرِيجِ لَطِفَتْ تَذَكَّرَهُمَا وَتَبَكَّى
 وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ وَاللَّيْلِ
 شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّىٰ كَلَّمَتْهُ
 ابْنُ الزَّيْبِرِ وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا
 ذَٰلِكَ أَمْ بَعِثَ رُفْبَةً وَكَامَتْ
 تَنَاقُوسُهَا بَعْدَ ذَٰلِكَ
 فَتَبَكَّى حَتَّىٰ تَبَلَّ دُمُوعُهَا حِمَامًا هَا:

فرمادیں، ام المؤمنین نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بانی میں
 سفارش نہیں مالوں کی، اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا، تو آپ نے مسور بن
 خزمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یعوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں
 بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی نہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے
 کہا کہ میں نہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ
 صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما
 دونوں اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے
 کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور عرض کی
 السلام علیکم درمنا اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا کہ آ جاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آ جاؤ۔ ام
 المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔
 جب یہ حضرات اندر آ گئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔
 اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ اور رونے لگے۔ ذکر معاف کر
 دیں آپ ام المؤمنین کے بھانجے تھے، مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین
 کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں، اور انہیں معاف کر
 دیں، ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی
 اپنے بھائی سے عین دن سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان
 ہے۔ تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرماتے لگیں
 کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل ارار
 کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی
 اور اپنی اس قسم کو توڑنے، کیونکہ جو سے چالیس غلام آزاد کئے، اس کے بعد جب
 بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں، اور آپ کا دہریہ آنسوؤں سے
 نہ ہو جاتا۔

۱۰۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک
 نے خبر دی۔ انہیں ابن قناب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ إِلَيْكُمْ أَنْ يَهْجُرَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَ لَيَالٍ ۖ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضَ هَذَا وَيُعْرِضَ هَذَا ۖ

باب ۱۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرِ أَنْ لَعَنَ عَصِي وَنَالَ كَعْبَ جَيْنٍ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَسَيْنَ كَيْلَةَ ۖ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عُبْرَتَ غَضَبِي ۖ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْكَ إِذَا كُنْتَ غَاضِبَةً قُلْتَ بِلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ۖ وَإِذَا كُنْتَ سَلِيمَةً قُلْتَ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ ۖ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ لَسْتُ أَهْلًا جُرِّ إِلَّا اسْمُكَ ۖ

باب ۲۲ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ يَوْمَ أُوبُكْرَةَ وَعَشِيًّا ۖ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مُعَمَّرٍ ۖ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ بَنُو شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مُعَرَّدَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَغْلُظْ أَبَوِي إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیڑھے پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیلی نے اور انہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنے ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۰۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز کعب بن جریج نے بیان کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کر دی تھی۔ اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری نافرمانی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم غور سے ہوتی ہو تو کہتی ہو: ہاں محمد کے رب کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی: جی ہاں، لیکن میں آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی رہا آپ کا تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے۔

۱۰۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جاسکتا ہے یا صبح شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں عمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سمجھا لا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دو پہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں کھجور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنحضرت کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے

گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا۔

۱۰۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذار نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنحضرت نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبا نش کی۔

۱۰۱۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ اندک کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وہ جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ریشم تو دہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حقہ نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہوتا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنحضرت نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

عَلَيْهِمَا يَوْمَ الْاَيَاتِنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الثَّاهِرَ يَكُونُ دَعَشِيَّةً بَيْنَهُمَا فَكُنْ جُلُوسًا فِي بَيْتِ ابْنِي يَكْرِفِي نَحْرَ الطَّاهِرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ الْوَبْكَرُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ الْاَمْرُ، قَالَ ابْنِي فَادْنُ لِي بِالْحُرُوجِ

باب ۶۲۱ الزَّيَّارَةُ وَمَنْ نَازَلَهُ فَاَطْعَمَ عِنْدَهُمْ: وَنَازَلَ سَلْمَانَ ابْنَ الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهُ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَهُمْ بِكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَنَضَحَ لَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَعَلِيَ عَلَيْهِ وَدَعَاهُمْ

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ ۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقٍ قَالَ قَالَ ابْنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا لَا اسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ مَا عَلَاظُ مِنَ الدِّيْبِاجِ وَخَشَنُ مَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا أَيْ عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةٌ مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا لِي وَفِدَا النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَطَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تو آپ... اسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔
آنحضرت نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بابے میں آپ اس سے
پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ ذکر اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ
تم اس کے ذریعہ دیچ کر مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث
کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درود رضی اللہ
عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان
بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ ہم نے مسند نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی، تو پھر جب
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب ولیمہ
کرد۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن
زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ ہا کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو چھ حدیث معلوم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ و حلف، اکی کوئی
اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت نے خود قریش اور انھوں
کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

إِلَيْهِ يَحْكُمُ فَأَنَّى يَمُوتُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيَّ
بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتُ
قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا
مَا لَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعِلْمَ
فِي الثُّوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۲۳۔ الْأَخَاءُ وَالْحَلْفُ. وَقَالَ أَبُو
حُمَيْزَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرَدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِمَ
دَلُّوا بَشَاءً.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَلْبَغَاكَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَرِيْعٍ.

۱۔ حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے
تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں ”حلیف“ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ
اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان
اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

بھاگ کر پرنے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضرت نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضرت اسوقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خیراں ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا ان پر خیر جبرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پرنے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ سختی ہیں کہ آپ سے ڈرنا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمنانہ فحشہ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضرت سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا ہاں۔ اسے اب خطب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آجھڑا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ غزوہ کے موقع پر تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کریں۔ آنحضرت نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ غلوش سے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ جمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خیر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو ہریرہ نے خبر دی۔ انہیں عبید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ اپنی ہڈی کے ساتھ میں نے رمضان میں دروزہ کی حالت میں ہم بستر کر لی۔ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُفُّكَ فَقَالَ أَضْحَاكَ اللَّهُ سَأَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَيِّ أَنتَ دَامَ فَقَالَ عَجَبْتُ مِنْ هَوَايَا اللَّاحِقِ كَرَّتْ عَشْرِي لَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ تَبَادُرُكَ الْحَجَابِ فَقَالَ أَنتَ أَحَقُّ أَنْ يَمَسُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا عِدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْتَبُنِي وَلَمْ تَهْتَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَخْطَابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَوَيْكَ الشَّيْطَانُ سَابَكَا فَجَاءَ الْأَسْلَافُ فَجَاءَ غَيْرُ فَحَاكَ

۱۰۲۰۔ حَبِيبُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفٍ قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبْرَ لَنَا وَدَفَعْتُمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَعَبَدُوا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجُرْحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَسَلُّوا أَقْصَابَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ نَبْلُغَ أَهْلِيهِ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر دھمپینے کے رذریس رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی، اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک کو کر لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح دو کر لے، ایک پیما نہ تھا، آنحضرت نے فرمایا۔ پوچھنے والا کہاں ہے، جو اس سے حد ذکر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں، لیکن مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر یہی لے لو۔

۱۰۲۲۔۔۔۔۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ دیسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ دبیر تھا۔ اس میں ایک اسرائیلی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بٹے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضرت کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمائیے۔ اس وقت میں نے آنحضرت کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیے پھر آپ نے اے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔۔۔۔۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نے اپنے پاس اپنی مخصوص جملوں میں آنے سے، کبھی نہیں رد کیا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضرت سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر بجم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔۔۔۔۔ ہم سے محمد بن مشنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ اللہ حق سے نہیں شرعاً کیا عورت کو جب اختلاف نہ ہو اس پر

لِي قَالَ قَصِمْتُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطَعَمْتُ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَإِنِّي بَعَرْتُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْكَلْبُ فَقَالَ آيَتِنِ السَّائِلُ نَصَدْتُ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ صَبِيٍّ وَابْنِ لَبَنٍ لَا بَيْتَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرِ مِنَّا فَضَلَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَثَ نَوَاجِدُ لَا قَالَ: فَأَمْتُمْ إِذَا: ۱۰۲۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالُكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَايَهُ يَزِيدُ بَحْرَانِي غُلِيظَ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَاكَ أَغْرَاجِي فَجَبَّتْ بِرِدَائِهِمْ جَبَّةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ: فَلَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ بَعْضُ أَقْرَبَتِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَائِ مِنْ شِدَّةِ جَبَّتِهِمْ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَرَرْتُ بِمَنْ مَالَ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْكَ فَقَالَ: ۱۰۲۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا ۱۰۲۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَأَيْتُ بَنَاتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَعُنِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

غسل واجب ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے دڑاس پر
غسل واجب ہے، اس پر امام مسلم رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو
بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا، پھر کچھ دماں کی صورت سے، مثلاً کس
طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن دھب
نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان
کی۔ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنسنے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ
کے حلق کا کوئی نظر آنے لگتا ہو۔ آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶- ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے حلیف نے بیان کیا۔
ان سے بنید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور کہ ایک صاحب جمع کے دن نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئے۔ آنحضرت اس وقت مدینہ میں تھک رہے
تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قطر گر گیا ہے۔ اپنے رب سے میری بیوی دھا کیجئے
آنحضرت نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر
آپ نے بارش کی ہوا کی اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑے
اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش
ہوتی رہی۔ سیدہ زینب ہی نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے اگلے
جمعہ کو کھڑے ہوئے۔ آنحضرت خطبہ سے رہے تھے۔ اور انہوں نے
عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپ دھاکریں کر اب بارش بند کر
دے۔ آنحضرت نے فرمایا اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو۔ ہم
پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹے
لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے
لگی۔ اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو
آنحضرت کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو! ایمان لے آئے ہو۔ اللہ
سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ
بولنے کی ممانعت۔

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا
رَأَتْ الْمَاءَ فَغَسَلَتْ أَمَّ سَلَمَةُ فَقَالَتْ
أَتَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ شَبَابُ الْوَلَدِ ۖ

۱۰۲۵- حَقٌّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ دَهَبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا: قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَكْمِعًا قَطْرًا ضَاحِكًا لِي أَرَى مِنْهُ لَهَوَانِهِمَا كَأَن يَتَبَسَّمُ
۱۰۲۶- حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَالَ رَأَى
خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَزِيدُ بْنُ رُبَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: قَطْرَةُ الْمَطَرِ
سَلَسَقَ رَبِّكَ فَتَنظُرُ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ
فَأَسْتَسْقِفُ، فَنَسَاءُ السَّحَابِ يَعْصُهُ إِلَى يَعْصُ ثُمَّ
مَطَرٌ وَسَأَلْتُ مَثَاعِبَ الْمَدِينَةِ فَمَا نَأَتْ إِلَى
الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَمُ ثُمَّ قَامَ ذَا الْكَ
الْوَجَلِ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ فَقَالَ: عَرَفْنَا فَادْرُمُ رَبِّكَ يَخْبِسُهَا
عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّالِنَا وَلَا عَلَيْنَا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ
عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَمْطُرُ مَا حَوَّالِنَا
وَلَا يَمْطُرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كُرَامَةً
نَبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةً دَعْوَتِهِ ۖ

۶۲۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا
يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ ۖ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلا شبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ملا صاحب دیتا ہے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان سے ابو موسیٰ مکی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو مٹ کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں نعمت کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تفہیم کی، جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تفہیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تفہیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضرت پر اس کی بہت بڑی فانی گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ مولا علیؑ سلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ ۶۲۸۔ جس نے دودھ دیکھی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بتائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضرت اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کو بتا ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

بِالصَّبْرِ عَلَى الْآذَى وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَىٰ شَيْءٍ عَصَا صَبْرٍ عَلَىٰ إِذَا سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ لَيَعَا فِيهِمْ وَيَزِرْ قَهُمْ ۖ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضَ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ: جُلٌّ مِنَ الْأَنْصَابِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَا أَنَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَمَارَدَتْهُ فَشَقَّى ذَالِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَرَدَتْ أَتَى لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَوْدَيْتُ مُؤَلِّمِي بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ ۖ

بِالصَّبْرِ عَلَى الْآذَى وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضَ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ: جُلٌّ مِنَ الْأَنْصَابِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَا أَنَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَمَارَدَتْهُ فَشَقَّى ذَالِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَرَدَتْ أَتَى لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَوْدَيْتُ مُؤَلِّمِي بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ ۖ

فَوَاللَّهِ اِنِّي لَا اَعْلَمُهُمْ بِاَللّٰهِ وَاشَدَّ هُمْ لِهَ خَشْيَةٍ
 ۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ
 اَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ
 حَيَاءً مِّنَ الْعَدُوِّ رَأَوْهُ فِي حَنْدَرٍ رَّهًا فَاذْأَرَا
 شَيْئًا يَكْشُرُهُ عَرْقًا فِي وَجْهِهِ
 بَاب ۲۹ مَن كَفَرَ اَحَاةً تَارِيْلًا
 فَهُوَ كَمَا قَالَ ۞

۱۰۳۶۔ اَحَدًا ثَنَا مَعْمَدٌ وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيهِ يَا كَافِرُ
 فَقَدْ بَاؤَ بِهِ اَحَدًا هَاذِ قَالَ عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ اَبَا
 سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰۳۷۔ اَحَدًا ثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِيْمَا نَجُلٌ قَالَ لِيْمَا نَجُلٌ قَدْ بَاؤَ بِهَا اَحَدُهُمَا ۞
 ۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَكْبُوْبُ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ
 بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَن حَنَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذَا فَهُوَ كَمَا
 قَالَ وَمَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدِيَ بِهِ فِي نَارٍ
 جَهَنَّمَ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُونَ كَقَتْلِهِ وَمَن رَّحَى مُؤْمِنًا
 يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۞

بَاب ۳۰ مَن لُمِيَ زَكَاةً مِّنْ قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے
 ۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں
 شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبد اللہ نے سنا۔ ابی عتبہ
 انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کٹواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے
 جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے
 اثرات آپ کے چہرے سے بچ جاتے تھے۔

۱۰۳۶۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو لانا دیکھ کر کہا تو وہ خود ہی لاپرواہ
 ہے جیسا کہ سنے کہا۔

۱۰۳۷۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے
 عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں
 یحییٰ بن کثیر نے انہیں ابوسعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو
 کہتا ہے کہ کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر ذہر حال لاگو ہوتا ہے
 اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن یزید نے انہوں نے ابوسعید
 سے سنا۔ اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اسے
 کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
 اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے رجوعی قسم کھائی تو وہ دیسا ہی ہے جس کی اس
 نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خود کشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں مذاب دیا
 جائے گا۔ اور یومس پر لعنت بھیجا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے
 کسی یومس پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۰۴۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ کسی مسلمان

اگر کافر کہتا تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذَلِكَ مَثَلٌ ذَلَّ أَذْجَاهِلًا - وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ عَفْرَتُ لَكُمُ ۖ

۱۰۳۹۔ حَتَّى ثَنَّا مُحَمَّدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَتَّى ثَنَّا عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ حَتَّى ثَنَّا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةَ خَفِيفَةٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنُسَلِّقُ بَيْنَ وَاحِدِنَا وَإِنْ مُعَاذٌ أَصَلَّى بِنَا لِبَارِحَةٍ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزَتْ فَرَعِمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِيَنَا أَثَلَاثًا أَقْرَأَ الشَّمْسَ وَصَحَّحَهَا وَسَلَّمَ اسْمُ رِيَاكِ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا ۖ

۱۰۴۰۔ حَتَّى ثَنَّا شَيْئًا اسْتَحَقَّ أَخْبَرَ نَابِغَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَتَّى ثَنَّا الْأَوْزَاعِيَّ حَتَّى ثَنَّا الزُّهْرِيَّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِيُصَلِّحَهُ تَعَالَى أَقَامَكَ فَلْيَبْصُرِي ۖ

۱۰۴۱۔ حَتَّى ثَنَّا: قَتَيْبَةُ حَتَّى ثَنَّا لَيْثٌ عَنْ ثَمَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَذْرَأَ لِعُمَرَ الْخَطَأَ بَنِي نَكَبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَيْدِيهِ فَنَادَا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْ

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں یزید نے خبر دی انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھاتے انہوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت آگے ہو گئے۔ اور کھلی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اذیتوں سے خود بانی لاتے ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات میں نماز پڑھا۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لیے میں نماز توڑ کر لگ ہو گیا۔ اس پر دیکھتے ہیں کہ میں منافق ہوں آنحضرت نے فرمایا۔ اے معاذ کہیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو زمین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا جب امام ہو تو، سورہ بقرہ، والشمس، وضحاہ، اور سورج اُسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ حجر سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں ابوالمغیرہ نے خبر دی ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزئی کی کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی نے کہا کہ آؤ جو اکھیلیں تو اسے مدد دینا چاہیے۔

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

اَللّٰهُ يَنْهٰكُمۡ اَنْ تَخْلِفُوۡا بِاَبَاۡكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيُخْلِفْ بِاللّٰهِ وَالْاٰلِیْمُۤمَّتِ ۝

باب ۶۳۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَصَبِ وَالشَّذَّةِ لِامْرِئٍ بِاللّٰهِ وَقَالَ اَللّٰهُ يَجَاهِدُ الْفُلُوكَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَغُلَظَ عَلَيْهِمْ ۝

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوْرٌ تَشْلُوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَسَلَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هَذِهِ الصُّوْرَ ۝

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَبِيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّى لَا تَاْخُرُ عَنْ صَلَاةٍ اَلْفَ سَاعَةٍ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا يَطْلُبُ بَنَاتِيْ فَمَا اَيْتَ سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِى مَوْعِلَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلَيَتَجَوَّزَنَّ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَوْبِغَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۝

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ تَاوَعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلُّى رَاٰى فِى رُبْلَةِ الْمَسْجِدِ نَحَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَفَقَّطَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِى الصَّلَاةِ كَانَ اللّٰهُ حَيًّا وَجْهَهُ فَلَا يَنْتَحِمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِى الصَّلَاةِ ۝

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا رَابِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ

کہا، آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے۔ کہ تم اپنے ابا و اجداد کی قسم کھاؤ۔ پس اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔ تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔ ۶۳۱۔ اللہ کے معاصر میں غصہ اور شدت کا جو اثر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفار و منافقین سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔

۱۰۴۲۔ ہم سے بسیرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے۔ اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضرت کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے پردہ لیا۔ اور اسے پھاڑ دیا۔ ہم المؤمنین نے بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں صاحب کی وجہ سے نہیں پڑھتا کیونکہ وہ لمبی ناز پڑھاتے ہیں۔ بیان کیا کہ اس دن ان صاحب دامام کو نصیحت کرتے میں آنحضرت کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا الباقی میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض دور کرنے والے ہیں۔ (نماز باجماعت پڑھنے سے) پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں یقین پورے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے تافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب مڑ کا بغم دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔ اور غصہ ہوئے۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکرے۔

۱۰۴۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ انہیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے خبر دی۔ انہیں منبغ کے مولا یزید نے خبر دی

مَوْلَى الْمُتَّبِعَاتِ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّي أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَلْبَةِ
فَقَالَ: عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَفَقَاصُهَا
ثُمَّ اسْتَنْقِ بِهَا فَإِنْ جَاءَ بِهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ: قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ
لَكَ أَوْ لَا خَيْلَكَ أَوَّلَ لَيْلٍ ثُب: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَضَالَّةُ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خَيْلَكَ
أَوَّلَ لَيْلٍ ثُب: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ
أَخْضِبْ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَهْرَ
وَجِئْتَاهُ إِذَا حَمَرُ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَكُمَا مَعَهَا
رَحْدًا أَوْ هَا وَسَفَا وَمَا حَتَّى يَلْقَاهَا بِيَهَا: وَقَالَ الْمَكِّيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجْعَجَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَجَبِيَّةً مَحْضِيَّةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ فِيهَا فَتَبِعَ أَكْبَرَهُ
رَجُلًا وَجَاءَ فَيَصْلُونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لِكَيْلِكَ
فَحَضَرُوا دَابَّاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمْ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَيْهِمْ فَوَقَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَبَلُوا
الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُعْصَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالُوا بِكَ صَنِيعُكُمْ حَتَّى
كَلَمْتُ عَنْهُ سَيَلْتُكُمْ لِيَكُنْ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي
بَيْتِكُمْ فَإِنْ غَيَّرَ صَلَاةَ الرُّعُوفِ بَيْنَهُمُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَا تُؤَدُّ

بِالْبَابِ ۶۳۲ أَخَذَ مِنْ الْعَصَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشِ
وَإِذَا مَا غَضِبُوا لَهُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
فِي السَّرَّاءِ وَالْغَيَّاءِ وَالْكُلُوبِ الْغَيْظِ وَالْغَيْظِ وَالْغَيْظِ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
لفظہ راست میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو، کے متعلق پوچھ
تو آنحضرت نے فرمایا: سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی
رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کر دو
لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔ پوچھا یا
رسول اللہ! گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اسے
پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تمہارے بھائی کی یا پھر بیٹھریے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ!
اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ناراض ہوئے اور آپ کے
دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا
تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی
ہے۔ بالآخر وہ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے
عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ حجہ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان
کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن سعید نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ حجہ سے کہا کہ حجہ سے عمر بن عبداللہ کے مولیٰ سالم بن النضر نے
حدیث بیان کی۔ ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھجور کی شانوں
یا چٹائی سے چھوٹے سے حجر کی طرح بنالیا تھا پھر آپ نکلے اور اس میں نماز
پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں
نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور بٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھری
میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے
اور دروازے پر کھکیاں بھینکیں تو آنحضرت غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے
اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل کہ نفل نماز تم میری اقتدار میں اتنے ذوق
شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی
جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے
سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے، اور

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ
غصہ میں ہوتے ہیں۔ تیر معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے
ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والا اور گول

کو معاف کرنے والے۔ اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۳۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے قابل کو بچھا کر دیا کرے۔ بلکہ طاقت درود ہے جو غفہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۳۷- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے... ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن مرثد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غفہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غم دور ہو جائے۔ اگر یہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ زندہ درگاہ شیطان سے، کہہ لے، اصحاب نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرمائیے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۳۸- محمد بن یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بکر نے خبر دی۔ آپ ابن عباس میں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابوالصلح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ ہوا کر دو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ نہ ہوا کر دو۔

۶۳۳- حیار

۱۰۳۹- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابوالسواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیار سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیار سے ذرا حاصل ہوتا ہے حیار سے سکینت حاصل ہوتی ہے عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن

۱۰۳۶- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُو الْمُحْسِنِينَ ۖ

۱۰۳۶- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُو يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّخْرَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۖ

۱۰۳۷- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: اسْتَبْتُ سَجْلَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ لَجُلُوسٍ وَاحِدَهُمَا يَسْتَبُ صَلَاحَةً مُغَضَّبًا قَدْ اخْمَرَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَ لَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: ائْتُوا يَا اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الْجَمِيدِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: لَا تَتَّبِعْهَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ ۖ

۱۰۳۸- يَحْيَىٰ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَارٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَ صَنِئُ قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَرْدًا مَرْدًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ ۖ

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۳۹- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرٌ لَكَبْ مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ ذَرَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ أَحَدَ نَبِيِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَقَّقْتُ شَيْءًا عَنْ صَحِيفَتِكَ ۖ

۱۰۵۰- حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ بَنُو يُوسُفَ حَتَّىٰ تَنَاوَلَهُ الْعَزِيزُ

ابو سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔
 ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گو یادہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا
 نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کہ حیا ایمان میں ہے
 (۱۰۵۱)۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں
 قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبداللہ مصنف
 رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عبدہ ہے۔ میں نے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے
 والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

۴۲۳۔ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زبیر نے حدیث بیان کی
 ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن خراش نے ان سے ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام
 اعیان کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔
 ۴۲۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے سختی بات سے حیار
 نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے امک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے یزید
 بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
 اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیار نہیں کرتا۔ کیا عورت کو حیا
 احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی
 دیکھے۔

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
 ان سے عمار بن ذنار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس
 مہربن درخت کی ہے۔ جسکے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت
 ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہل مکہ کے سمجھو کہ درخت ہے

بَيْنَ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنِ الْكَبِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ جَائِعٌ فِي الْبَيْتِ يَقُولُ
 أَنْتَ لَتَسْقِيَنِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَصْرَيْكَ فَقَالَ يُؤْمَلُ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَانَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 (۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُدَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى النَّسِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ
 الْعَذْرَاءِ فِي خِدَارِهَا ۖ

باب ۴۲۳ اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ذَهَيْرٌ
 حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَأَكَ النَّاسَ
 مِنْ كَلَامِ التَّبَوُّةِ الْأَوَّلَى اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ
 بَابُ ۴۲۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ
 لِلتَّحْقُّقِ فِي السَّيِّئِ ۖ

۱۰۵۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
 أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى
 الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا
 آذَتْ الْمَلَكُوتَ ۖ

۱۰۵۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ ذَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرٍ تَحْتَهُ
 لَا يَسْقُطُ وَرَقُهُ وَلَا يَتَحَاثُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ
 كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَمَّا زَيْدٌ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْخَلَّةُ وَكَأَنَّكُمْ

شَابَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ وَعَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَنَادَى
فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ كَوْنْتُ قُلْتُهَا
لَكَ أَنْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا:

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ
ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَشْأَرَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ
جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ
جَاحِبَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاهَا
فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا:

باب ۳۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
وَلَا تَعْبُرُوا رُكْنَ يَحْتَبِ التَّخْفِيفُ وَالْيُسْرَى النَّاسِ:

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا التَّضَمُّرُ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تَعْصِرَا
بَشِيرًا وَلَا تَنْقِرَا وَتَهَاوَعَا. قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَبْأَرِضُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَصَلِ
يُقَالُ لَهُ الْبَنَمُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ
الْمَرْزُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ مُسْكِرًا حَرَامًا:

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا
تَعْصِرُوا وَلَا تَنْقِرُوا وَلَا تَهَاوَعُوا:

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

دجس کی مثال مومن سے دی گئی ہے، لیکن جو ترک میں نوجوان تھا اس لئے
حیاء آئی دیکھتے ہوئے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ
روایت ہے۔ ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اطفال
کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم
نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔
انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے
بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کی کہ آنحضرت کو میری ضرورت
ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بریں۔ دہکتی بے حیا تھی۔ انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے
پیش کیا۔

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو حضور اکرم
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے۔

۱۰۵۶۔ جو سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نصر نے حدیث بیان کی
انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احمیں (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دین بھجا
تو ان سے فرمایا کہ رگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں بخاری
سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ
عنه نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد
سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے بیع، کہا جاتا ہے۔ اور جو سے شراب بنائی
جاتی ہے۔ اور اسے سرزد کہا جاتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شہ آدھ چیز حرام ہے
۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ان سے ابو التیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کرو۔ تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں
کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو تو آنحضرتؐ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضورؐ کو اپنے ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حرک کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضرتؐ اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسد بن قیس نے بیان کیا کہ ابو ابراہیم ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابو زہرہ۔ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپؐ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز فضا کی جمائے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس پڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ دی۔ ابو زہرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی ناکور بات نہیں کہی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپؐ نے بیان کیا کہ آپؐ آنحضرتؐ کی محبت میں رہے تھے۔ اور آپؐ نے آنحضرتؐ کو آسان چیزوں کو اختیار کرنے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں نہی نے۔ ج۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن خباب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ تو اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ۱۰۶۲۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنس مذاق

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ مَا خَيْرٌ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ بَيْنَ قَطْلٍ أَلَا أَخَذَ إِلَيْنَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ :-

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اسَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عَلَى شَالِيٍّ نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ قَبَاءً أَبْوً بَرَّةً الْأَسْلَمِيُّ عَلَى قَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى قَرَسَهُ قَا تَطَلَّقَتْ الْقَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَزْرَكَهَا فَأَخَذَ هَاتِمَةً جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيئًا رَجَلَ لَهُ رَايٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ: أَنْظِرُوا لِي هَذَا الشَّيْءَ شَرَكًا صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ قَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَيْتَنِي أَحَدٌ مُنْذُ قَارَقَتْ مَهْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكَتُ كَمَا تَأْتِي أَهْلِي إِلَى الْيَسَلِ وَذَكَرْتُ أَنَّهُ مَجِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَارَى مِنْ تَسْبِيحِهِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ عُثْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاءَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاهْرُقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مَبْتَرِينَ وَمَنْ تَبِعُوا مَعْصِيُونَ :-

باب ۲۴۱ الْإِسْلَامُ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِ النَّاسَ وَدِينُكَ لَا تَكْثِمُهُ وَدَعَا بَرَةً مَعَ الْأَهْلِ :- ۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا لَطِيفًا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرًا يَا أَعْمَى مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ؟

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ الْعَبَّاءُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاجِبٌ يَلْعَبُنَّ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَّ مِنْهُ فَيَسْتَرْبِهُنَّ إِلَى فَيْلَعُنَّ مَعِيَ؟

بَابُ ۶۳۸ الدَّاءُ مَعَ النَّاسِ كَمَا كَانَ يُدْعَى
أَبُو الدَّاءِ دَاوُدُ إِنَّا لَنَكْشُرُ فِي وَجْهِهِ
وَأَرْقَامُ فَإِنَّ مَسْئُومًا لَعَنَهُ

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الثَّوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُّ قَالَ: ائْتَدُوا لَهُ فَبُئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بُئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنْ لَمْ يَكَلَمْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ دَعَاهُ النَّاسُ اتِّقَاءً فَحُشِبَ؟

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَنَفَسَهَا عَنِّي نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمِخْرُومَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: حَبَاءُ دُثْ

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ غلط کرتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے دڑا کا، فرماتے دیا، نا تمیز، ناقص، التفریط، بل نے کیا کیا۔

۱۰۶۲- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہت سی سہیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۶۳۸- لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اندھا بنا دے، بہت ہی برا ہے یہ شخص راہن العشیرہ یا اخوة العشیرہ کے الفاظ فرمائے، راہی کو شک تھا، جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، آنحضرت نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے، جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علی نے خبر دی، انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشہ میں دیبا کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے ٹن بگے ہوئے تھے، آنحضرت نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک خمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی، جب خمرہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی، ابوبکر نے اپنے کپڑے کے اشارے

هَذَا الْكَ: قَالَ الْيُؤُبُ بِشَوْبِهِ اَنْهُ يَرِيهِ
اَيَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ شَيْءٌ مَّا وَارَا حَمًا دَيْنُ يَرِي
عَنْ الْيُؤُبُ: وَقَالَ حَاتَمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ قَدْ مَاتَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً ۝

باب ۳۶ لَا يَلِدُ عَالِمٌ مِّنْ جُحَرٍ
مَوْتَيْنِ. وَقَالَ مَعَارِبَةُ الْأَكْبَمِ الْأَذْوَجَرِيَّةُ
۱۰۶۵. حَدَّثَنَا أَقْبِيَّةٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ: لَا يَلِدُ عَالِمٌ مِّنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَوْتَيْنِ ۝

باب ۳۷ حَقُّ الصَّيْفِ
۱۰۶۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
مَرْوَحُ بْنُ عَمِيَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ
قُمْ وَكَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِحَسْبِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنْتَ عَسَى أَنْ يَهْوَلَ
بِكَ عُمْرُكَ وَإِنْ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَلِهَا
فَكَانَ الْكَافِرُ مُكَلَّمَةً. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ
عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ
فَشَدَّدْتُ عَلَيَّ قُلْتُ أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ وَادَّ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ
وَأَدَّ قَالَ يَصِفُ السَّهْمَ ۝

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضرت نے فرمادہ کہ وہ کپڑا دکھایا تھا
حضرت رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ابوب
کے واسطے سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ابوب نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں تھیں۔

۴۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ اور

معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے خبر ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ
سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا۔

۴۴۰۔ جہان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد
نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن
ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن
میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایسا
دکرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بلاروزے بھی نہ ہو
کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم
سے طاقت کا لئے آئے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر
حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے
رکھو۔ کیونکہ ہر ہفتے کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔
آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کرویا۔ میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے
تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ ادا آپ نے ایسا ہی کر
دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی زندگی کا روزہ۔

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا
ارضا و ابراہیم کے مہمان جن کی عزت کی گنجی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطر تا مرنے
ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو
ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے
دن بٹھرائے کہ اسے تکلیف ہو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کبار کعبہ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے
اچھی بات کہنی چاہیے۔ در نہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۰۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کبار کعبہ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابوصالح نے اور ان کو ہر وہ رضی اللہ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے پیڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے در نہ خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔

ان سے یزید بن جبیب نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنه
نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں (غرضے وغیرہ کیلئے) بھیجئے
ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض جمیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے میزبان
نہیں کرتے۔ آخر وہ کسا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرت نے اس پر ہم سے فرمایا کہ
جب تک کسی قوم کے یہاں پڑاؤ نہ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو مہمان کے مناب
ہے۔ تو اسے قبول نہ کرو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق قبول
کر دو جو ان پر ضروری ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں

باب ۲۳۱ الزام الضیف وحق ممتہ
آیاء بنفسہ: وقوله: ضیف ابراہیم اللہم
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، فَإِذَا جَزَتْهُ يَوْمَ ذِكْرِهِ
الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عَنْهَا لَا حَتَّى يُخْرِجَهُ :-
۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
مِثْلَهُ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُهَذَّبٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ
خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِيقَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَبْعُنَا فَتُزَلُّ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْقَرُونَ نَا مَا تَرَى فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكُمُ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا
فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ
الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ :-

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے جہان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صبر جمعی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۴۴۲۔ جہان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۴۔ ہم سے محمد بن بناری نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے دوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو دردرا رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرانی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے نشر لپٹ لائے۔ تو ام ابو دردرا رضی اللہ عنہا کو بڑی حسرت حالت میں دیکھا۔ ابو دردرا چھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تنہا ہے بھائی ابو دردرا کو دنیا سے کوئی سرکار نہیں۔ پھر ابو دردرا رضی اللہ عنہ نشر لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو دردرا رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوجا لیے۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اربا اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تنہا ہے ربکا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سامنے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو حنیفہ دہب السوانی کو دہب الحیر بھی کہتے ہیں۔

۴۴۳۔ جہان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عثمان نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جہانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ نبی کریم

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَبْصِلْ رَحْمَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا وَلْيَكْمُمْ بِ: بِاسْمِ اللَّهِ وَالطَّعَامِ وَالشَّكْفِ لِلصَّغِيرِ: ۱۰۷۶۔

۱۰۷۶۔ حَسْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْشِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ فَتَوَارَسَ سُلَيْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَرَأَ أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُمْتَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ سَاجِدَةٌ فِي الدُّنْيَا فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَمَّعَ لَهُ لُحْمًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَا أَرَى قَالَ مَا أَبَا بَكْرٍ حَتَّى تَأْكُلْ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ قَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَلَمَّا كَانَ الْآخِرَ اللَّيْلُ قَالَ سُلَيْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعَدَّ كُلُّ رَدِي حَقِّي حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سُلَيْمَانُ أَبُو جَحِيْفَةَ ذَهَبَ الشَّوَارِخُ يُقَالُ يُتَالُ ذَهَبَ الْخَيْرِ: ۱۰۷۷۔

۱۰۷۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَوْعِ عِنْدَ الصَّغِيرِ: ۱۰۷۸۔

۱۰۷۸۔ حَسْبُ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عثمان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ هَذَا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! حاضر مہمانوں کے پاس لائے اور کھانا تناول فرمایا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں! انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گمراہوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا پھر آپ نے کہا۔ نالائق! میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے۔ کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا۔ کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انکار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس! آپ حضرات ہماری منزلت سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمن! کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت دکھانا کھانے کی قسم، شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

۶۴۴۔ مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ حجر سے محمد بن شثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے ابوعثمان نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کسی مہمان لیکر لائے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

أَصِيَّا فَكَفَاتِي مُنْطَلِقًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعُ مِنْ قَدْرِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَأَخْلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالُوا اجْعُمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبِّ مُنْزِلِنَا؟ قَالَ اجْعُمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِالْكَلْبِ حَتَّى يَجِيءَ رَبِّ مُنْزِلِنَا قَالَ أَتَبْنُو أَعْنَاقَكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَ لَمْ تَطْعَمُوا لَنُفْقِنَ مِنْهُ قَالُوا نَعْرِفُ أَتَهُ يَجْعِدُ عَلَيْنَا فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَعَلْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ فَقَالَ يَا غُثْرًا أَفْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَصِيَّا فَكَفَاتِي فَقَالُوا صَدَقَ تَابَهُ قَالُوا قَالُوا لَمْ نَطْعَمْ تَمْوِي وَ أَمْلَهُ لَأَجْعَمُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَ أَمْلَهُ لَأَطْعِمُهُ حَتَّى تَطْعِمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّوْكَ اللَّيْلَةَ وَ يَكُلُّ مَا اسْتَمَلْتُمْ تَقْبَلُونَ عَنَّا قَرَأَكُمْ هَاتِ لِعَامَّةٍ فَجَاءَ هُوَ وَ وَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِأَسْمِ اللَّهِ الْأَوَّلِ لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَ أَكَلُوا

باب ۶۴۴ قول الضيف لصاحبه

لأكل حتى تأكل فيه حديث أبي جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَلِمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَصِيفُ لَهُ أَوْ بِأَصْيَابٍ لَهُ قَامِلَةً

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ
أَمْرِي اخْتَبَيْتُمْ عَنْ صِفَاتِكِ أَوْ أَصْيَابِكِ اللَّيْلَةَ
فَلَمْ تَأْكُلُوا مِنْهُنَّ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ
فَأَبَوْا أَوْ فَايَ قَحْصِبِ الْبُؤْكَرِ قَسَبٍ وَجَدَ عَ
وَحَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا عَشْرُفُ تَخَلَّتِ
الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ، فَحَلَفَ الصَّيْفُ
أَوْ الرَّضِيَّافُ أَنْ لَا يَطْعُمَهُ أَوْ يَطْعُمُوهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ خَذَّ عَا
بِالطَّعَامِ نَا كُلَّ وَ أَكْلُوا أَلَا يَرْفَعُونَ لِقْمَةً إِلَّا دَبَّاهِمْنَ
أَسْفَلَهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ مَا
هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةٌ عَيْنِي أَنَّهُمَا أَلَا أَنْ لَا كَثُرَ قَبْلَ أَنْ
تَأْكُلَ، فَأَكْلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَهْلَهُ أَكَلُ مِنْهَا -

۶۳۵. الْكَلَامُ الْكَبِيرُ وَبَيَّنَّ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالشَّوَالِ -

۱۰۷۵. حَتَّى تَنَالُوا سَلِيمًا مِنْ بَنِي حَرْبٍ حَتَّى تَنَالُوا
حَكْمًا وَهُوَ مِنْ نَبِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ مَسْئُولٍ الْأَنْصَارِ عَنْ تَأْفِغِ
بَنِي حَكِيمٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ أَتَتْهَا حَتَاةٌ
أَنَّ عَيْتَ اللَّهِ مِنْ سَهْلٍ وَمَحِيصَةَ بَنِي مُسْعُودٍ
أَتَيْتَاهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي الثَّلْجِ فَقَتِلَ عَيْتُ اللَّهِ
بَنِي فَيْحَاءَ عَيْتُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ تَصِيَّةٌ
وَمَحِيصَةُ ابْنِ مُسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَكَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا
فَبَدَأَ عَيْتُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْبَرِّ
قَالَ يَحْيَى لِي بَلَى الْكَلَامُ الْأَكْبَرُ
فَتَحَكَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْأَلُونَ قَتِيلَكُمْ
أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا بَنِي خُمَيْسٍ مِنْكُمْ

واحد نے کہا کہ آج آپ نے اپنے جہان یا مہازوں کو کھانے سے روک رکھے۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں
نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے دھڑواہوں کو برا بھلا کہا اور دھڑکا اٹھا کر کیا
اور قسم کھالی۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا: اے نالائق
ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی۔ کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی
نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ٹیٹھالی کام تھا۔ پھر آپ
نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہازوں کے ساتھ کھایا اور اس کھانے میں بیکرت ہوئی
یہ لوگ جو قہر بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ دکھانا ہے۔ جب ہم نے کھانا
کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضرت بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔
۴۳۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا بلند کرے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث
بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا
بشیر بن یاسر نے۔ ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن سہل اور مجھ سے بن مسعود رضی اللہ عنہما خبر آئے اور
مجھ پر کے بارغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
وہیں قتل کر دئے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسود کے صاحبزائے تویلد
مجھ سے رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قول
ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع
کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ بڑے و آگے کرو۔ نبی نے
(اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے
ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی
کی میت کے خمدار اپنے میں سے پچاس آدمیوں تم کھلا کر کہتے ہو۔ انہوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے متعلق
تم کیسے کھا سکتے ہیں) آنحضرت نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے تم کھلا
کر تم سے چھکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

(اور جوڑے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو انھوں نے انہیں دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی میں نے بیکی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ دربر گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ جو سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بچی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع مافع بن حدیج کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے بچی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے مافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے باسے میں بتاؤ۔ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے چل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر جب طار حدیٰ خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، شاعروں کی اتباع بے راہ روگ کرنے ہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہرادی میں جھکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کہتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام بہتر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذی کل

كَالْوَيَا سَوَّلَ اللَّهُ أَمْرًا لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتَبَيَّرَكُمْ يَهُودِيٌّ أَيْمَانُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ قَوْدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَذَى بَلَّتْ نَاقَةٌ مِنْ بَلَلِ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا اللَّهُمَّ فَكَلِّمْهُمْ بِرَجُلٍ كَأَنْتَ حَدَّثَنِي بِخَيْبٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَخِي حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ مَعَ ۱۶ فَمِنْ بَيْنِ نَحْنُ وَ قَالَ ابْنُ عَمِيئَةَ حَدَّثَنَا يَخِي عَنْ بَشِيرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ ۛ

۱۰۷۶۔ حَتَّ ثَمًا مَسَدًا وَحَدَّثَنَا يَخِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتُ وَ تَقْطَعُ نَوْقَ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَ تَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ التَّحَلَّةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَا هَذَا وَقَعَ فِي نَفْسِي التَّحَلَّةُ قَالَ مَا مَتَعَكَ أَنْ تَقُولَ مَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَ مَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَتَاكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَا فَكَرِهْتُ ۛ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّعْرِ وَالزَّجَرِ وَالْحَدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ، وَقَوْلُهُ: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ نَرَاَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ وَ أَتَاهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ ذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا هَلَمُّوا وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ هَلَمُّوا

وایہمیںوں کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغوین میں غلطی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوبکر بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی، اور آپ رگڑ پڑے، اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ

تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کے کلام میں سب سے بڑا کلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے، اور قریب تھا امیر بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی عبد نے اور ان سے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیب گئے اور ہم نے رات بھر بھی نہ دیکھا، مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ بجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ

شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

نہ ہم مدد دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ

پر خدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف

کر دے اور حب و دشمن سے، سامنا ہو تو

ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما۔

جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود

ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

أَيُّ مَثَلٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَوْغَةٍ مَثَلٌ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزَّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَبْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ مَرْثَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسَدِ

بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

ابْنَ مَرْثَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ

الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدَّيَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَغَضِبَ

فَدَمِيتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ :

هَلْ أَنتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَشَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ

قَالَهَا الشَّاعِرُ مَلِيحَةٌ لَيْسَ

الْأَمَلُ غَيْرُهُ مَا خَلَا لِلْمَوَالِئِ : وَكَادَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسَلِّمُ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَوُجِدَ

لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ : أَلَا تَسْمَعُ هَؤُلَاءِ

هُنَاهُمْ يَقُولُونَ : قَالَ كَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَلَعًا أَنْزَلَ يَخْدُ الْقَوْمِ

يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَا هُوَ دِينَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا إِنَّكَ مَا أَغْفِيْنَا

وَكَيْتُ الْأَشْدَامِ إِنَّ لَاقِيَنَا

وَالْقِيَمَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا مِيتَ بِنَا أَمِيتُ بِنَا

وَبِالْصِّيَا حَ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّائِلِ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْحَمِ فَقَالَ يَرْحِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَّهْتُ يَا بَنِيَّ أَلَمْ لَوْ أَتَيْتُمُنَا بِهِمْ قَالَ فَأَيْنَا خَيْرٌ فَعَلَمُوا هَهُمْ حَتَّى أَتَانَا بِأَخِيهِمْ شَدِيدٌ فَتَحَنَّنَ اللَّهُ فَتَحَنَّنَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَتَى النَّاسَ الْيَوْمَ الَّذِي نَعْتَمِدُ عَلَيْهِمْ أَوْ كُنْ ذَا بَنِيَّ أَا خَيْرٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا السَّائِلِ؟ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقَّدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ، قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرِ الشَّيْخَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَ قَوْمًا ذَاكِرُونَهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ يَأْمُرُ بِهِ أَوْ تَهْمِلُونَهَا وَتَغْلِبُهَا؟ قَالَ أَوْ تَذْكُرُهَا فَكَلَّمَا تَصَافَا الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِمْ قَصُرُ فَنَتَّأَلَّ بِهِ يَهُودِيٌّ يَلْصِقُ بِهِ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سَيْفِهِمْ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ عَامِرٌ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا تَعْلَمُوا فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاجِبًا فَقَالَ لِي: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ أَيْ لَكِ ابْنِي دَأْبِي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَ؟ قُلْتُ: قَالَ: فَلَا نَ وَفَلَا نَ وَأُسَيْبَةُ ابْنُ الْحَضِيرَاءِ أَتَصَارِبِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ مِنْ قَالِهِ إِنَّ لَكَ لَأَمْجُورِينَ وَجَمْعَ بَيْنِ إِيصْبِهِ وَرَمْعِهِ لَأَمْجُورِينَ قُلْ عَرَبِيٌّ لَشَابِكًا مِثْلَهُ.

٨١- أَخَذَ ثَمَامُ مَسَدًا وَخَدَّ ثَمَامًا فَمِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَرْزَاءٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: أَيْدِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْغَنِيِّ
فَسَاوَاهُمْ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ، وَيَخُطُّ يَا
أَنْجَشَةَ رُوَيْدِي لِي سَوًّا قَالَا لِقَوْلِ أَبِي قَالٍ
قِلَابَةَ، فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ
لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا عَصَمُكُمْ لَعَبْتُمْ مَوَاهِبَكُمْ عَلَيْهِ قَوْلُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ ادوستوں کو کون بہنکار رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عمار بن کوثر۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش ہم اسے لئے نہیں زندہ رہنے دیئے۔ بیان کیا کہ پھر ہم خیر پائے اور اس کا عاصمہ کیا۔ دورانِ عاصمہ میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی۔ جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے مگر جنگ لگ روشن کی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ آگ کیسی ہے۔ کسی کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گھوڑوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ۔ یا ہم گوشت تو بھینک دیں، اور برتن توڑنے کے بجائے، دھو لیں؟ آنحضرت نے فرمایا یوں ہی کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کر لی تھی تو ماحر رضی اللہ عنہ نے پستی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پھٹ کر خود ان کے گھٹنے پر لگی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضرت نے دیکھا کہ میرے جیسے کارنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی۔ آنحضرت میرے من اور باپ فدا ہوں، لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عمار کے اعمال اکاوت گئے۔ غیور نیکان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی، آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ کیسے نے کہا؟ میں نے عرض کی، فلاں فلاں فلاں اور اسید بن حنفیہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس وقت یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا، انہیں تو دوبرا اجڑے گا۔ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کو دکھا کر اشارہ کیا۔ وہ توڑ سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کم عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی تو گی۔

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسامیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوطلحہ نے اور ان سے افسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع پر، اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ اسماعیل رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضور نے سواری ہاتھکے والے سے، فرمایا، افروس! بخشہ! بیشہ! زعفرانوں سے نشہ ہے، کوڑا ہنسی اور نرمی سے لے چلو۔ ابوطلحہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے یہ کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم میں برکت جمی کر دے۔ یعنی آنحضرتؐ کا ارشاد کہ بیشہ

سَوَّلَ لَكَ بِالْفَوَارِ بِرْ .

باب ۶۳۷ . هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ .

۱۰۸۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ يَكْسِبُ ؟ فَقَالَ حَسَنٌ : لَأَسْأَلَنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسْأَلُ الْفُجَّوَّةَ مِنَ الْيَمِينِ . عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ : وَهَبْتُ أَسْبَغَ حَسَنًا مِنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَأَكْسِبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَأَفَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ .

۱۰۸۳ . حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي شُهَابٍ أَنَّ الْهَبَيْثِمَ بْنَ أَبِي سَلَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قِصَصِهِ بَيْنَ حُكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَحْسَنَ لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَقُ يَعْنِي يَخَالِصُ الْإِبْنَ رَوَاهُ قَالَ :

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَسْتَلُودُ كِتَابَهُ إِذَا اشْتَقَى مَعْرُوفًا مِنَ الْفُجَّوَّةِ سَالِمًا أَمَّا أَنَا لَمْ أَصِلْ بَعْدَ الْعَقَى فَمَقُولُنَا بِهِ مَوْقِفَاتُ أَنْ مَا قَالَ وَاجِبٌ يَبْدُثُ يَجْعَلِي بِجَنْبِهِ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَقْلَمَتْ رَأْسُهُ فَوَيْلٌ مِنَ الْمَصَاحِفِ تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ . وَقَالَ الرَّهْزِيُّ

عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَكَأَنَّ عَمْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :

۱۰۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الرَّهْزِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ

کو نرمی و آہستگی سے لے چلو۔

۶۳۷۔ مشرکوں کی ہجو

۱۰۸۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عمرہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قریش کی جو میں میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں۔ اور ہشام بن عمرہ سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں بلا دیکھنے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ انہیں بلا بھلا کہہ دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

۱۰۸۳۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے۔ انہیں بشیم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تھے۔ سنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارے بھائی نے کوئی بُری بات نہیں کی۔ آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہلائے اشعار میں :

” ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے ہمیں انہوں نے

گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین،

رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے جو کچھ کہا وہ واقع ہو گا۔ وہ رات اس طرح گزرتے

ہیں کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے۔ یعنی جاگ کر، عجب کافروں کا

بالن کی خواہشیں اٹھاتے رہتی ہیں :“

اس روایت کی متابعت عقیل نے نہری کے واسطے کی۔ اور نہیری نے بیان کی۔ ان سے نہیری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی ان سے نہیری نے۔ اور ہم سے اسرئیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن

شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو راہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ ابو ہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: حسان، ہوں، رسول اللہ! ہرگز سے جواب دو۔ لے اللہ روح اللہ کے ذریعہ ان کی مدد کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے آنحضرت سے یہ سنا ہے،

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کر دو یعنی مشرکین قریش کی، یا آنحضرت نے دھاجیم کے الفاظ فرمائے، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۳۸۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اور صنایچو بنا لے اور وہ اللہ کے ذکر و علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبید اللہ بن مونس نے حدیث بیان کی۔ انہیں غنظلہ نے خبری انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے امش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۴۳۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تمہارے گرد آلود ہوں۔ عقری، حلقے۔

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القیس کے بھائی الفلح رضی اللہ عنہ نے خود اندرانے کی اجازت چاہی۔ پر وہ کالج نازل ہونے کے بعد میں نے کہا کہ بخدا جب تک آنحضرت اجازت دیں۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابو القیس کے

شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف
انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یشتہی
ابا ہریرۃ فقیقول: یا ابا ہریرۃ کشد معک یا ملہ
ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یا حسان اوجب عن رسول اللہ اللہم ابدنا
برؤح القدیس قال ابو ہریرۃ نعم

۱۰۸۵۔ حکایتنا۔ سلیمان بن حرب حکایتنا شعبہ
عن عدی بن ثابت عن البراء بن رضی اللہ عنہ
ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لحسان
اھجھم اذ قال ہاجھم وجبریل
معک

۴۳۸۔ ما یکنون ان یتکون الغالب علی الانسان
الشعر حتی یصنعه عن ذکر اللہ والعلیم والقدیر
۱۰۸۶۔ حکایتنا عبید اللہ بن مونس عن
غنظلہ عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن التبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی
جوف احدکم فیکفح حبو لہ من ان یمتلی شعرا

۱۰۸۷۔ حکایتنا عمر بن حفص حکایتنا ابی حاتم
الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لان یمتلی جوف رجل فیکفح جریہ عبیر من
ان یمتلی شعرا

۴۳۹۔ قول التبی صلی اللہ علیہ وسلم
تدریت یتدیر دھقور حلقے

۱۰۸۸۔ حکایتنا یحییٰ بن بکیر حکایتنا لیث
عن عقبیل عن ابن شہاب عن عروہ عن عائشہ
قالت ان اقلہ اھا ابی القیس اشتاد علی بعد
ما منزل النجائب فقلعت واللہ لا اذن لہ حتی
اشتاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان العابی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَتْلًا
ذَوِ الْخَوْبِ عَرَفَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَكْفُولٌ، قَالَ: وَذَلِكَ مَنْ يُعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ
فَقَالَ: عُمَرُ اسْتَدْنِي فِي كَلَاخِ رِبِّ عَتَقَةٍ قَالَ لَا إِيَّا
لَهُ أَضْحَا بَا يَحْقِرُ أَحَدٌ صَلَاتَكَ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَمَعِيَا
مَعَ صِيَامِهِمْ يَمُوتُ قَوْنٌ مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا رُوِيَ فِي الشَّهَدِ
مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ إِلَى نَعْلِهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا
ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى
يُنْظُرُ إِلَى نَعْلَيْهِ لَا يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى
فِي ذِي كَلَاخٍ يُوجِدُ فِيهِ شَيْءًا سَبَقَ الْفَرَسُ
وَالنَّاسَ يَخْرُجُونَ عَلَى حَبْلٍ مُرْتَكِبَةٍ مِنَ
النَّاسِ أَيْسَهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ
شَدِي الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْمَضْعَةِ شَدِيدَةً قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لِمَعْنَتِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا شَهَدَ أَتَى كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ
حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلِ فَأَتَى بِهِ عَلَى الْقَتْلِ
الَّذِي نَعَتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۶۔ مَعْنَدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَنْ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ شِهَابٍ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الرَّحْمَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَفَيْكَ قَالَ
وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَعَانٍ قَالَ أَعْتَقْتِ رَقَبَةً
قَالَ مَا أَحَدٌ هَذَا قَالَ نَصَمْتُ شَهْرَيْنِ مَمْتَنًا بِعَيْنِي
قَالَ لَا اسْتَطَعْتُ قَالَ: مَا طَعَمْتُ سِتِّينَ
مَسْكِينًا، قَالَ مَا أَحَدٌ فَأَتَى بِعَتَرِي فَقَالَ
حَدَّثَ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَعْلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَنَوَّالَتِي ثَقُفِي بَيْتِي
مَا بَيْنَ لَهْنِي الْمَوْتِ يَنْتُ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تفہیم کر رہے تھے۔ بنی تہیم کے ایک شخص ذوالخیرہ نے کہا۔
یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ افسوس۔ اگر میں بھی
انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔ عرضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے
اجازت دیں تو میں اس کی گردن اردوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے
دعید میں، ایسے لوگ ہوں گے۔ کرتھان کی نماز کے مقابل میں اپنی نماز کو معمولی سمجھ
گئے۔ اور ان کے روزوں کے مقابل میں اپنے روزے کو معمولی سمجھ گئے۔ لیکن وہ دین
سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح شیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے عین میں
دیکھا جائے گا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی ٹکڑی پر دیکھا جائے گا۔ تو اس
پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی
کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو بار کرنے کا کوئی نشان، تیر لیا اور خون کو
پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہتر بن جہامت کی فالقت میں اٹھیں
گئے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا۔ جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔
یا (فرمایا کہ) گوشت کے روتھ کے طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں
نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں مشین گئی ہے) جنگ کی تھی۔ مغزین میں
تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا کیا۔ جو حضور اکرمؐ نے نبیان کی تھیں۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے
خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر
ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ
میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کی
کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت
نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر سولہ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے
پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کچھ کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لو۔
اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کئی اور
کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سائے مینہ میں مجھ

ہو جائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قتادہ کے واسطے سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۲۔۶۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو داؤد نے۔ . . . اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کے بارے میں کیا فرمایاں گے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت جریر بن حازم، سلیمان بن قمر اور ابو حواری نے اعمش کے واسطے سے کی۔ ان سے ابو داؤد نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو حواری اور محمد بن عبد بن کی۔

۱۱۰۳۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرت نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے! انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں پڑھنے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

اللَّهُمَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاتَّخَذُوا شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

یا ۵۲۔۶۔ عَلَامَةً حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۖ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ تَسَلَّلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مَعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ۖ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّ السَّاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا أَغْنَىٰ لَهَا مَا أَحَدٌ ذَاتَ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا كَلِمَةٍ أَحَبَّ إِلَهُ وَرَسُولَهُ

قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ .

باب ۶۵۳ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِحْسَاءٌ .

۱۱۰۳ . حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنَّهُ لِي بِكَفٍّ مِثْلُ كَفِّكَ .

۱۱۰۵ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنَّهُ لِي بِكَفٍّ مِثْلُ كَفِّكَ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَأَلَكَ رَجُلٌ عَنْ أَخِي فَقُلْ: هُوَ كَأَنَّهُ لِي بِكَفٍّ مِثْلُ كَفِّكَ .

جس سے محبت رکھتے ہو۔

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھنکارنا

۱۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابوجار سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا: میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ لولاء اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، دور ہو جا۔

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن عباس کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضرت نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہے ہیں ان کو ابن عباس بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضرت کی آمد کالے احساس میں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی بیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضرت کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امتیوں کے رسولوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن عباس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت نے اس پر اسے دفع کر دیا۔ اور فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن عباس نے آپ سے پوچھا: تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آنا ہے آنحضرت نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میں تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے؟ اس نے کہا کہ وہ وہ اللہ ہے۔ آنحضرت نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ اسے قتل کر دوں؟

آنحضرت نے فرمایا اگر یہ دہی دجال ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جاسکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر لے کجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ابن عباس رہتا تھا۔ آنحضرت پہنچے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھو چپ کر کسی یہاں ابن عباس کی کوئی بات نہیں۔

ابن صیاد ایک غلی چادر کے ستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لگھلا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنکھوں کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمد آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنکھوں لوگوں کے جمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ تہیں اس سے ڈراتا ہیں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نفاذی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کا نا ہو گا۔ اور اللہ کا نہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرجا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرجا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرجا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن عیسو نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو سروائی اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہم آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ بیت المال کو دو، اور دباغتم، نفیر اور زنت میں پیو۔

۶۵۵۔ لوگوں کو ان کے پاؤں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

فِيهَا دَمَةٌ مَّةٌ أَوْ نَمَتْ مَّةٌ فَوَأْتِ أَمَّ بْنَ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقَبَّلُ بِحِدْوَمِ الْغُلِّ، فَقَالَ لِبَنِّ صَيَّادٍ أَيْ صَاحِبِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَا بِنُ صَيَّادٍ قَالَ سَأَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَوَكَّلْتُ بَيْنَكَ قَالَ سَلِّمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاهْتَمَّ سَأَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَشْفَى عَلَى أَهْلِهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَسْأَلُكُمْ وَمَا مِنْ بَيْنِي وَالْأَوْفَدِ أَسْأَلُكُمْ وَمَا لَقَدْ أَسْأَلُكُمْ وَأَسْأَلُكُمْ قَوْمَهُ وَلكِنْ مَأْخُولُ الْكُفْرِ بِي قَوْلًا كَمْ يَقْلَهُ بِنْتُ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَدَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَدَ.

۶۵۶۔ قول الرجل مرجا، وقالت عائشة قال النبي صلى الله عليه وسلم إنا لله وعليها السلام مرجا يا بِنْتِي. وكانت أم حانيء حينئذ إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أم حانيء.

۱۱۰۶۔ حَتَّ ثَنَا. عمران بن عيسو حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ مَنْ أَبِي حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُرْجَا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ حَزَّاءٍ وَلَا نَدَامَةٍ. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَحْيُ مِنْ رَبِيعَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضْرُوءٌ إِنَّا لَا نَحِلُّ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ثُمَّ يَا مَرْفُضِلْ نَدْعُكَ بِمِ الْجَنَّةِ وَنَدْعُوكَ مِنْ دَوْلَةٍ. فَقَالَ: أَرَبِيعٌ وَأَرَبِيعٌ: دَارِيقُمُ الصَّلَاةِ وَدَارِيقُمُ السَّكَاةِ وَصُومُوا مَا مَضَانُ دَاْعَطُرُ حُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الشَّهْرِ بَارِعَ وَالْحَنَنُ وَالْتَقَبِيرُ وَالْمَرْقَتِ.

۶۵۷۔ مَا يَدْعَى النَّاسُ يَا بَابَهُمْ.

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُ مَرْفُوعٌ لَهُ لَوْ أَعْيَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُصِيبُ لَهُ لَوْ آتَى يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ ۝

باب ۱۱۰۹ لَا يَقُولُ خَبَرْتُ نَفْسِي ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي ۝

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَقَسَتْ نَفْسِي تَابِعَهُ
مُعَيْلٌ ۝

باب ۱۱۱۱ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۝

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْيُوسُفُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُبْئِي
بِأَوَّلِ الدَّهْرِ وَأَوَّلَ الدَّهْرِ بِيَدِي الْمَلِكِ وَالْمَلِكُ ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَرْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا النَّعْبَ الْكُوفَ وَلَا
تَقُولُوا أَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ هُوَ الْكُوفُ ۝

۱۱۰۷۔ ہم سے محدث نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے
عبید اللہ نے ان سے تائیب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مہر توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور
کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی مہر شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے مہر
بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مہر توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی مہر
شکنی ہے۔

۱۱۰۹۔ یہ نہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے
کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن جری، انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوامامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث
ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی
منابت عقیل نے کی۔

۱۱۱۱۔ زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکرم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوبریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ
کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضے میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان
سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ردعنب انکو کرم
نہ کہو اور نہ کہو کہ زمانہ کی نافرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

۱۔ ”خبثت نفسی“ اور ”لقتت نفسی“ کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن پہلی میں نفی قیامت و شاعت بھی پائی جاتی ہے، اس سے انکار و نفی فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیے اس کے
بجائے مہربان الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرتی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان عذر اور قیاس استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۶۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ منسوس تودہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پچھاڑ دینے والا تودہ ہے جو جنت کے وقت اپنا اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی مرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔“

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگوڑی) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ ”میرے باپ اور امی تم پر قربان ہو۔“ اس روایت میں زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیرا داد، میرے دل چاہتا ہے تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا۔

۶۶۰۔ کس کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور اڈوں کو قربان کیا۔

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرتؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی،

۶۵۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الْمَرْغُوعَةُ الَّتِي يَمْلِكُ فَهْهَ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: بَلَا مُلْكُ إِلَّا لِلَّهِ فَوْصَهُ بِأَيْتِهَامِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَهْنَدُوهَا:

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ: الْكَرَمُ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ:

۶۵۹۔ قَوْلُ الرَّجُلِ: هَذَا أَبِي دَامَ فِيهِ الزَّمَانُ:

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ زَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أَمَرْتُ هَذَا أَبِي دَامَ فِي أَهْلِهِ يَوْمَ الْحُجَّ:

۶۶۰۔ قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَايَاكَ يَا أَبَا نِيَّةٍ أَوْ مَهَانِي:

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَاهُ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدِّ فَمَا عَنِ مَا جَلَبَتْهُ فَلَمَّا كَانُوا بَيْنَ بَيْنِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ

یا بنی امیہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چھوٹا کئی ہاتھ خور
نے فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر ہو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا
کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے
اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضرت کو درام المؤمنین کے
لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے
قریب پہنچے تو آنحضرت نے فرمایا کہ: "سوئے دے" تو یہ کہتے ہوئے اپنے
رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضرت اسے
برابر کھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۴۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ
نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت نے اس
کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہاری کنیت "ابو القاسم" نہیں
ہونے دیں گے اور درکرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب
نے اس کی اطلاع آنحضرت کو دی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام
عبدالرحمن رکھو۔

۴۶۲۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام
رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی
اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت نے اس کا نام
قاسم رکھا صحابہ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرم سے نہ پوچھ لیں ہم اس
نام پر تمہاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ میرے نام
پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن مسیر نے اور آنحضرت نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن
میری کنیت نہ اختیار کرو۔

إِذْ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِهِ نَاقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ مِنْ عِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ
مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَإِنِّي أَبْطَلْتُهَا
ثَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَصَ قَصَصَهَا فَأَنفَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَالَ
الْمَرْأَةُ نَشَدَتْهُمَا عَلَى رَأْسِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارَا وَاحْتَى
إِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا الْمَدِينَةُ إِذْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّبُونَ تَأْيُبُونَ عَائِدُونَ وَنَبِيًّا
حَالِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ۝

باب ۶۶۱ احببوا الى الله عز وجل ۝

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِمَّنْ عَدَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ
فَقُلْنَا لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كِدَامَةَ
فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: سَمِّهِ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۴۶۲۔

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ النَّاسُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا

حُصَيْنٌ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِمَّنْ عَدَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمُ
فَقُلْنَا لَا تُكْنِيكَ حَتَّى فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا
تَكْنُوا بِكُنْيَتِي ۝

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْخَانُ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَمَّا الْقَاسِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِأَسْمَائِي
وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي ۝

انہیں شہر سے انہیں بے عطا دین، ابی معمر نے، انہیں، ابو رافع نے اور انہیں ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام "برہ" تھا، کہا جانے لگا
کہ آپ اپنی اہل ظاہر کرتی ہیں، چنانچہ ان حضورؐ نے ان کا نام زینب رکھا۔

۱۱۲۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروث
بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبد الحمید بن جریج نے، انہیں شہر سے خبر
دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے مجھ سے
حدیث بیان کی کہ ان کے دادا "حرث" بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے، انہوں
نے کہا کہ میرا نام حرث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ تو "سہل" ہیں۔ انہوں
نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا۔
ابن مسیب نے فرمایا کہ لو میری بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

۹۶۵۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ انس رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو کہہ
دیا یعنی صاحب زادہ کو۔

۱۱۲۵۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن بشر نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام بن عروث نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی ادوی رضی اللہ عنہ
سے پوچھا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو
دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر انہوں نے بچہ
کسی بچی کی آمد کا قصد ہوتا تو انہوں کے صاحبزادے دندہ رہتے، لیکن انہوں
کے بعد کوئی نہ بنی۔

۱۱۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انہیں شہر سے خبر دی،
انہیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے بارہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب
ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے
لیے جنت میں ایک دو دروازے والی برگی۔

۱۱۲۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شہر سے حدیث بیان کی، ان
سے حسین بن عبدالرحمن نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جریر بن عبداللہ
انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے
نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو کیونکہ میں تاسم (تقسیم کرنے والا)
ہوں۔ اور ہمارے درمیان تقسیم کا ہول اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلَاءِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَبِي نَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ إِسْمَها بِرَّةَ فَبَدَّلَ تَزَكَّى لَهَا
فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ اَبْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ
جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
فَحَدَّثَنِي اَنْ حَبَّاهُ خَذَنَاهُ قَدِيْمٌ عَلَى الْبَيْتِ مَعَى اللهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُهُ؟ قَالَ اِسْمِي حَرْثٌ
قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِسَهْلٍ اِسْمًا
سَمَّاهُ اَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا
الْحِزْوَةُ بَعْدَ ذَلِكَ

۹۶۵۔ مَنْ سَمَّى بِاسْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَقَالَ
اَنَسٌ، قَبِلَ الْبَيْتُ مَعَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي اِبْنَهُ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُسَرَّةٍ
حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قُلْتُ لَوْ اَنِّي اَدْرِي مَا يَتَّخِذُ اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ الْبَيْتِ مَعَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَاتَ مَبْعِيْنَا
وَلَوْ قَعْنِي اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ مَعَى اللهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَتَى عَاشَ اِبْنُهُ وَلَوْ اَنْ يَكُوْنَ
تَحْتَهُ

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْنَا قَالَ لَمَّا مَاتَ
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مَرْجِعًا فِي الْجَنَّةِ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَصِيْنِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِحِ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاِسْمِي وَلَا تَكْتُمُوْا بِكُنْيَتِي
فَاِنَّمَا اَنَا تَاسِيْمٌ اَنْتُمْ تَبْنِيْكُمْ وَمَا اَنَا بِسَهْلٍ

مجی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ ہم سے سرحد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصحیح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کیفیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا حکامنا جہنم بولایا۔

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابو ہریرہ سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پیالے ایک بچہ کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دو ان مبارک میں زم کر کے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گھوم پڑا تھا۔ اس کی روایت ابوجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۹۶۶۔ ولید نام رکھا۔

۱۱۳۱۔ یحییٰ بن یوسف بن فضیل نے خبر دی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی تے اللہ ولید بن ولید سلم بن ہشام عیاش بن ابی رعبہ اور مکہ میں موجود مکہ و مسلمانوں رضی اللہ عنہم کو بخیرت دے۔ اے اللہ قبلہ مضر پر اپنی سختی پڑنا دلی کرے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

۹۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف

کم کر کے پکارا۔ اور ابو حازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے

بیان کیا کہ ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ابا ہریرہ!

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِأَسْمِي وَلَا تَكَلِّمُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي النَّاسِ فَقْدًا رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثُلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وَلِدْتُ فِي غُلَامٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَتَنَكَّهُ بِحَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكََةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ أَبِي مُوسَى

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَارِبُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَمْعَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بِرَأْوَةَ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۶۶ تَسْمِيَةُ الْوَلَدِ ۱۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو تَعْيَمٍ الْقُضَيْبِيُّ عَنْ كَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنَا الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنِي هَاشِمٍ وَعِيَاثُ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَعْفِرِينَ رُكَّتِ اللَّهُمَّ أَشَدَّ وَقَعًا تَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

بَابُ ۶۷ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَتَقَصَّ مِنْ أَسْمِهِ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سے زہری نے بیان کیا کہ ابو محمد سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل میں اہمیتیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اس کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہابی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امام مسلم رضی اللہ عنہا مسافروں کے ساتھ کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام آنحضرت عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا انجن! سٹیشن کو لے چلے میں آہستہ خواہی اختیار کرو۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو سعید نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے: یا ابوسعید! نفعل التفرغ! اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے۔ آپ اس سبب کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے حجاب کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کہیں کہیں کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن غلطی سے رضی اللہ عنہا سے ناراض

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَا تَقِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبَشِّرُكَ بِالسَّلَامِ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا تَرَى

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَابٌ حَدَّثَنَا ثَابِتُ عَنْ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الثَّقَلِ وَالْأُخْبَةِ فَلَدَتْهُمُ السَّبْيُ مِنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْوَتِي بَعْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجُسُ! وَمِثْلُكَ سَوَقَاتٍ يَأْتِيكَ سَبِيذٌ

باب ۶۶۸ الْكُنْيَةُ لِلْبُعْثِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أُمَّةٍ يُقَالُ لَهَا أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحَبُّهُ إِلَيْهِمْ. وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ قَالَ: يَا أَبَ عَمِيرٍ مَا فَعَلَ التَّغِيرُ! فَعَدَّ كَانَ يَلْعَبُ بِهِمْ فَرُبَّمَا خَضَعَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْتِيهِمْ بِالْبَسِطِ طَائِفَتِي تَحْتَ فَيَكُنُّسُ وَيُنْفَعُهُمْ ثُمَّ يَقُودُهُمْ وَيَقُودُ خَلْفَهُ فَيُعْصِي بِنَاءً

باب ۶۶۹ الشُّكْنَى بِأَيِّ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبُّ أَسْمَاءَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيَّ لَمْ يَزَلْ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ كَيْفَ فَرَمَ أَنْ يَذَى بَعْدَ مَا سَمَاهُ أَبُو تَرَابٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو کہ باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرتؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؑ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی مٹانے لگے اور فرماتے لگے "الوزاب" اٹھ جاؤ۔

۶۶۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام :-

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالاناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیا مت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا۔ جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام مولیٰ جمع کے صیغے کے ساتھ ہیں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالاناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

ابو مسرور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اگر ابی طالب چاہیں۔

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے ان سے ابن ابی شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسماء بن زید رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر نیک کہا جاتا ایک کڑا کچا تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے سوار تھیں۔ آنحضرتؐ بنی حارث بن خویلد بن سعد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

فَأَنْتَبِذُوا مَا فَاظَلْتُمْ فَخَرَجَ فَأَضْطَجِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَجَاءَهُ
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَضْطَجِعُ فِي
الْحَدِّ الْخَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَآلَتُهُ طَهْرَةٌ تَزْهِي الْخَلْ
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُو النَّزَابَ عَنْ طَهْرَةٍ: فَيَقُولُ أَجْلَسْتُ يَا أَبَا تَمَّازٍ
بِأَنْتَ الْبَنِيُّ الَّذِي سَمَاءُ إِلَى ابْنِهِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي
الْبَرَاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْيُّ الْأَسْمَاءِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ سُمِّيَ مَلِكُ
الْأَمْلَاحِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ
عَنْ مَرَّةٍ أَخْبَرَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ
سُمِّيَ بِمَلِكِ الْأَمْلَاحِ قَالَ سُفْيَانُ
يَقُولُ غَيْرُهُ تَقْسِيرُهُ
شَاهَان

شَاةٌ

۶۷۱۔ كُنْيَةُ الْمُرَلِّ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ

يَبْرِيْدُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
هُرَيْرَةَ بْنِ الرُّمَيْثِيِّ أَنَّ أَسْمَةَ بِنْتُ مَرْيَدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى جَارِعَةٍ فَطَلَفَتْ فَدَاكِيَةٌ وَأَسْمَةُ
وَسَاءَةٌ يَعُوْدُ سَعْدُ مِنْ عِبَادَةِ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَكْرٍ فَسَاسَ أَحْسَى مَرَّةً

بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنُ سُرُوقٍ وَذَلِكَ
 قَبْلَ أَنْ يُسْتَلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ نَازِلًا فِي الْمَجْلِسِ
 اخْلَاطًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِنْدَ
 الْأَذْنَانِ وَالْمُحُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ سَاءٍ وَاحِدَةً فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حَاجَةُ اللَّهِ ابْنِ
 خَمْرٍ ابْنِ أَبِي رَافٍ أَنَّهُ يَرُدُّ أَيْمَهُ وَقَالَ: لَا تَعْبُدُوا
 عَنِّي نَسَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ
 نَسْرًا وَقَفَ فَنَزَلَ فَنَادَاهُمُ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ
 لِقَائَهُ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافٍ: ابْنُ سُرُوقٍ
 لَمْ يَزِدْ أَحَدًا مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَكَانَ تَوَدُّنَا
 بِهِ فِي مَجَالِسِنَا: فَمَنْ جَاءَكَ فَا قَصِّصْ عَلَيْهِ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَاءٍ وَاحِدَةً: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَا غَشَاكَ فِي
 مَجَالِسِنَا فَا تَأْتِيكَ ذَلِكَ: فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ فَكَ
 الْمُشْرِكُونَ وَالْأَيْمُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَادَوْنَ
 فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَخَفُّضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا كَمَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَهُ فَنَاسَرَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى
 سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 أَمَا سَعْدُ أَتَمَّ سَمْعُ مَا قَالَ ابْنُ حَبَابٍ- يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي رَافٍ قَالَ كَذًا أَكُنَّا أَفْقَالَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولُ
 اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ أَهْفُ هَنَةٍ وَاهْنَةٍ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ
 الْكِتَابَ لَعَنَ عِمَارَةَ اللَّهِ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ وَ
 لَعَنَ اصْطَلَحَ أَهْلَ هَذِهِ الْبُعْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّهُوا وَ
 يُعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا سَأَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي
 أَهْلَكَ شَرِيقَ بَدِيدِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَنَعَا
 عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَابُهُ يَتَفَقَّهُونَ
 عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَ
 يُصَلُّونَ عَلَى الرَّذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ

حضرت: اور انہوں نے اور اس سے ہی ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی تھا۔ عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا ارتقا کے طور پر اعلان
 نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بنوں کی پرستش کرنے والے
 مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن رواحہ رضی
 اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آنحضرت کی) سواری کا غبار اڑا کر پڑا تو عبداللہ
 بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار اڑاؤ۔ اس کے بعد
 حضور نے (قرب پہنچنے کے بعد انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری
 سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انھیں پڑھ کر سنائیں۔
 اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ کیا جو تم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم
 سچا گواہی دہن ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر اس کی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو جو تمہارے پاس جاتے ہیں اس سے کہیں لیا کرو عبداللہ بن رواحہ
 رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مزور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف
 لایا کریں۔ یہ کہہ کر اسے پسند کرتے ہیں، اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور
 یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ
 اٹھا دیں، لیکن آنحضرت انھیں خاموش کر دے۔ آخر جب سب لوگ
 خاموش ہو گئے تو آنحضرت اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے۔ جب سعد بن
 بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سو حرم نے نہیں سنا۔
 آج ابوعباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف
 تھا۔ کہ اس نے یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے، میرے باپ
 آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ اے صافات فرما دیں اور اس سے
 ڈر کر نہ فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ
 اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر دینہ
 منورہ کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے عبداللہ بن ابی کی شاہی
 تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عمامہ باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے
 امکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا
 ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا
 رد عمل ہے آنحضرت نے عبداللہ بن ابی کو حاف کر دیا۔ آنحضرت اور آپ کے صحابہ
 مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر
 کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْأَنْبِيَاةَ وَقَالَ ذَلِكُمْ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ
فِي الْعُقُودِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّىٰ آخُونَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا
غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا
مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَ قَدْرِيْشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَقْتُولِينَ عَائِلِينَ
مَعَهُمْ إِسْرَارِي مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَ قَدْرِيْشٍ، قَالَ
إِبْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الْمُشْرِكِينَ عِبَادَةَ الْأَوْثَانِ
هَذِهِ أُمُورٌ قَدْ كُوِّنَتْهَا فَبَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا ۖ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ زَوْفٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَأْتِي رَسُولُ
اللَّهِ هَلْ تَقَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ
يَجُودُ لَهُ وَيَغْنِيهِ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي
مُخْضَجٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي السَّمَاءِ
الَّذِي سَفَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۖ

باب المَعَارِضِ مِنْ دُخَانِ الْكِبَرِ
وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي
طَلْحَةَ قَالَتْ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ
هَذَا أَنْفُسُهُ وَأَسْرَجُوا أَنْ يَكُونُ حَدٌّ
إِسْتِرَاحٍ، وَطَلَتْ أَهْلًا صَادِقَةً ۖ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ
الْبُنَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ هَذَا الْحَادِي فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقُ يَا أَخِي شُعْبَةُ وَتَحْتَ يَأْفُقُوا مِثْرَةً
۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے
راہِ اذیت وہ باتیں سنو گے۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا "بہت سے اہل کتاب
خراش رکھتے ہیں" چنانچہ حضور اکرم انہیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم
کے مطابق توجہ دیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو جنگ کی اجازت دی گئی جب
آنحضرت نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے سپاہی
سروار قریش کے قتل کئے گئے تو آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فتح مند اور فخر
کامال لیے ہوئے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے سپاہی سردار قریظہ
کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے بت پرست مشرک
ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے چنانچہ اس وقت انھوں نے
آنحضرت سے اسلام پر ہجرت کی اور (بظاہر اسلام) قبول کر لیا۔

۱۱۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبدالمک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن
نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے، مگر انھوں نے عرض کی،
یا رسول اللہ! کیا آپ نے جناب ابوطالب کو دمرنے کے بعد کوئی فائدہ پہنچایا،
وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کہ ال۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم
کے سب سے نیچے حصہ میں ہوتے۔

۶۶۲۔ تخریص میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے جھوٹ مل جاتی
ہے اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ
ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنی بیوی
سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جان
کو سکون ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہو گا۔ ام سلمہ رضی
اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ انھوں نے سچ کہا تھا۔

۱۱۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت بنانی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو
آنحضرت نے فرمایا کہ اب کثیر بن ابی لہب کو آہستہ آہستہ چل۔

۱۱۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ثابت نے، ان سے انس و ابوبکر نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے انس

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام مولد کی سواروں کو حدی پڑھتا ہے چل رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا، انجشہ، ان انجینوں کو سب خرامی کے ساتھ چلو۔ ابو قتادہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدی خوال تھے انجشہ نامی، ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، انجشہ اسبہ خرامی اختیار کرو۔ ان اب گینوں کو مدت توڑ دو۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں ہیں۔

۱۱۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات) خوف طاری ہو گیا (نا معلوم آواز کی وجہ سے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطر رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر واپس آکر فرمایا، بھیس تو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی (تھی) البتہ یہ گھوڑا (اچھی اور تیز چال میں) دیا تھا۔

۶۶۳۔ کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔ اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انھیں محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں یحییٰ بن عوف نے خبر دی، کہا کہ انشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاسنوں کے بارے میں پوچھا۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ ان کے (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ یہ سچی بات ہوتی ہے جسے شیطان اچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے دلی رکابن کے کان میں مرث کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) سنو سے زیادہ جھوٹ دیتا ہے۔

۶۶۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ كَانَ غَلَامٌ يُحَدِّثُ مِنْ حَيْثُ يَقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ السُّحْقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوَقَدَ بِالْعَرَبِ بَنِيَّ الْإِسْلَامِ بَنِيَّ الْإِسْلَامِ.

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِبَنِيٍّ مَتَى أَمْرٌ مَسِيءٌ وَسَلَّمَ هَادِجًا يُقَالُ لَهُ الْخَبَشَةُ وَكَانَ حَزَنٌ مَمْنُونٌ فَقَالَ لَهُ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ. قَالَ قَتَادَةُ يَحْيَى مَضَعَةُ الْبَنِيَّ.

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ نَجْدٌ فَزَعُ قَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَسَا بِكَأْسٍ طَلْعَةٍ فَقَالَ مَا أَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَحَبْنَا مَا هُوَ.

لَبْخَرَاءُ

۶۶۵۔ كَذَلِكَ الرَّجُلُ لِلْبَنِيِّ وَالْبَنِيِّ لِلْحَيِّ وَهُوَ يَتَوَلَّى اللَّهُ لَمَنْ يَحْتَقِ.

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْبَابًا يَا لَشَيْءٍ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ أَلَكُمُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِّي فَيَقْرَأُهَا أَدْنَى وَلَيْتَهُ قَرَأَ مَا جَاءَهُ فَهَذَا يَطْلُونَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مَا تَقْرَأُ كَذِبًا.

۶۶۶۔ وَمَنْ أَلْبَصَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَقْتَحَ رَجُلٌ الْآخَرَ
وَكَانَ مُتَكَلِّمًا فَكُنِيَ فَقَالَ: افْتَمُّ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَوَى تَصِيبُهُ أَوْ يَكُونُ، فَذَهَبَتْ
فَارَادَ عُمَانُ فَعَمَّتْ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ
فَاخْبَرْتُهُ بِالنَّبِيِّ
وَقَالَ، قَالَ اللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ

بَابُ الْبَشَرِ
بَابُ الْبَشَرِ يُنْكِتُ الشَّيْءَ مَبِيدًا
فِي الْأَسْرَارِ

۱۱۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَقْمُورٍ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي النَّهْدِ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَاةٍ فَجَعَلَ
يُنْكِتُ الْأَرْضَ مِنْ يَجُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ
مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُضِّعَ مِنْ مَقْعِدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَقَالُوا: فَلَا نُنْكِتُ قَالَ: اْعْمَلُوا فِكْلَ مَيْسَرٍ
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الرَّابِعَةُ

بَابُ الْكِبَرِ وَالْتِمِيزِ عِنْدَ التَّعَبِثِ

۱۱۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهَرِيِّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ
مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا نُزِلَ مِنَ الْفَتَنِ؟ مَنْ يُؤْقِظُ
مُؤَاجِبَ الْحَجَرِ يُؤَدِّيهِ أَمْرًا وَاجِبًا حَقًّا يُصَلِّينَ
رَبِّي كَأَسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا هَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ: وَقَالَ ابْنُ
أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ لِيَلْبِثِي صَلَاتِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَتْ لِسَانِي لَكَ؟ قَالَ: بَلَى

اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے
لیے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب
نے دروازہ کھلوا دیا۔ آنحضرتؐ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے
بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان
آڑا ٹھول کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دو چار ہونا پڑے گا میں کیا
تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا۔ اور انھیں
جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بنا دی جو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمائی
تھی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ مددگار ہے۔“

۴۶۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو
کر دیتا ہے۔

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی حری نے
حدیث بیان کی۔ ان سے شجر نے، ان سے سلیمان و مقمور نے، ان سے سعد بن
عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ میں مشرک تھے۔ آنحضرتؐ ایک کھڑی
سے زمین کو کر دینے لگے پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور
دوزخ کا ٹھکانا نہ ہو چکا ہو صحابہؓ نے عرض کی پھر کون نہ ہم اس پر مجبور
کر لیں (اور عل چھوڑ دیں)؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، علی کرتے رہو۔ کیونکہ ہر شخص کو
راس کی تھریکے مطابق آسانی ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) پس
جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، آخرت تک۔

۴۶۷۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہتا ہے۔

۱۱۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں
زہری نے، ان سے منہ بنت حارث نے حدیث بیان کی، کرام سلم رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ
کس طرح رحمت کے فرشتے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے
گئے ہیں، کون ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگائے، آنحضرتؐ کی مراد اذواج مطہرات
سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں
آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا۔ آنحضرتؐ نے اذواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے

فرمایا کہ نبیؐ میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی حنیفہ نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صغیرہ بنتہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس بیٹے آئیں۔ آنحضرتؐ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے انھیں روانہ فرمائے بھی انھیں چھوڑانے کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضرتؐ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ یہ صغیرہ بنت حنی ہیں: ان دونوں صحابیہ نے عرض کی، سبحان اللہ یا رسول اللہ! ان پر پڑا شاقی گذرا کہ آنحضرتؐ نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضرتؐ کے متعلق انھیں کوئی شر ہو سکتا ہے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خزان کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ میں وہ تھکے دل میں کوئی شر ڈال رہا ہوں۔

۶۶۸۔ رکنی چھیننے کی ممانعت۔

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبد اللہ بن مغفل مزینی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکنی (بلوچ) چھیننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ اگر کھجور کھوڑ سکتی ہے اور رات توڑ سکتی ہے۔

۶۶۹۔ چھیننے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھین گئے، آنحضرتؐ نے ایک کا جواب یہ تھا کہ اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرتؐ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَغِيرَةَ بِنْتَ حُجْرَةَ وَجَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدَرَتْ تَزُودُهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبُمَا حَتَّى إِذَا مَلَكَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي هَذَا مَسْجِدُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّاهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ تَقَدْ أَفْعَالَ لِهَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّمَا هُوَ صَغِيرَةٌ بِنْتُ حُجْرَةَ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ عَلَيْهَذَا قَالَ: إِذَا الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ أَرْوَاحِ مَبْنِيِّ الدِّمَاءِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا:

باب ۶۶۸ الثَّمَرُ مِنَ الْخَنْدَفِ:

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ الْأَسَدِيَّ يَخْتَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْفَلٍ الْمُرِّيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَنْدَفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْعَمِيدَ وَلَا يَنْكُرُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْهَمُ الْغَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ:

باب ۶۶۹ الْحَمْدُ لِلَّهِ طَبِيعًا:

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَكْمُرْ بِمَوْتِ الْآخَرِ فَيَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ وَهَذَا

لَعَنَ جَمْعُ اللَّهِ

بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا

حَمَدَ اللَّهَ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَمَرْنَا الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُبْحٍ وَنَحْمًا عَنْ سُبْحٍ: أَمَرْنَا بِعِيَادَةِ الْمُرْتَضِينَ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُ لَعْنَتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ اسْتِغْلَامٍ وَنَقْلِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهْيًا عَنْ سُبْحٍ عَنْ خَاتَمِ الدَّهْبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ اللَّهِ هَبْ، وَهَنْ لُبِّ الْحَبْرِ وَالِدِيَّاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَّاتِ

بَابُ مَا يُنْتَهَى مِنَ الْعَاطِسِ وَمَا يُكْرَهُ

مِنْ التَّشَاؤُبِ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُبَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي حَزِيمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَاطِسَ وَكَرَهُ التَّشَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَعَدَّ اللَّهُ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَبْعَةٌ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَبْذُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَذَا صَنَعَكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بن بن بن

بَابُ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمِّتُ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

اس کا جواب دیا اور دوسرے سے الحمد نہیں کہا تھا۔

۶۸۰۔ رجب چھیننے والا الحمد نہ کہے تو اس کا جواب یہ کہ

اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سہید بن مقرن سے سنا اور ان سے رافعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، ہمیں آنحضرت نے بیار کی باری پڑی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرت نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چپے سے، ریشم اور دیریا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور ریشمی (ریشمی) زین سے۔

۶۸۱۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سستی اور جھمکے بھاری ہونے کی علامت ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دے لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے، ماکہتا ہے تو شیطان اس پر مہنتا ہے۔

۶۸۲۔ چھینکے والے کا کس طرح جواب دیا جائے؟

۱۱۵۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے۔ اور اس کا جمائی یا اس کا ساتھی راوی کو

دشمن تھا ”یرحمک اللہ“ کہے، جب بسا تھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ ”تَحْذَرُکُمْ اللہُ وَیُضَاعِلُکُمْ“ اور اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو حضرات نے چھینکا، لیکن آنحضرت نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا، آنحضرت نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

۶۸۴۔ رجب جمادی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ ہم سے حامد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اچھیک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھیکے اور اللہ شکے لیکن جمائی دینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے توحی لامکان اسے روکے، اس لیے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان جنتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت لینے کے متعلق احادیث سلام کی ابتداء

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سونو کہتے ہوئے سلام کا یہ کیا

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَقَدْ لَہٗ اُخُوۃٌ اَوْ صَاحِبَةٌ یَّرْحَمُکَ اللہُ مَاذَا قَالَ لَہٗ یَّرْحَمُکَ اللہُ فَلَقَدْ یَعِدُّ لَکُمُ اللہُ وَلَیْسَ لَکُمُ ۝

باب ۶۸۳۔ لَا یُسَمِّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَہٗ یَحْمَدُ اللہُ ۝

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اِیَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّحِیُّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ: عَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّتْ اَحَدُہُمَا وَلَکُمُ یُسَمِّتُ الْاُخَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُولَ اللہِ سَمَّتْ هَذَا وَلَکُمُ تَسْمِیَتُنِیْ قَالَ: اِنَّ هَذَا اَحْمَدُ اللہُ وَلَکُمُ عَمَّا اللہُ ۝

باب ۶۸۴۔ اِذَا تَنَاسَّوْا فَلِیَمْنَعْ بَیْکَ عَلٰی فِیْہِ ۝ ۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذَیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَخْبَرِیِّ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْاَعْطَاسَ وَیُبْکِرُ النَّشَاؤَ مَاذَا عَلَسَ اَحَدُکُمْ وَجَدَ اللہُ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سَمِعْتُ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللہُ، وَاَمَّا النَّشَاؤُ مَا تَہَاوَمَ الشَّیْطَانُ فَاِذَا تَنَاسَّوْا اَعَدُّکُمْ فَلِیُزَوِّدَ مَا اسْتَطَاعَ مَا تَہَاوَمَ اَحَدُکُمْ اِذَا تَنَاسَّوْا فَمِنْکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ ۝

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الْاِسْتِئْذَانِ بَدِئُ السَّلَامِ

باب ۶۸۵

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الرَّزَاقِ عَنْ مَخْمُورٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللہُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ طَوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِیَاً اَعَا فَلَکُمَا خَلْقُہٗ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اَوْلَیْکَ النَّعْرَمِیْنَ الْمَلَائِکَۃَ جُلُوسٍ فَاسْمِعْ مَا

جواب دیتے ہیں کیونکہ یہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہو گا۔ یوم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ انھوں نے آدم کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق کے قدار و رخص و صورتی وغیرہ میں کمی بڑھتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ مل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ اور حسین ابی الحسن نے اپنے بھائی (حسن) نبوی سے کہا کہ عجبی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں تو حسن نبوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“ قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حوا کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سدا کا مظاہر نہ ہونے دیں۔ عائشہ الاعین سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کر فی چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو عطا نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، وہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

يَعْمُرُونَكَ فَاِنَّمَا تَعْبُدُكَ وَحْيِيَّةٌ ذُرِّيَّتَكَ فَقَالَ: اسْتَلَامَ عَلَيْكَ فَقَالُوا: اسْتَلَامَ مَرْعَلِيكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى مُوَسَّى اَدَمَ فَكُلُّ مِيزَلِ الْخَلْقِ يَنْفَعُ بَعْدَ حَتَّى الْاَنَ ؕ

باب ۶۸۶۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يَبُذْنَ لَكُمْ مِنَ الْبُيُوتِ فَأَسْأَلُوهَا هُوَ أَهْلُهَا لَكُمْ وَاللّٰهُ يَمْلِكُ مَا تَشَاءُونَ وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْذَرُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ وَسَمَنَ قَالَ: اصْرِفْ بَصَرَكَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ لِيُفْضِلُوا مِنْ أَنْصَابِهِمْ وَيُحْفَظُوا أَنْفُسَهُمْ. وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَجِلُّ لَهُمْ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ لِيُحْفَظْنَ مِنْ أَنْصَابِهِنَّ وَيُحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَاتِمَةُ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نَهَى عَنْهُ وَقَالَ الدَّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الشَّيْءِ لَعَلَّ تَحْفِظَ مِنَ الشَّيْءِ لَا يُمْسِكُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ وَتَحْفِظٌ مِّمَّنْ يُشْفَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً عَطَاءُ النَّظَرِ إِلَى الْحَبْوَةِ أَيْ يَبْعَثُ بِسَكَّةٍ إِلَى أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلمان بن لیسا نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، فضل خوبصورت مرد تھے، حضور اکرمؐ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے، اسی دوران میں قبیہ بن شعم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضرتؐ سے ملنے پہنچ گئی، فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے، اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا، آنحضرتؐ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظر پڑا، ہرے تھے، آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ لی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بڑے سے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن لیسا نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راہوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلسیں تو سب ناگزیر ہیں، ہم ان میں رد و مرو کے مسائل پگھلو کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر مجلس تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حدود و عرض کی، راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا، غیر محرم کو دیکھنے سے نظر نہ بچو رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ مجلسی کا حکم دینا اور بائی سے دوکنا۔

۱۱۶۱۔ سلام یا اللہ تعالیٰ کے مہول میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اگر کم کم دیا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عکرم بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (امتاء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو یوسف پر، پھر ایک مرتبہ جب آنحضرتؐ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلْمَانَ بْنِ لَيْسَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ ذُو الرُّسُلِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذِي الرُّسُلِ النَّحْسِ خَلْعَهُ عَلَى عَجْزَةِ أَحِلَّتِهِ - وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَهَيْئًا قَوَّيًّا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفَنِّمُهُمْ وَأَقْبَلَتْ أُمُّ لَاقٍ مِنْ خُثَمٍ وَهَيْئَتُهَا تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ الْفَضْلُ يُنْظِرُ الْيَهُودَ وَالنَّحْسَ فَخَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يُنْظِرُ الْيَهُودَ فَخَلَفَ بِمِدَّةٍ فَأَخَذَ بِذِقَنِ الْفَضْلِ فَقَدَلَ وَجْهَهُ مِنَ الشَّظْرِ الْعِجَاءِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِرْيَنَةَ ابْنِي الْحَجَّ عَلَى عِبَادِهِ أَوْ رَكَتٍ إِنْ شِئْنَا لَكَيْدًا لَا يَسْتَيْطِعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ مَيَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ وَالْجُلُوسُ بِالطَّرَفَاتِ فَقَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ حَاجٍ لَيْسَ بِيَدِنَا نَحْنُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُ الْمُحَلِّسِ فَأَعطُوا الطَّرِيفَ حَقًّا تَأَدَّوْا مَا حَقَّ الطَّرِيفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعَقُّوْا الْبَعْرَ وَكَلِّمُوا ذِي وَرَدَ اسْتَلَامُوا وَإِنْ مَرَّ بِالْمَعْرُوفِ وَالْقَعَى عَنِ الْمُنْكَرِ

۱۱۶۱۔ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَإِذَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ بِنَحْوِهِ فَخَيَّرُوا يَا حَسَنَ

وَمِنْهَا أَدْرَاؤُهَا

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَّانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَهَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامُ عَلَى يونسَ، قُلْنَا اللَّهُمَّ

مناذ سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو ”القیات معدود الصلوات، والطیارات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیہ وعلیٰ عبا و آلہ الصالحین“ پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان وزمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ ”اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده ورسوله“ اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

۶۸۸۔ تم کو ادنیٰ جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔
۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں محمد بن خبری، انھیں بہام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

۶۸۹۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
۱۱۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن خبری، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمن بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۰۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔
۱۱۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت نے خبر دی، آپ عبدالرحمن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

۶۹۱۔ چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن سیدار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرنے گزرنے والا بیٹھے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

مَنْ مَضَى نَدْعُكَ وَسَلَّمَ أَهْلَ عِلْمِكَ لِعَجْبِهِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ مَعَهُ مَنْ يَدْعُو أَحَدَكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ أَتَمَّ إِلَهِكُمْ وَأَتَمُّ نَبِيِّكُمْ وَأَتَمُّ رَحْمَتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ وَبَرَكَاتُهُ أَسَدُّكُمْ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ مَلَائِكَةٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَخْتَارُ بَعْضُ مَنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

باب ۶۸۸ تَسْلِيمُ الْفَقِيرِ عَلَى الْكَثِيرِ
۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ بْنُ مُنْبِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْمُصَغِّرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِءُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۸۹ تَسْلِيمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي
۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا جَرِيجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتَ بْنَ مَوْثِقٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ
۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَرِيجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتَ بْنَ مَوْثِقٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۱ تَسْلِيمُ الْمُصَغِّرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ أَبُو إِدْرِيسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الْمُصَغِّرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارِءُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْفَقِيرُ عَلَى الْكَثِيرِ

باب ۶۹۲ افتاء السلاۃ

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ يَعْبادَةٍ الْمُرِيضِ، وَإِتْبَاعِ الْجَنَّةِ تَزِدُ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَنَقْرُ الْفَتِيفِ، وَغَوْنِ الْمَطْلُومِ وَإِفْتَاءِ السَّلَامِ وَالْبُرْءِ الْمُقْتَرِ - وَنَهَى عَنِ الشَّرَابِ فِي الْفِتْنَةِ، وَنَهَى عَنْ لُحْظِ الذَّهَبِ وَعَنْ مَكُوبِ الْمَيِّتِ، وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيدِ وَالسَّرِّيَاكِ وَالْفَيْسِ وَالْأَسْتَرْقِ.

باب ۶۹۳ استلام بالمعرفة وغلب المعرفة

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَنَازِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى السَّلَامُ خَيْرٌ قَالَ: نَطْعُ الطَّعَامِ وَنَقْرُ السَّلَامِ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ ثَلَاثَيْنِ فَبَعْدَ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الْيَأَى - يُبْدَأُ بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّ سَمْعَةَ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

باب ۶۹۴ آية الجواب

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۲۔ افتاء سلام

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن معرووف نے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتیں حکم دیا تھا۔ بیکار کی بیماری پر پسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکے (دالے) کے جواب دینے کا، کھردر کی دھونے کا، منظم کی دھونے کا۔ انشاء سلام (سلام کو دینے اور بکثرت سلام کرنے کا، قسم حق لکھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنکھوں سے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی گڑھی پینے سے بھی منع فرمایا تھا۔ مدیتر (ریشم کا زین) پر سوار ہونے سے ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق (پہننے سے منع فرمایا تھا)۔

۶۹۳۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنکھوں سے فرمایا، بیکہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہنچاتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہنچاتے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید یعنی نے اور ان سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ میں تو ایک طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ آنکھوں سے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

۶۹۴۔ پردہ کی آیت۔

۱۱۶۸۔ ہم سے کحی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (مکہ) پر

صَوَّأَتْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسِيَّةُ نَبِيَّةٌ فَخَرَجَتْ رَسُولُ
 صَبَّ مَسِيَّةٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ
 أَعْلَمُ أَنَّ رِسْ بِشَانِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلُ، وَقَدْ
 كَانَ أَقْبَرُ بِنُ كُتِبَ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا
 نَزَلَ فِي مَبْنِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرَنِيْبِ ابْنَةِ حَبِشٍ: أَهْبِئِ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَمَارَعُ دُفَاً مَا الْقَوْمُ فَأَمَّا بُدَا مِينَ
 الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ سَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوا الْكُلَّ فَخَارَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ
 خَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَخَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ
 حُجْرَةٍ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
 حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَنِيْبٍ فَأَذَاهُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا
 فَرَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
 حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ
 وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَأَذَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزِلُ آيَةُ
 الْحِجَابِ فَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ۝

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ
 أَقْبَحَ شَأْنًا أَوْ يَحْزَنُ أَشْبَهَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا
 نَزَّ وَجَّهَ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَنِيْبٌ دَخَلَ
 الْقَوْمُ فَطَعِسُوا ثُمَّ جَبَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَاتِبُهُ
 يَتَقَيَّمُ لِيُقِيَامَ فَلَمْ يَقْعُرْ قَوْمًا فَلَمَّا أَمَى ذَلِكَ قَامَ
 فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ
 وَأَنَّ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ
 فَأَذَاهُمْ جُلُوسٌ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَأَنطَلَقُوا
 فَأَخْبَرَتِ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ حَتَّى
 دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَذْهَلَ فَأَلْفِي الْحِجَابِ

کر کے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ کی زندگی
 کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے مستحقِ سب
 سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس
 کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا
 جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے
 بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضرتؐ ان کے دو گھاتے اور اپنے صحابہ
 کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند
 حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور سبت دیت تک وہیں ٹھہرے۔ اسے
 رات اور آپس میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضرتؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں
 بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرتؐ چلے رہے اور
 میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک
 پہنچے۔ آنحضرتؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف
 لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا
 کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی نہ کہ واپس
 نہیں گئے تھے۔ آنحضرتؐ دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی
 آنحضرتؐ کے ساتھ آیا جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے
 تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپ پھر واپس آئے اور میں بھی آپ
 کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور
 آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان
 کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان کی اور ان
 سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ
 عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے
 رہے، آنحضرتؐ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں تاکہ
 جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں، لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضرتؐ
 نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو
 کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور
 جب آنحضرتؐ اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے رہے
 تھے۔ آنحضرتؐ واپس ہو گئے اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

بَلِّغْنِي وَبَيْنَهُ وَافِزَلِ اللَّهُ تَعَالَى:
مَيَّا يَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا سَكَا
لَهُ خَلُوهَا مَيَّوَاتِ النَّبِيِّ
الْبَصِيرَةِ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ
السُّدَيْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ بِكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَوْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَحَبُّ
فِيَاكَ تَأَلَّتْ فَكُلُّهُ يَفْعَلُ وَكَانَ أَسْرَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ فَيَكِلُ الْمَنَاجِيعَ
فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَكَانَتْ أَمْرًا طَوِيلَةً فَذَرَتْهَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْخَبِيرِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
يَا سَوْدَةُ حِزْمًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ

بَابُ ۶۹۵ الَّتِي سَمِعْتُ أَنَّ مِنْ أَجْلِ
الْبَصِيرَةِ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ الْمُهَازِي حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ حَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ طَلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْدٍ
فِي حَجْرٍ أَيْمَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْتَكُ
بِهِ أَسَافَةً فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ
لَطَعَنْتُ بِهِ فَا عَيْنَكَ إِنَّمَا جَعَلَ
الَّذِي سَمِعْتُ أَنَّ مِنْ أَجْلِ

الْبَصِيرَةِ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَهْلٍ
عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا إِنْ طَلَعَ مَعَ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کئے تو میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع دی آنحضرت نے تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے
میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضرت نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اسے لوگو جو ایمان لے آئے ہر نبی کے گھر میں دو داخل
ہو آخر تک۔

۱۱۶۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی! انھیں معقوب نے خبر دی، ان سے
میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن سنان شہاب نے بیان کی۔
کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضرت سے
کہا کرتے تھے کہ آنحضرت ازواج مطہرات کا پردہ کر لیں۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے
ایسا نہیں کیا اور ازواج مطہرات رفع محبت کے لیے صرف رات ہی کے وقت
ٹھکتی تھیں۔ (اس وقت گھر دل میں بیت الخلا نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت
زمرہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں، ان کا دل بہا تھا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے انھیں دیکھا، اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا سودہ
میں نے آپ کو چھاپ لیا۔ آپ نے اس لیے کہا کہ یہ تو آپ پر پردہ کے حکم کے نازل ہونے
کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پر وہی آیت نازل کی۔

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ رپڑیٹ کاموں پر نظر
ڈپڑے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے نہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے
سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔) اور اس میں کسی شرا
شک، کی گنجائش نہیں (اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑی سوراخ میں سے دیکھا، آنحضرت کے پاس اس
وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھا رہے تھے آنحضرت نے ان سے
فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جہانک رہے ہو تو یہ کنگھا تہدی آنکھ میں چھپو دیتا۔
اور اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ اندر کی کوئی
رپڑیٹ چیز نہ دیکھی جائے۔

۱۱۶۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان
کی، ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک
صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑے میں جہانک کر دیکھا تو آنحضرت ان

وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْبَيْتِيُّ فَسَلَّمَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِشْقَطٍ أَوْ بِمِثْلَيْهِ فَقَامَ إِلَى الْبَيْتِيِّ فَسَلَّمَ
الْبَيْتِيُّ لِيَطْعُمَهُ ۖ

باب ۶۹۶ بَيْنَا الْجَوَارِحُ دُونَ الْفَرَجِ ۖ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نَاعِدُ الدَّرَّاجِ أَنَّ الْخَلِيفَةَ
مَعْمَرُ بْنَ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
مَا أَرَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى
ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنْ الدِّنَارِ أَذْنًا ذِيكَ لَكَ خَالَةٌ،
فَزِنَا الْعَيْنَ وَالْظُّفْرَ، وَزِنَا اللِّسَانَ الْمُنْطَقِ،
وَالنَّفْسَ تَمَنَّى وَتَشْتَهَى وَافْتَرَجَ
بِعَمَلٍ ذِيكَ كَعَلَهُ
أَوْ يَكْدُمُهُ ۖ

باب ۶۹۷ الشَّلِيمُ وَالسَّيِّئُ أَنْ تَلَدَا -

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا
تَلَكَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا ۖ

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُصَيْنَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جُلُوسٍ مِنْ عِبَادِ
الْخَلِيفَةِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُومٌ - فَقَالَ:
إِنَّمَا دَنْتُ عَلَى عَمْرٍ ثَلَاثًا فَكَلِمَةُ ذِيكَ لِيَ فَرَجَتْ
فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: إِنَّمَا دَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَجُودْ
لِي فَرَجَتْ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرف تر کا چل یا بہت سے چلے کر پڑھے، گویا میں انخوار کو دیکھ رہا ہوں،
ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لارہے تھے، گویا آپ وہ چل
انہیں چھو دیں گے۔

۶۹۶ - شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۶۳ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان
سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ معنی و گناہوں سے مشابہت میں نے اور
کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔
انہیں عمر بن زبیری، انہیں ابن طاووس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز معنی و گناہوں سے مشابہت اس
حدیث کے مقابل میں نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقابل میں زنا میں سے اس کا
حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لاعلمہ و چادر ہوگا۔ پس اٹھ کر زنا دیکھنا ہے
زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔
اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو
گیا یا جھٹلا دیتی ہے) اگر سچا رہا۔

۶۹۷ - سلام اور اجازت میں مرتبہ ہونی چاہیے۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالمعز نے خبر دی، انہیں
عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے شامہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب
دیتے) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو زیادہ
سے زیادہ تین مرتبہ دہراتے۔

۱۱۶۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد بن سعید نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا
کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں، انہوں نے
کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اذکار کیے کہ اجازت چاہی لیکن مجھے
کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے وہاں چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں
نے دریافت فرمایا کہ اذکار کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا بات مانع تھی، میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ لِدَاكُمَا فَكَلِمَتُهُ ذَاكَ
 فَكَلِمَتُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَقِيْمَنَّ عَلَيْهِمْ مَبِيَّةٌ
 أَمْ يَكْفُرُ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَنِي كَعْبٍ : وَاللَّهِ مَا
 يَكْفُرُ مَعَهُ إِلَّا أَنْصَغَرُ النُّعُومُ فَكُنْتُ
 أَنْصَغَرُ النُّعُومُ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي
 أَبُو عَمِيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
 عَنْ يَسْرِ سَمِعْتُ أَبَا
 سَعِيْدٍ يَهْلِكُ

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ
 يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيْدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ إِذْنُهُ

۱۱۶۴ // حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ -
 وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُبَايِدُ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا بَنِي قَدَاحٍ فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ
 أَهْلُ الصُّفَةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ ، قَالَ فَاذْكُرْتُمْ ذُنُوبَهُمْ
 فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

باب ۶۹۹ التَّسْلِيْمُ عَلَى الصَّبِيَّانِ
 ۱۱۶۵ // حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَاءِ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَهْلَ بْنَ مَسْبُوحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْعُكَ

باب ۷۰۰ تَسْلِيْمُ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ
 وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

انڈر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت
 چاہے اور اسے اجازت دے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا اللہ انھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہوگا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
 عیسیٰ والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے انھنوں سے یہ حدیث
 سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ ہمارے ساتھ وہاں کی
 گواہی دینے، سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔
 اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور
 عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن
 المبارک نے بیان کیا انھیں ابن عبیدہ نے خبر دی۔ ان سے زید نے حدیث بیان
 کی، ان سے لبر نے اور انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینا
 چاہیے (اگر وہ داخل ہونے کے لیے)؛ سعید نے قتادہ کے واسطے
 سے بیان کیا ان سے الراح نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ
 نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (دلانا) اس کے لیے اجازت ہے

۱۱۶۶ // ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان
 کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن
 ذر نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا، انھنوں
 نے ایک بڑے پیالے میں دو دھوپا تر فرمایا، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ
 اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ اُسے اور
 (انڈر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۶۷ // ہم سے علی بن ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
 سعید نے، انھیں ثابت بن ابی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
 آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ // مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں
 کو۔

عبروی۔ ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید بقری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر آنحضرت کو سلام کیا، آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی، اور پھر آکر سلام کیا۔ آنحضرت نے فرمایا: "وعلیک السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ، یا اس کے بعد، عرض کی یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے، آنحضرت نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پیٹے پوری طرح دھو کرو۔ پھر قبضہ رو ہو کر تجھ (تحریر) کہو۔ اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کا دو حب رکوع کی حالت میں برابر پڑھاؤ، حب سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تو اب سجدہ میں جاؤ۔ جب سجدہ پوری طرح کر لو تو سر اٹھاؤ، اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ یہی عمل اپنی سر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ نے اخیر کے متعلق یہ بیان کیا کہ انہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بھیجی گئی حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ۔ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

۶۰۳۔ حب کوئی کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکیا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبکر بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ علیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۶۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک

سب ہوں۔

۱۱۸۴۔ ہم سے ابوسعید بن ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زہری نے بیان کیا کہ مجھ ابو اسامہ بن زہری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھمبے پر سوار ہوئے،

بَعَثَ فَسَبَّحَهُ ثُمَّ عَبَّدَ اللَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَعْبُورِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامُوا ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ قَعْلًا فَإِنَّكَ لَتَقْتُلُ، فَدَجَّعَ قَعْلًا ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ قَعْلًا فَإِنَّكَ لَتَقْتُلُ فَقَالَ فِي الْفَتْوَى بَعْدَ هَذَا: عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا قُتِلَ لِيَ الصَّلَاةُ فَاسْتَبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَسْتَرِعَلُ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ رَكَعْتَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْمَعَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ سَاجِدٌ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ جَالِسٌ ثُمَّ اجْعَلْ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ سَاجِدٌ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ جَالِسٌ ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ فِي الْأَخْبَارِ عَنْ شَيْبَةَ قَائِمًا: ۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتُ مَكِّيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَفْعَلَ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّكَ جَالِسٌ

بِالْبَيْتِ إِذَا قَالَ مُدَنَّ يَفْرُغُكَ السَّلَامُ:

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا

عَامِرٌ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ حَبْرَةَ بْنَ يَزِيدٍ يُفْرِغُكَ السَّلَامُ،

قَالَتْ وَاعْلَيْكَ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ حَمَّةَ اللَّهِ

بِالْبَيْتِ السَّلَامُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ الْخَلَطُ

بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو اسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَكَبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ حَتَّى قَطِيفَةٌ
 فَذَكِيَّةٌ وَأَسَافَةٌ وَأَسَامَةٌ مِنْ زَيْدٍ وَهُوَ
 يَمُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ دُفْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
 أَخْلَعُ لَامِئِينَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِدَّةٌ ثَوَائِلُ
 وَالْيَمُودُ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُجَيٍّ ابْنُ سَكُولٍ، وَفِي
 الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ
 عَجَازَةُ الدَّائِيَةِ خَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُجَيٍّ أَنْفَعُ دَوَائِمَ
 ثُمَّ قَالَ: لَا تَغْبِرُوا عَلَيَّاسُكُمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَذَاعَهُمْ إِلَى
 اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُجَيٍّ
 ابْنُ سَكُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أُحْسِنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ
 مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَأَسْأَلُكَ إِلَى
 رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَانَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُذُ ذَلِكَ،
 فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَمُودُ حَتَّى هَمُّوا
 أَنْ يَتَوَاسَّوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ وَابْتَدَأَ حَتَّى مَخَلَ
 عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَكَلْتُمْ مِمَّا قَالَ أَبُو
 حُبَابٍ؟ يَرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُجَيٍّ، قَالَ كُنَّا وَكُنَّا - قَالَ
 اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَصْنَعْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ
 أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلُ
 هَذِهِ الْبَحْرِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَقْصِبُونَهُ
 بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْبَاطِلِ
 أَعْطَاكَ شَرِيقَ بَيْدِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا
 سَأَلْتُ، فَعَفَا عَنْهُ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

يَا هُوَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ عَلَى مَنْ إِقْلَرَتْ
 ذُنُوبًا وَلَمْ يُدْرَسَ لَهَا حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ

جس پر پاؤں بندھا ہوا تھا اور نیچے مذک کی بنی ہوئی ایک مجلس چادر کچی ہوئی تھی۔
 آنحضرتؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسام بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپؐ بنی حارث
 بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا
 رہے تھے۔ یہ جنگ بیدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ ایک مجلس سے گزرے
 جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے عبداللہ بن
 ابی بن سلول بھی شریک میں تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 موجود تھے جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی
 ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبارِ رزا پڑا۔ پھر حضورؐ اکرمؐ نے سلام کیا اور
 وہاں رک گئے اور اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی
 تلاوت کی عبداللہ بن ابی بن سلول بلا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر
 ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو
 اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لیا
 کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں
 اس بات پر تو تو میں میں برسے لگی اور فریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ نہ کر سکیں اور
 ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ لیکن آنحضرتؐ انھیں براہِ خاموش کراتے رہے۔
 اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضرتؐ اپنی سواری
 پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا
 سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوجہاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ
 عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے
 عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ
 نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا تھا۔ اسی یعنی (دینِ منورہ) کے
 لوگ آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ
 اسے (عبداللہ بن ابی کو تاجِ سپاہیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن
 جب اللہ تعالیٰ نے اس حضورؐ کو اس حق کی وجہ سے غم کر دیا جو اس نے آپؐ کو
 عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا
 ہے جو آپؐ نے دیکھا چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۶۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت
 تک اس کو سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

نہیں ہو گیا اور کہتے وہ دن تک گنہگار کا توبہ کرنا ہر سہ ماہ ہے اور
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام دیکرو۔
۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور
ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔
وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں مختور
کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اعزازہ لگاتا تھا کہ آنحضرتؐ نے جواب
سلام میں بڑے مبارک بلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور آنحضرتؐ
نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا منازعہ فرمے اور اعلان کیا۔
۶۰۶۔ ذمیروں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں
زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ
”اسام علیک“ انھیں موت آئے، میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب
دیا ”وعلیک السام واللعنہ“ آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کہ نبی اللہ
تعالیٰ تمام معاملات میں زہی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
کیا آپ نے سنائیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ان کا
جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور انھیں بھی)۔

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہودی سلام کریں اور اگر ان میں
سے کوئی ”اسام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور
انھیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے خبر
بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک نے
آنحضرتؐ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ
کتاب تمھیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔
۶۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

وَالِی مَتَى تَتَبَّعَنَّ تَوْبَةَ الْعَاصِی - وَقَالَ عَبْدُ
بْنُ عُمَرَ وَلَا تَسْکَبُوا عَلَی شَرِبَةِ الْخَمْرِ
۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَجْزٍ حَدَّثَنَا النَّدِیُّ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ قَبُولِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ
مَنْكَ اللَّهُ مُعَلِّمٌ وَسَلَّمَهُ عَنْ كَلَامِنَا وَآفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ - عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَيْثُ
سَقَمْتُ بِهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَهْلًا؟ حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسِينَ
لَيْلَةً وَأَذَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَبَّعُ اللَّهَ عَلَيْنَا حِينَ مَلِكِي

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَهُ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَفِيهِمَا قَوْلَانِ فَقُلْتُ
عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَعْلَا يَاعَاشِيَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّحْفَ فِي الْأَمْرِ كَلِمَةً فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَافٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ
بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ تَحْتِ رُكْعَةٍ

السُّلَيْمِيُّ لَيْسَ بِنَبِيِّنَ أَمْرًا ۝

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَافٍ بْنُ مَهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبِعْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَدَامِ وَآبَا
 مَرْثَةَ الْعَنُوتِيُّ وَكُنَّا نَارِيضُ فَقَالَ انْطَلِقُوا
 حَتَّى تَأْتُوا دُرْمَةَ خَافِرٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً قِيتَ
 الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مَخِيفَةٌ مِنْ خَاطِبٍ بَنِي فِي بَلَدًا
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَذْرَكُنَا سَيْدًا عَلَى جَمَلٍ
 لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ
 كِتَابٌ فَأَخَذْنَا بِهَا فَبَتَّعْنَا فِي سَاطِعِهَا فَمَا وَجَدْنَا
 شَيْئًا. قَالَ مَا حَبَايَا مَا نَزَلِي كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ
 عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي يُخَالِفُ بِهِ لَخُرَجَتِ الْكِتَابُ أَوْ لَجَجَرْدَتْ لِي
 قَالَ فَلَمَّا أَتَيْتُ الْحِجَةَ مَتَّيْ أَهْوَتْ بِيَدِي إِلَى مُجَرِّعِهَا
 فَخُتَّجَتْ بِكِسَايَةٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
 بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا
 حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكُونُ
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا عَزَيْتُ وَلَا بَدَلْتُ ،
 أَسَدْتُ أَنْ تَكُونُ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا مَدَّةً فَعَزَّ اللَّهُ
 بِهَا عَنْ أَحَدِي وَمَا بِي وَكَلَسِي مِنْ أَهْمَابِكَ هَذَا
 إِلَّا وَلَهُ مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَحَدِهِ وَمَالِهِ
 قَالَ - مَهْ قَدْ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَانِي
 فَأَضْرَبَ عَنْقَهُ فَقَالَ فَقَالَ : يَا عُمَرُ
 وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَتَلَ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی :

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں سوار تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضۂ خافر، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس خاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہو گا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پایا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (دلی جہاں) آنحضرت نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو کھینچا یا اور اس کے کچا وہ میں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط تو نظر نہیں آتا؛ بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے، تم خط نکالو دردمیں تمہیں نزکا کہ در دل کا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے دریافت فرمایا، خاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کر لے۔ آپ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکرم معظ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کر لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا جھگڑائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھ اجازت

اَتَلَعَّ عَلَى اَهْلِ مَدِيْنَةٍ فَقَالَ رَغِمَ لَوْ
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ
فَمَا مَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اَللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

باب كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ اِلَى اَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ
اَنَّ هَرِيرَةَ قَالَ اَسْأَلُ السَّيِّدَ فِي خَيْرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا
يُجَاهِدُ اِيَّا شَامَ فَاَتَوْا فَمَا كَرَّ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ كَمَا
يَكْتُبُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقِي نَزْدَافِيهِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَ
رَسُوْلِهِ اِلَى هَرِيرَةَ قُلُوبُ السُّلُومِ اَسْلَمْتُ عَلَى

مِنْ اَتْبَعَ الْفَدَا اَمَّا بَعْدُ

باب مِمَّنْ يُبَيَّنُ فِي الْكِتَابِ وَقَالَ

الَّتِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
وَمِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ ذَكَرَ مَا جَلَّ مِنْ بَنِي اِسْرَءِيْلَ
اَحَدًا حَشَبَهُ فَتَقَرَّرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَنفَ دِيْنَارِي
وَمِصْقَفَتَيْنِ اِلَى صَاحِبِهِ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِي
سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَللّٰهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَّ حَشَبَهُ فَجَعَلَ
الْمَالَ فِيْ جَوْفِهَا وَكَتَبَ اِلَيْهِ مِصْقَفَتَيْنِ فَلَدَنَ
اِلَى مَلَكَيْنِ

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَوْلُهُ اِلَى سَيِّدِكُمْ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مِصْقَفَتَيْنِ اِلَى سَيِّدِكُمْ اِسْمُ الْوَلَدِ بِلَالُ بْنُ رَاحِلٍ اَلْأَنْصَارِيُّ
اَللّٰهُ تَعَالٰی دُرِّ کی لڑائی میں شریک تھا کہ اس پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کہا کہ
تم جو چاہو کرو تمہارے لیے جنت لکھ دی گئی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر عرضی اللہ عز
کی آنکھیں اشک الود پر گئیں اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے والے
۱۱۹۰۔ اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مغال ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ
نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور
انھیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مرقل نے قریش کے چند افراد
کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام بچارت کی عرض سے گئے تھے۔ سب
لوگ برقل کے پاس آئے۔ پھر انھوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر برقل نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا اور وہ پڑھا گیا خط میں یہ لکھا ہوا
تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو امیر کا بندہ اور اس کا رسول
ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہر قل عظیم دم کی طرف سلام ہو ان پر جنسوں نے
ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

۱۱۹۱۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے لیث نے

بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے
عبد الرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ آنحضرت نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا
ذکر کیا کہ انھوں نے لکھی کا ایک لکھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے
ایک ہزار دینار اور خطار رکھ دیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی
(قرض خواہ) کی طرف تھا اور عربی الیاسم نے بیان کیا کہ ان سے ان کے
والد نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے کوئی ایک لکھی میں سوراخ کیا اور
مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، غلام کی
طرف سے منسلک کر دیے۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے

لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم سے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قرظ کے پہری سعد رضی اللہ عنہ کو نکالتے بناتے پر پتا رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضرتؐ نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لوگ آپ کی تائیدی پر آمادہ ہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو تیر کر لیا جائے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتے نے کر آیا تھا۔ ابوعبد اللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بجائے بعد) "الی" حلیک نقل کیا ہے۔

۱۱۱ - مصنف - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرتؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توجہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۲ - ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی۔ ان سے بہام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جری نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہری نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرتؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۱۱۴ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور صلح بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهِيلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَحَدَ قُرَظٍ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ - سَعْدٌ فَأَسْلَمَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَبَاءَ فَقَالَ: قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ قَالَ غَيْرُكُمْ فَقَدْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ قَالَ فَأَقْبَلَهُمْ أَنْ تُقَاتِلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذِمَّتِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ حُكِمَتْ بَيْنَا حُكْمٌ يَوْمَ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ أَفَهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي النَّوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمٍ:

بِأَنَّ الْمَصَافَحَةَ - وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْفَةَ وَكَهْنُ بَيْنَ كَفَيْهِ - وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: وَخَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَأَذَا يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنْ هَلَكْتُ بَيْنَ عُبَيْدٍ اللَّهِ يُهْرَدُ حَتَّى مَافَحَنِي وَهَنًا فِي:

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَانَتْ الْمَصَافَحَةُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ:

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ حَبَّابَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

بِأَنَّ الْأَخْذَ بِالْيَدِ يَنْ - وَمَصَافَحَ حَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَدًا مِي:

۱۱۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سجرہ البرم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے، اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَنِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے حبیب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ۵۔ ۶۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَدَنًا مَنِيفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا إِذَا يَقُولُ حُذْرًا شَيْءًا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَجْرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ بَيْنَ كَفْتَيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا عَلَّمَنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَنِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ قَلَمِي وَأَمْنِيَا فَلَمَّا قَبِعْتُ قَلَمًا اسْتَلَمْتُ رِجْلِي عَلَى السَّجْدَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الحمد لله تفہیم النجاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چھیسواں پارہ

باب ۱۳۱۔ المعاقبة وقول الرجل كيف

۷۱۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری۔

اصْبَحْتُ ١٩٥ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ
 شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَ فِي
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
 أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
 حَدَّثَنَا عَبْسَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
 أَخْبَرَ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
 الَّذِي تَوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْعَسَنِ كَيْفَ
 أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ
 أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ يَارِثًا فَأَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ
 لَا تَوَلَّا أَنتَ بِاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَادِ اللَّهُ
 إِنِّي لَأَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَلَّى
 فِي وَجْهِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 الْمَوْتِ فَأَذْهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ
 وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَا فَأَوْصَى بِنَا ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيمَنْ عَنَّا لَا يَعْلِمُنَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا ١٩٥

باب ۱۴۱۔ مَنْ أَجَابَ يَلْبِيكَ وَسَعْدَيْكَ:

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب ابنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے علبہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرمؐ نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم آنحضورؐ کو دیکھتے نہیں، واللہ! تین دن کے بعد تمہیں دنگے سامنے جھکا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرمؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہرہ پر رموٹ کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرمؐ کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضورؐ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اردو سروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضورؐ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والد! اگر ہم نے اُن حضورؐ سے خلافت کی درخواست کی اور اُن حضورؐ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ یہیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضورؐ سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا؛

۷۱۴۔ جس نے "تینیک و صفدیک" سے جواب دیا،

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ، أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ ثَلَاثٌ قَالَ وَمِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلَّا تَذَرُنِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ؟ إِنْ تَعْبُدُونَهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثَلَاثًا سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ قَالَ هَلَّا تَذَرُنِي مَا حَقَّ الْإِعْبَادُ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يَعْبُدَ مُشْرِكُهُ

آپ حضورؐ کی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے؟

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَابْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَقَرِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُجِبْتُ أَنَّ أَحَدًا لِي دَهَبًا يَأْتِي عَنِّي كَيْلَهُ أَوْ ثَلَاثٌ يَنْدِي مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا أَرْضُكَ لِيَدَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَوْ أَرَأَيْتَ يَدُهُ ثَلَاثٌ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ثَلُثُ نَبِيِّكَ وَسَعْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ، أَلَا كُنْتُمْ دُونَ هُمُ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْعُرْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَجْعَلَ فَأَنْطَلِقَ حَتَّى تَغَابَ عَنِّي فَسَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَنِّي يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْعُرْ فَمَكُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَّحْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَنِّي لَكَ

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "نَبِیک و سَعْدِیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجا آوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ... یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہریں پھر "نَبِیک و سَعْدِیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کریں تو اللہ پر بندوں

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدایہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) واللہ ہم سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام زہد میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابو ذر مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرعہ کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کر دوں گا، ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابو ذر! میں نے عرض کیا نَبِیک و سَعْدِیک یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (دُوب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس طرح خرچ کرے اکثریت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا ہمیں ٹھہرے ہو ابو ذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو، اس لئے میں نے اس حضہ کو دیکھنے کے لئے جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضرت کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ بٹھنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضرت تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، اس حضہ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے

کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہوگی، آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (العمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام بزد میں بیان کی تھی (عمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی) اور ابو شہاب نے عمش کے واسطے سے بیان کیا (ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا اعدہ پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ امیرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۱۱۵۔ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

۱۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے،

۱۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے کراٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو؛

۱۲۰۰۔ ہم سے خلا دہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھ

البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

باب ۱۱۶۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ

فَامْتَسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ اشْرَوْا فَانْشَرُوا الْآيَةُ؛

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَمَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما پانہر کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے،

وَيَجْلِسُ فِيهِ اَخَرٌ دَلِيكَ تَقْسَحُوا وَتَوْشَعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں،

باب ۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَتَذَرْنِ اصْحَابَهُ اَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معترف حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو جازع کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب اس حضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے جب اس حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے، اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو انہی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي يُذَكِّرُ عَنْ اَبِي مَجَلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَخَذَتُونَ قَاعًا كَانَتْ يَتَهَيَّأُ لِقِيَامِهِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَمَلَاةٍ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبَّتْ أَدْخَلَ فَأَرَاهُمُ الْبُحْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا هُوَ يُقِيمُ قَوْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ غَيْبًا

دی جائے ارشاد) "اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ غَيْبًا" تک،

باب ۱۸۔ الْاِحْتِبَاءُ بِاللَّيْلِ وَهُوَ الْقَرُوفُ

۷۱۸۔ ہاتھ سے اختیار کرنا یہ قرقار کو کہتے ہیں (یعنی اس

طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں زائیں پیٹ سے ملائی جائیں

اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے،

۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ناخ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَّاحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَبِي يُذَكِّرُ عَنْ اَبِي مَجَلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَخَذَتُونَ قَاعًا كَانَتْ يَتَهَيَّأُ لِقِيَامِهِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَمَلَاةٍ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبَّتْ أَدْخَلَ فَأَرَاهُمُ الْبُحْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا هُوَ يُقِيمُ قَوْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ غَيْبًا

وَسَلَّمَ بِغَاءِ اللَّعْبَةِ مُعْتَبِرًا يَدِيدُهُ هَكَذَا ۱
باب ۱۹۷ - مَنَ أَنْكَارُ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِهِ
 قَالَ خُبَابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَمِّدٌ يُرْدُّهُ قُلْتُ لَا تَذْكُرُ
 اللَّهُ؟ فَقَعَدَ ۱

طرح اقباء کئے ہوئے دیکھا،
 ۱۹۷۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا
 کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک
 چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی اے حضور
 اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے،

۱۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل
 نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن
 بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ صحابہ
 نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک
 کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا،

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالُوا بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا شَرُّكَ بِلَاطِهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ
 دَوَّانٍ مُتَشَكِّيًا نَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا دَقُولُ الزُّورُ قَسَا
 تَزَالُ يَكْثُرُهَا حَتَّى لَمُنَّا لَيْتَهُ سَكَتَ ۱

باب ۲۰۱ - مَنَ اسْتَرْعَى فِي مَنِيهِ رِجَابَةً
 أَوْ قَصِيدًا ۱

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْرِ بْنِ
 سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْعَارِثِ
 حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى الْمُنَبِّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 انْعَصَى فَأَسْرَعَتْ لَمْ دَخَلَ الْبَيْتَ ۱

باب ۲۰۲ - السَّرِيرُ ۱
 ۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ
 الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي الضَّمْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْتَرُ
 أَنْ أَمُومَ فَأَسْتَقْبِلُهُ فَأَسْأَلُ الْبَسْلَ ۱

۲۰۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن یحییٰ نے
 حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن عاصم نے
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر
 پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔
 ۲۰۴۔ تخت ۱

۲۰۵۔ ہم سے ثیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان
 کی، ان سے اعشہ نے، ان سے ابو الضمّی نے، ان سے مسروق نے، اور
 ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضرت اور قبلہ کے درمیان
 لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوتی لیکن میں اٹھا پسند نہیں کرتی تھی
 البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے اہستہ سے کھسک جاتی تھی،

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا :

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذرا) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو یلیع نے خبر دی، انہوں نے ابو قلابہ کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضرت میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، اُن حضوروں میں پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضرت کے درمیان جوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضرت مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا سات دن میں لے کے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے :

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ نے اور ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ، مجھے ایک ہفتہ میں عطا فرما، چنانچہ آپ ابوذرؓ کے مجلس میں بیٹھے، ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

بَابُ ۷۲۲ مَنِ الْيَقِيْ لَهُ وَسَادَةً
۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَنُوفٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَلِيعِ
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَيْمَنَ بْنِ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَحَدَّثَنَا أَنَّهُ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ
صَوْمِي قَدْ خَلَّ عَلَيَّ مَا لَقِيتُ وَسَاوَةً مِنْ أَوْجُوْهَا
لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِيْ، أَمَا لَكُفَيْتَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً
أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَسَنًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ تَسَعًا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ إِهْدِيْ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ لِأَصْوَمَ فَرَّقَ صَوْمِهِ وَأَوْدَشَطَرَ النَّهْزِ
صِيَامُهُ يَوْمٍ وَافْطَرَّ يَوْمٍ :

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ
عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَكُفْتُي
فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِيْ جَلِيْسًا فَقَعِدْ إِلَى أَبِي الدَّرَاءِ
فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ
أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّرَّادِ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ
قَوْمُهُ؟ يَعْنِي حَدِيْقَةَ، أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ
الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْ لَيْسَ
فِيكُمْ صَاحِبُ السَّوَاكِ وَالْوَسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ
مَسْعُودٍ أَلَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا

تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علامہ نے کہا کہ وہ "والذکر والانی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

۷۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ :

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

۷۲۴۔ مسجد میں قیلولہ :

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چمکے رکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا ان حضوٰر نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضرت تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گردن و گود ہو گئی تھی، آنحضرت مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرماتے گئے، "ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو"۔

۷۲۵۔ یہ کچھ لوگوں کی ملاقات کیلئے گئی اور قیلولہ انہیں کے یہاں کیا،

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انفاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

یغشی؟ قَالَ وَالتَّذْكَرُ الْأُنْثَى، فَقَالَ مَا زَالَ كَهَذَا حَتَّى كَادُوا يُشْكِكُونِي وَقَدْ سَنَعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

کہ وہ "والذکر والانی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

باب ۷۲۳۔ القَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ،

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا قِيلُ وَتَغْدُو بَعْدَ الْجُمُعَةِ،

باب ۷۲۴۔ القَائِلَةُ فِي الْمَسْجِدِ،

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ يُعَلِّی اسْمُ امْرَأَةٍ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تَرَابٍ وَرَنَ كَانَ لَا يَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ ابْنِ عَمْرٍ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَتَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسَانِ، انْظُرَا إِن هُوَ قَبَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُفْطِحٌ قَدْ سَقَطَ رَأْوُكَ عَنْ شَقِيهِ فَأَمَّا بَنُو تَرَابٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطْعًا فَيَقِيلُ عَنْهَا وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَبَا تَرَابٍ قَدْ أَبَا تَرَابٍ،

باب ۷۲۵۔ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ،

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْإِنْفَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ الْبَتِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطْعًا فَيَقِيلُ عَنْهَا

دیتی تھیں اور آنحضرتؐ نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر جب آنحضرتؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ کو اپنے پاس اور ابھرے ہوئے آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور نمک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے منوط میں ملایا جائے

بیان کیا کہ پھر ان کے منوط میں اسے ملایا گیا،

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى مَبَارٍ يَدْخُلُ عَلَى أَمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَدْحَانَ فَتَقَطِّعُهُ، وَكَأَنَّهُ تَحْتَ عِمَارَةٍ بَيْنَ الصَّامِتِ فَتَدْخُلُ يَوْمًا فَاطَعَتْنَاهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ ثَلَاثَ فَعَلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَأْسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْضَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْكَلْبِ عَلَى الْأَسْتَرَةِ شَكَ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فِدَاعًا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَأْسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْضَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ، فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ، أَنَا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَأَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَرَفْتُ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائے تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ اس حضورؐ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک دن آنحضرتؐ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرتؐ کو کھانا کھلایا، پھر آنحضرتؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہمیں رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر کشتیوں میں (سوار ہوں گے، جنت میں وہ ایسے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو اس سلسلے میں شہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضرتؐ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضرتؐ نے دعا کی، پھر آنحضرتؐ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہمیں رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر! میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اسی میں سے کر دے۔ اسی حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہوگی، پناہ خواہم حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) اس سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

باب ۲۶۱۔ اَلْجُلُوسُ كَيْفَ مَا يَسْتَحِبُّ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ، وَقَدْ بَيَّعَتُنِ اشْتِمَالَ النَّهْرِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَوْمٍ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَأَ مَسْتَهَ وَالْمَتَابَذَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدْبَلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب ۲۶۲۔ مَنْ تَابَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ مَا جِئَهُ فَإِذَا مَاتَ اخْتَرِبَهُ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَاهُ لَعَادَ رَمِيًّا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًّا لَا وَدَّيْهِ مَا تُحْفِي مَشْيُهَا مِنْ مَشْيِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالَ: هَرَجًا يَا بَنِي، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ يُكَافِّرُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتْهَا سَارَهَا الْفَأَنِيَاةَ إِذَا رَجُلِي تَضَعَاكَ، فَقُلْتُ لَهَا: أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ تَحْقِيقُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَتْ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ: أَمَا أَرَأَيْتَ قَتَعْنَا مَا خَبَرْتَنِي

۲۶۱۔ سہولت کے مطابق بیٹھا

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؟ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور صلاست اور منابت سے اس روایت کی متابعت معمر محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری کے واسطے سے کی

۲۶۲۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مرثود نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ایمان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں بٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، تہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی بلکہ بہت ہی مشابہ تھی جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی! سر جبا، پھر آنحضور نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آپ حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آپ حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اسی کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

۱۔ دونوں پہناؤں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی شرح ایک سے زیادہ مرتبہ گزہ چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب اس حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال اس حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا دونا جو آپؐ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب اس حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپؐ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی:

۷۲۸۔ چت لیٹنا،

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تیمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپؐ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے:

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپؐ میں

سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد اور ایمان والو! کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم قدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے: ارشاد واللہ بخیر بما تعملون" تک ۷۷۷

۱۲۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

قَالَ: اَمَّا حِينَ سَارَ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَأَنَّهُ اخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْعَرَاكِ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاحِدَةً قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اخْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرْ قِيَّتِي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَيَكُنْتُ بِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَرِي سَارَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَرْهَقِينَ إِنَّ تَكُونِي سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةً لِّنِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَمَةِ

۷۲۸۔ الاِستِلقاءُ،

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَيْتِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اخْبَرَنِي عِبَادُ بْنُ تَيْمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقًا وَاضْعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

۷۲۹۔ لَا يَتَنَاوَلُ اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَسَا بَعَثْتُمْ فَلَا تَتَنَاوَلُوا بِالْأَسْمِ وَالْعُدَّةِ، وَ

مَغْصِيَةِ الرَّسُولِ وَمَنَاجِرُ بِالْبَيْتِ فَالْتَقُوا إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ ابْتِغَايْتُمْ يَدَهُ فَجَاؤُكُمْ هَذِهِ ذِكْرُ خَيْرٍ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
۷۳۔ راز داری؛

۱۲۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے مقبر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا؛

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں؛

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) یا ان جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے عائشہ نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، چنانچہ حاضر ہوا، اُن حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اُن حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا؛

۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذہم نجوی" میں نجوی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں؛

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَجَّوْنَ بِلِغَتَيْنِ دُونَ الثَّلَاثَةِ؛
باب ۳۱۔ حَفِظُ السِّرِّ؛

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أُخْبِرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي أَمَّا سُلَيْمٌ فَمَا أُخْبِرْتُهَا بِهِ؛

باب ۳۱۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالسُّلُوكِ وَالْمُتَاجَعَةِ؛

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْطِطُوا بِاللَّيْلِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَ؛

لے ہے تاکہ تیسرے ساتھی کی خبر نہ ہو جائے،
۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ بَنَّا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَبْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَتُهُ دَهْرِي مَلَأَ قَسَارَتُهُ قَعَقَبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: وَخَمَةُ اللَّهِ عَلَى مُؤْمِنٍ أَوْ ذِي بَالِكْرَيْنِ هَذَا قَصَبٌ؛

باب ۳۲۔ طَوِيلُ النَّحْوِ۔ وَإِذَا هُمْ يَجْوِي مَصْدَرًا مِنْ تَاجِئَةٍ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْبَيْتُ أَيْتَنَاجُونَ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ مُرَجُلٌ يَسَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يَتَابِعُهُ حَتَّى قَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۝

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سوئے گئے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ۝

بَابُ ۳۳۔ لَا تُزَكُّ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ۝
۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُعْيَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُزَكُّوْا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ۝
۱۲۲۱۔ ہم سے ابو یعیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْبَيْتَيْنِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخِثَتْ بِشَايِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا أَيْسَمْتُمْ قَاتِفُوا عَذَابَكُمْ ۝

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دین منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْفَلُ الْأَبْوَابِ وَأَطْفَلُ الْمَصَابِيحِ قَاتِ الْفَوَاسِقَةَ رَبُّمَا جَزَتْ الْفَتِيلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوباب بعض اوقات چراغ کی بتی کھنچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے) ۝

بَابُ ۳۴۔ اغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ۝
۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَابِيحُ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتَ ثُمَّ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْفِيفَةَ وَخَبَرُوا الْقُلُوعَ وَاشْتَرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَخَبَسْتُه قَالَ وَتَوَبَّعُوهُ

۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ۝
۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اشیکزوں کا منہ بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ”اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو۔“

باب ۳۷۔ الْيَتَامَانِ بَعْدَ الْيَكْبَرِ وَتَنْفِ

الْإِبْطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختمہ، اور بغل کے بال

صاف کرنا؛

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزفہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختمہ، مونے زیر ناف بنانا بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا؛

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْيَتَامَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَقَلِيلُ الْأَخْفَارِ

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن حرزہ خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے سنی سال کی عمر میں ختمہ کرایا، اور آپ نے قدم۔ بالتخفيف (ختمہ کا آکر) سے ختمہ کرایا، ہم سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الزناد نے بالقدم (شدید کے ساتھ بیان کیا)

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَسْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَسَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَأَخْتَمَتِ بِالْقَدَمِ مُحَقَّقَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدَمِ

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختمہ ہو چکا تھا اور ابن ادیس نے اپنے والد کے خوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختمہ ہو چکا تھا؛

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مِثْلِ مَا أَنتَ حِينَ قُبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ، وَكَانُوا لَا يَخْتَنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يَذْرُوكَ وَقَالَ ابْنُ أَدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُبِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتَمِي

۳۔ شریعت اسلامی میں ختمہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ وسلم کو بعد البلوغ بھی ختمہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھر عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختمہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختمہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نو مسلم بالغوں کو بھی ختمہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختمہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات موت تک فوبت پہنچتی ہے؛

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے ،
باطل ہے ، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جو کھیلیں
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد :

بَابُ ۳۶۔ یُحِبُّ تَهْوِیَ بَاطِلٍ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ
طَاعَةِ اللَّهِ . وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
اُقَامَرْتُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى . وَمِنْ النَّاسِ مَنْ
يَشْتَرِیْ تَهْوِیَ الْحَدِیْثِ لِیُفِیْلَ عَنْ مِیْلِلِ اللَّهِ :

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ، ان سے لہث نے حدیث
بیان کی ، ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ ”لات وعزریٰ کی قسم ، تو پھر وہ لا
الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جو کھیلیں ، اسے صدقہ
دینا چاہیے :

۱۲۲۸۔ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی بْنِ یَحْیٰی قَالَ لِبُکَیْرٍ حَدَّثَنَا
اَللِّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ
فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزْرِیِّ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى اُقَامَرْتُ فَلْيَتَصَدَّقْ :

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت
کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ موسیٰ چرانے والے کو ٹھیکوں
میں اکڑنے لگیں گے :

بَابُ ۳۷۔ مَا جَاءَ فِي النَّبَاءِ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْوَاطِ
السَّعَاعِدِ اِذَا انْقَطَعَتْ رِعَاةُ الْبُھَمَةِ فِي الْبَنِيَانِ :

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے اسحاق نے حدیث
بیان کی ، آپ ابی سعید ہیں ۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے
ایک گھر بنایا ، تاکہ بارش سے حفاظت ہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو
اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی :

۱۲۲۹۔ اَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ هُوَ
ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَتْ
بِيَدِي بَيْتًا يَكْنِي مِنِّي الظُّرَّ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ
مَا أَقَاتَنِي عَلَيْهٖ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ :

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو سفیان
نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ، کہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں
نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا ، سفیان نے بیان
کیا کہ میں نے کہا ، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی
ہوگی :

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا وَفَّقْتُ لَبْنَةٍ
عَلَى لَبْنَةٍ وَلَا عَرُوسَتْ نَحْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرَّرْتُهُ
لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَيْتُ ، قَالَ سُفْيَانُ فَلَمْ
تَلْعَلْهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِي :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝ کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے“

بَابُ ۳۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا دَعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَرِیْکِلْ نِیْسَتِیْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ۝

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے المزج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خیاف نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے ۝

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْمَزْجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَتْلُوْهَا وَارِيْدُ اَنْ اُخْتَبِیْ دَعْوَتِ شَفَاعَةٍ لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ، وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي عَنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ يَكُلُّ نَبِيًّا دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِیْبَ فَبَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ۝

بَابُ ۳۹۔ اَفْضِلِ اسْتَغْفَارَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْكُمْ مِدْرَارًا وَاَوْثِقُ الْوَدَانَ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَیَجْعَلَ لَكُمْ جَنَّتٍ وَیَجْعَلَ لَكُمْ اَسْهَارًا۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا نَعَلُوا قَالُوا هِنَا اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاَسْتَغْفِرُوْا لِدُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا نَعَلُوا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شذو بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَذَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا سَدَّطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كَثَرِ مَا مَنَعْتَ أَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُغْضِرَ نَارِيَّ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبًا إِلَّا أَنْتَ تَعَالَى مَنْ قَاتَلَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوتًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَاتَلَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَضِيحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؛

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استغاثت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا، اُن حضور نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا

تو وہ جنتی ہے

باب ۴۰۔ اِسْتِغْفَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؛

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَسَةَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «وَاللَّهِ إِنْ لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ

أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً؛

بَابُ ۴۱۔ التَّوْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ: تَوْبُوا

إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَقْضُهَا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ؛

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثَيْرٍ

عَنِ الْعَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا جَدُّهُ اللَّهُ حَدِيثَيْنِ

أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ

عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذَنْبَهُ كَأَنَّهُ

قَاعٌ تَعْتَجِبُ جَبَلٌ يُخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ

الْفَاجِرَ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ

بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ بَيِّنٌ قَوِيٌّ أَنْفَهُ ثُمَّ

قَالَ: «اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

استغفار؛

۱۲۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے

خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی

کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا کہ اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے

زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں؛

۴۱۔ توبہ۔ قاتادہ نے فرمایا کہ توبوا اِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

تَقْضُهَا میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے؛

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے

حدیث بیان کی ان سے العشاء نے، ان سے عمارہ بن ملیح نے ان سے

حارث بن سويد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (بیان

کی) ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف

سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی

پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور

بدکار اپنے گناہوں کو کسی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے

گزر رہی اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا، ابو شہاب نے

ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر چڑھا دیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخری بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابو عوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطے سے کی، اور ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابو ہریرہ تمیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عمارث نے سنا اور شعبہ اور مسلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابو ہریرہ تمیمی نے اور ان سے عمارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسو نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابو ہریرہ تمیمی سے روایت ہے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَوَابَةٌ قَوْمَهُ رَأْسُهُ قَتَامُ نَوْمَةٍ فَاَسْتَبَقَطَ وَقَدْ دَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اُسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعْ اِلَى مَكَانِي فَرَجِعَ قَتَامُ نَوْمَةٍ ثُمَّ رَاقَعَ رَأْسَهُ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الرَّعْشِ وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا الرَّعْشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ - وَقَالَ شُعْبَةُ وَابُو مُسْلِبٍ وَعَنِ الرَّعْشِ عَنْ اَبِرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّعْشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ اَبِرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ :

بن سوید نے ان سے عمارہ نے، ان سے اسو نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابو ہریرہ تمیمی سے روایت ہے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَيَّ بَعِيْرُهُ وَقَدْ اَقْبَلْتُ فِي اَرْضٍ قَلَاةٍ :

کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَانَتْ التَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِمُّ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا اَظْلَمَ الْقَبْرِ مَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اَصْطَبَحَ عَلَى شِقْبِهِ الْاَيْسَرِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ :

تیسویں رکعت کے بعد :

۱۲۳۵۔ ہم سے اسحاق نے حذیفہ بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ابو ہریرہ عاصی رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو تہجد کی آگاہی رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو لمبی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلع دیتا۔

باب ۴۳۷۔ اِذَا بَاتَ طَاهِرًا :

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتَ مُضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ دُضُوءَكَ لِصَلَاةٍ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْسَرِ وَقُلْ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ ظَهَرِي وَإِلَيْكَ رَجَبَتِي وَرَغْبَتِي إِلَيْكَ لَا مَدْجَاءَ وَلَا مَنَاجِيْلَكَ إِلَّا إِلَيْكَ وَأَمْسَتْ بِكَ تِلْكَ اللَّيْلُ أَنْتَ لَيْلِي وَأَمْسَتْ أَنْتَ لَيْلِي فَأَجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ اسْتَذْكُرْهُنَّ وَيَسْئَلُكَ الَّذِي أَمْسَلْتَ قَالَ لَا وَيَكْفِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

۴۳۸۔ طہارت کی حالت میں رات گزارنا :

۱۲۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن جبید نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں کر دیٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو "اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم گر گئے تو فطرت دین اسلام اپہر و گئے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ فرمایا ہے؟"

۴۳۹۔ سوتے وقت کیا کہنا چاہیئے :

۱۲۳۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مر اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار ہوتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا"

(جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا یا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّرِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَزْمَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ جُلًّا وَحَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَهْمَرَانِيُّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَمَدَّتْ مُضْجِعَكَ فَقُلْ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَرَجَعْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ ظَهَرِي إِلَيْكَ

۱۲۳۹۔ ہم سے سعد بن ربیع اور محمد بن عزمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق جملانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھر دسریا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جانے پناہ نہیں، یہی تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا، پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

۴۷۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا:

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں تو (مراؤ نہیں دے) دے دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔"

۴۷۶۔ دائیں کرٹ پر سونا:

۱۲۴۱۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن سیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللہم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت اموری الیک، والجات ظہری الیک" سبغت ورجۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، اسے "موت" سے محفوظ ہے، "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "ماہوت خیومن رحموت" بولتے ہیں "موت" سے محفوظ رہے اور "موت" سے محفوظ رہے۔

۴۷۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا:

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریم

رغیۃ وراۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت ونبیت الذی ارسلت، فان مت مت علی الفطرة +

باب ۳۰۔ وَضِعَ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْغَدِ الْأَيْمَنِ: ۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مُضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ حَذِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ أَمْوَاتٍ وَأَحْيَاءٍ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

باب ۳۱۔ النَّوْمُ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ: ۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّامِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السُّيْتِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَأْسِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْلَمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ مَا عُبَّةٌ وَرَعْبَةٌ إِلَّا إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اْمْنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَمْ يَمُتْ مَا تَوَضَّعَ لَيْلِيهِ مَا تَوَضَّعَ عَلَى الْفِطْرَةِ، اسْتَرْجِعُوا عَنْهُمْ مِنَ الرَّعْبَةِ. مَلَكُوتٌ، مَلَكُوتٌ مَثَلُ رَهْبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ. تَقُولُ، تَوَضَّعْ خَيْرٌ مِنْ تَرْجَمَةٍ.

باب ۳۲۔ الدُّعَاءُ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ: ۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمون رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور ٹخنہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کی ادھالہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا اذین تین مرتبہ سے کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لی تھی، آنحضرتؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا میں نے آنحضرتؐ کی رافقہ میں اتیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی آنحضرتؐ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرتؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔" میں نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا، اور کہ میرے بیان کیا کہ تابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ میرے چچے امیر المومنین، میرے مال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا۔

۱۲۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی سلم سے سنا انہوں نے طاہس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَا اَمْلَهُ عَنْهُمَا قَالَا بَيْتٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ حَاجِبَتُهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ تَامَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فِي الْقِبْطَةِ فَأُطْلِقَ شَتَا قَهْمًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكْثُرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى قَبْلَتُ قَتْمَطَلَيْتُ كِرَهِيةً أَنَا يَرْمِي إِيَّيْ كُنْتُ أَلْقِيهِ فَنَوَضَّأُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِإِذِي... فَأَدَارِي فِي عَنَائِي بِهِ فَنَنَامُ صَلَاتَهُ ثَلَاثَ مَشَاقِدَ رَكْعَةٍ، ثُمَّ اضْطَجَعْنَا مَرَحًا حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا تَامَ نَفَخَ، فَأَذَّنَهُ بِلَالٌ بِالْصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَقَعِي نُورًا وَفِي سَبْعِي نُورًا وَمَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَعَلَائِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرْنَيْبُ: وَسَمِعْتُ فِي الثَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَعَدَّثَنِي بِهِمْ فَقَدَّرَ: عَقَبِي وَنَحْيِي وَدَرِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ؛

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاهِسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَأَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعِزَّةُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْعِزَّةُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَبِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ۔ اَللَّهُمَّ لَكَ

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف بھاگ گیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں؛

۴۷۸۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح؛

۱۲۴۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سیلی نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے حکمی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کو شکایت کی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگئے کہ اسے لئے حاضر ہو، آپ اس حضور گھریں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آنحضرتؐ آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ بیان کیا کہ پھر اس حضور ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تنہا ہی مرتبہ اللہ اکبر کہو، تنہا ہی مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تنہا ہی مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ پونہیس مرتبہ؛

۴۷۹۔ سوتے وقت اٹھو باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا؛

۱۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی کہاکہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عزوہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معذرت پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھرتے؛

باب ۵۰

۱۲۴۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی اسی سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ

أَمَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَمَنْتُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ مَا قَدَرْتُ مَا أَحْزَنْتُ وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقْتَدِرُ وَأَنْتَ الْمُتَوَكِّلُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَا إِلَهَ غَيْرُكَ؛

باب ۵۱۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سُكَّتْ مَا تَلَفَى فِي يَدَيْهَا مِنْ التَّرْحَلِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَاوِمَةً فَلَمْ تَجِدْهُ قَدْ كَرِهَتْ ذَلِكَ لِعَاشِيَتِهِ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ فَجَاءَ نَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَابِعَنَا فَاذْهَبْتُ أَقُوْمُ فَقَالَ مَكَانُكَ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْنَا بَرْدَ قَلَمِيْنِهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ، إِلَّا أَذْكَمًا أَعْلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا وَثِقْنَا إِلَى قَرَارِشِكُمْ أَوْ أَتَعَدْنَا مَصَابِعَكُمْ، فَكَبِّرُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَخْذُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَعَلَّا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ قَالَ، التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ؛

باب ۵۲۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَصْبَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَفَرَأَ بِالْمَعْقُورَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ؛

باب ۵۳

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْيَدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَبْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے
بھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر لگئی ہے
پھر یہ دعا پڑھے، میرے پائے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا
ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھا دوں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا
تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا د زندگی باقی رکھی تو اس کی اسی طرح حفاظت
کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابو ہریرہ اور
اسماعیل بن زکریا نے علیہ اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا
اس سے علیہ اللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن یونس
نے کی ان سے سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۵۱۔ اَدْعُو رَاتٍ مِّنْ دَعَاۤءِ :

۱۲۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر
اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا
تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی وقفہ باقی رہ
جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں
کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا
کہ میں اس کی مغفرت کروں :

۵۲۔ بَيْتُ الْخَلَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ :

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا
پڑھتے : اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں :

۵۳۔ صَبْحَ كَيْدٍ يَكْبَهُ :

۱۲۴۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَدَّى
أَحَدُكُمْ إِلَى قَرَابَةٍ فَلْيَنْفُضْ قَرَابَتَهُ بِدَاخِلَةِ
إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
يَا سَمِيكَ رَبِّ وَصَعْتُ جَنَى وَبِكَ أَرْقَعُهُ إِنَّ امْسَكَتَ
نَفْسِي قَارَعْتُمَا وَإِنْ أَرْسَلْتُمَا فَأَحْفَظْهُمَا مَا تَحْفَظُ بِهِ
الْقَوَالِحِينَ ، تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَارْتَمَاعِلُ بْنُ زَكْرِيَا
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، وَقَالَ يَحْيَى وَبَشِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : وَرَأَى مَا لَكَ وَأَبْنُ عَجَلَانَ عَنْ مَتِيهِدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۱۲۴۷۔ الدَّعَاۤءُ يُضْفُ اللَّيْلِ :

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَوِ
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي
فَأَغْفِرَ لَهُ :

بَابُ ۱۲۴۸۔ الدَّعَاۤءُ عِنْدَ الْخَلَاءِ :

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوْقَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : اللَّهُمَّ هَرِاقِي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْغُبْتِ وَالْغُبَاتِ .

بَابُ ۱۲۴۹۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ :

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ
نَدْبِعِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ

عَنْ يُسَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَلْبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَلْبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي قَاغُفِرْ لِي قَاتِلَهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبًا إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُسَبِّحُ قَسَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ قَسَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ ۝

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے "اے اللہ تو میرا پانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کہ تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس نو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے، اگر کسی نے رات ہو تو یہی کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا اور اگر وہ صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہو گا،

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِأَسْمَاكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَإِذَا أَجَاءَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ نَمَائِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عثیم نے ان سے ربیع بن خراش نے، اور ان سے حدیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے تیرے نام کے ساتھ "اے اللہ میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے" ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ خُوَاشَةَ بِنِ الْغَزَّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ الْقَيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِأَسْمَاكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

۱۲۵۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربیع بن خراش نے ان سے خرواشہ نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے "اے اللہ میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے" ۝

باب ۵۱۔ الدُّعَاءُ فِي الْمَلَاةِ ۝

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسِيدٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ قُلْ، اللَّهُمَّ

۱۲۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یسید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کرو "اے اللہ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَمَّا حَنِينُكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلْنِي صَلَی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّائِمَ مَالِكُ بْنُ سَعْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ تَخَافُ بِهَا أَنْزَلَ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَخَافُ بِهَا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ اسْتَغْفِرُكَ عَلَى مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ فَلَا يَنْفَعُنِي فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّلَامُ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلُّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَلَاحٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ

باب الدعاء بعد الصلوة

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرَقَاءُ عَنْ سُتَيْمٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْإِسْلَامِ رَجَاتٍ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ قَالَ كَيْفَ نَالَكُمُ قَالَ ... صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَالْفَقْرُ أَمِنَ فَضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ كُنَّا أَمْوَالًا قَالُوا أَفَلَا أَخْبَرَكُمْ بِأَمْرٍ تَدْرِكُونَ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَلَيْسَ فَوْقَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِشَيْءٍ

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمر و نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابو الجحر نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نمازیں یہ کہا کرتے تھے، کہ ”اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو“ پھر اس حضور نے ہم سے ایک دن فرمایا، ”اللہ خود سلام ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو“ ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ“ ارشاد ”الصالحین“ ”انگ اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا“

اشھدان لا اله الا الله واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔

۱۲۵۵۔ نماز کے بعد دعا

۱۲۵۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں ستیم نے انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے آنحضرت نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے، اُن حضور نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صحت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کو دے گا (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کر دو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کر دو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کر دو۔ اس کی روایت عبد اللہ بن عمر نے سنی اور رہا بن حبابہ سے کی، اور اس کی روایت جریر نے عبد العزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح

مَا جِئْتُمْ إِلَّا مِنْ جَاءٍ يَمْثِلُهُ؛ تَسْبِخُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا أَوْ تَحْمَدُونَ عَشْرًا أَوْ تُكَبِّرُونَ عَشْرًا. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْجَانٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْجَانٍ ابْنِ حَبْرَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمَدَدَرَاءِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى الْخِزْمَةِ بَنِي شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْخِزْمَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا اسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا صُغْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيْبَ:

۱۲۵۷۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ نَحْنُ إِلَّا خَلْقُ الْمَدْعَاءِ دُونَ لِقَائِهِ: وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَنَبَلَهُ:

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْثَمِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبْرَةَ قَالَ رَجُلٌ قَسَمَ

۱۲۵۶۔ ہم سے قیس بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا درادنہ بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اسے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور فہرہ کو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا بلکہ صرف عمل صالح

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے دعا کیجئے اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت کر، اے اللہ عبید اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر،

۱۲۵۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ کے مولا یزید بن ابی عبیدہ نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غبرگئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا، عامر

اپنی ہمدی سناؤ۔ وہ ہمدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے: "سبحا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے... پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہٹکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں سے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ اکاش ابھی آنحضور ان سے ہیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جیب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضور نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلائی گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے اٹیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضور نے فرمایا یہی کر لو! :

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضور فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما :

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے دوا (خصلہ) سے نجات نہیں دو گے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیہ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا ہدایت پایا ہو، بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس عمرہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

الْقَوْمِ أَبَا عَامِرٍ تَوَاسَّعَتْنَا مِنْ هُنَيْيَاتِكَ فَتَزَلْ يَخْدُ وَيُهِمُّ يَدَاكَ تَوَلَّاهُ لَوْلَا مَا هَتَكُنَا - وَكَوْكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوَّلِيَّتِي لَمْ أَخْقُظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا الشَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ - قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ - وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا مَتَعْتُنَا بِهِ قَلَمًا مَّاتَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةٍ سَيَلَفَ نَفْسِهِ قِمَاتٍ قَلَمًا أَمْسُوا أَوْ قَدْ نَسَا مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا؟ قَالُوا عَلَى آتَى شَيْءٍ تَوَقَّعُ دَقًّا قَالُوا عَلَى حُمُرٍ تَسِيْبُهُ فَقَالَ أَهْرِنِقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَهْرِيْقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَالِشْ :

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَسَيَعْتِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكَ رَجُلٌ بِمِدْقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَاتَاكَ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى :

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَبِّحُنِي مِنْ زِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نَصْبٌ كَانُوا يَعْْبُدُونَ وَهِيَ تَسْمَى الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَجُلٌ لَا أَتَيْتُ هَآئِلَ الْخَيْلِ فَصَلَّيْتُ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قُوِّمِيهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُّهْدِيًا قَالُوا فَهَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ الْخَمْسِينَ مِنْ قَوْمِي وَرَبُّنَا قَالُوا سُفْيَانُ فَأَنْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بہت کو جلا دیا اس کے بعد اس حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! بخدا! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکدرہ کو (جلا کر) غار ش زوہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے اے حضور! نے قبیلہ جس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی!

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمتگار ہے اے حضور! نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما!

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا!

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ خوشی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا!

۵۷۔ صبیح کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے!

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن بلال ابو حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے خریز نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَسَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لَا يَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَدَ اللَّهُ مَا أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَيْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوَلَّى لَقَدْ آذَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَقْصَبَ!

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّجْعِ فِي الدُّعَاوِ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الشَّكَنِ حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَنِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ مُقْرِئُ حَدَّثَنَا التَّرْبِيزِيُّ بْنُ الثَّغْرِبِيِّ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جَنْعَةٍ

مَثَرَةً قَاتِلَ ابْنَتِ قَارِئِ الْكُتُبِ فَإِنَّ الْكُتُبَ قَتَلَتْ
بِأَسْرَارٍ وَلَا قَبِيلَ النَّاسِ هَذَا الْقُرْآنُ وَلَا الْفِينَانُ
قَاتِيَ الْقَوْمَ وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقَطُّ
عَلَيْهِمْ فَتَقَطُّ عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ وَلَكِنْ أَنْفَرْتُ
قَادًا أَسْرُوكَ فَهَدَيْتُهُمْ وَهُمْ يَشْتَهَوْنَ قَانُظِرَ
الْشَّجْعَةِ مِنَ الدَّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ قَاتِيَ عَهْدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ بَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْإِجْتِنَابُ ۝

ایک دن ہر جمعہ کو کیا کرو اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دوسرے، اگر تم زیادہ بھا کرنا
چاہتے ہو تو بیس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانہ دینا، ایسا نہ
ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے
ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو،
کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ ایسے مواقع پر تمہیں خاموش رہنا چاہیے
جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ دین کی اس طرح کہ وہ
بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعائیں سمیع کی رعایت کی طرف دھیان نہ
رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے ۝

بَابُ ۶۰ - لِيَعِزُّمُ الْمُسْتَلْتَةَ قَاتِلُهُ

لَا مُكْرَهَ لَهُ ۝
۱۲۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
الْخُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَعْدَاكُمْ فَلْيَعِزُّمُ الْمُسْتَلْتَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ قَاتِلْنِي فَإِنَّهُ مُسْتَكْبِرٌ لَهُ ۝

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ أَمَا حَسْبِي
إِنْ شِئْتَ لِيَعِزُّمُ الْمُسْتَلْتَةَ قَاتِلُهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ ۝

۵۸۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہیے، کیونکہ

اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی انہیں عبدالعزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو
عزم و یقین کے ساتھ کرے، اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا
فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان
سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے العزم نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی
شخص اس طرح نہ کہے کہ ”اے اللہ“ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری
معفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے
والا نہیں ہے ۝

۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے ۝

۱۲۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبیدہ نے اور انہیں
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی
دعا قبولی ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی،
اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ۝

۶۰۔ دعائیں باعثوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

بَابُ ۶۱ - يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْجَلْ ۝

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ
يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي ۝

بَابُ ۶۲ - رَفِيعُ الْأَيْدِي فِي الدَّعَاءِ ۝

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابو عبد اللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی:

۷۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا:

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان براؤد ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھڑ تک پہنچا دشوار ہو گیا یہ بارش لگے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ایب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ! ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو میراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹوٹے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی:

۷۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا:

۱۲۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چلوں کو پلٹا:

۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ أَبْطِينِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، أَلَسْتُ بِأَبْرَأُ إِلَيْكَ وَمَا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشُرَيْكٍ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ أَبْطِينِهِ:

باب ۷۱۔ الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا فَمُعِيتِ السَّمَاءُ وَمِطْرٌ نَاقِطٌ مَا كَادَ الرَّجُلُ يُصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَطْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْقِبْلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنَّا فَقَدْ عَرَفْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلِ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُطْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ:

باب ۷۲۔ الدُّعَاءُ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ:

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي قَدْعًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِذَاءَةٍ:

باب ۷۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِخَادٍ بِهِ يَطْوِي الْعُرُ

بِكُفْرَةٍ مَالِهِ

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسَدِ حَدَّثَنَا هَرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا

۱۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرادیں۔ آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۲۶۷۔ پریشانی کے وقت دعا

۱۲۶۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم ہے اور بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پلنے والا ہے اور عظیم کا رب ہے"

۱۲۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور بڑا ہے سو کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے" اور وحیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح

۱۲۶۵۔ سخت مصیبت سے پناہ

۱۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شامت اعدا سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا

بَابُ ۴۱۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

بَابُ ۴۲۔ التَّعَوُّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسَوْعِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کلمہ کنسی ... صفت ہے ؟

۱۲۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ " اے اللہ " رفیق اعلیٰ کے ساتھ ؟

۱۲۶۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہ ایک کلمہ سے ایٹھ نے حدیث بیان کی کہ ایک کلمہ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے، جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں یا نہیں) میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضرتؐ جب بیمار تھے، اور سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپؐ پر نفوڑی دیر تک غشی طاری ہوئی، پھر جب آپؐ کو اس سے افادہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی بازو کر دیکھنے لگے پھر فرمایا، اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ اس حضورؐ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث اس حضورؐ صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرتؐ کا آخری کلمہ تھا، جسے آپؐ نے حکم فرمایا کہ اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ !

۱۲۶۴۔ موت اور زندگی کی دعا کہ

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ ایک میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ

۱۲۶۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ ایک میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپؐ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

ثَلَاثٌ رَزَتْ أَتَادَاحِدًا لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ حَيٌّ

باب ۴۶۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي سَاجَلٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَرُ قَلْبًا تَوَلَّى بِهِ دَسَاسُهُ عَلَى قَعْدَتِي غُشِي عَلَيْهِ سَاعَطٌ ثُمَّ أَتَانِي فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَيَّ اسْتَقْفُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعِلِمْتُ أَنَّهُ أَحَدُنَا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ الْخُرُكِيَّةُ تَكَلَّمُ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

باب ۴۶۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى مَبْنَعًا قَالَهُ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا،

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى مَبْنَعًا فِي بَطْنِهِ قَيْسُ بْنُ قَبْلَةَ يَقُولُ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتِهِ

اس کی ضرورت دعا کر لیتا ہے۔
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتِمُّ شَيْءٌ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ يَصُغِرُ تَوَلَّى بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمِّيًا يَلْتَوِمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَجِنِّي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ حُجْرًا لِي وَكَوْنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ حُجْرًا لِي ۝

باب ۷۸۔ الدُّعَاءُ لِلْمُتَمِّينِ بِالْبَرَكَةِ -
 مُسْنِعٌ رَوَاهُمْ - وَقَالَ أَبُو مُوسَى دُلِّيَ عَلَامٌ
 قَدْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ بَرِّيدٍ يَقُولُ دَعَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنَ أُخْتِي وَجَعٌ قَسَعَ رَأْسِي وَوَعَالِي بِالْبُرْكَهْ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَدَعُوْتِهِ ثُمَّ نَمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَالَتِهِ بَيْنَ كَيْفَيْهِ مِثْلَ زَيْدِ الْحَجَلِيَّةِ شَانُونَ كَرَمِيَانِ فِي مَقْعٍ جَمْعُ عُرُوسٍ كِي هُنْدَى كِي طَرَحَ ۝

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوقِ أَوَّلِي الشُّوقِ فَيَشْتَرِي اللَّطْعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرْكَهْ فَتَرْتَبَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۝

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زہرہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے ۝

۷۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ۝

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے صاحب بن زید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے ہزبوت دیکھی، جو دونوں

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ بار بار اسے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھلنے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لدا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ۝

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم

بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت پہنچے تھے، انہیں کے منہ میں سے پانی نہ گرا۔

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر اس حضور نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا انہیں؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز دے کر پڑھنے دیکھا تھا؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی سلی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ آل حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو اے اللہ، محمد پر اپنی رحمت نازل کرو اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا، ہوا اور پاک ہے؛ اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا، ہوا اور پاک ہے؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبد اللہ بن حباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

خَدَّائِنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَعَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِمَّنْ بِيَرِهِمْ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ قَائِي بِصَبْتِي قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ قَدْ عَابَيْتُ قَاتَبَعَهُ آيَا لَا تَمُوتُ بَعْلَهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ؛

۷۶۹۔ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۲۸۲۔ اَدْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَعْبُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي يَسْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ جَرَّةٍ فَقَالَ لَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؛ أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ، فَقُولُوا اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ حَيِّدٌ مُجِيدٌ، اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ حَيِّدٌ مُجِيدٌ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّارُ وَرَدِي عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی“

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ تَكْفِيْفُ
نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَمَا سُوْدَيْكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ
اِبْرٰهِيْمَ

۷۷۰۔ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وصل علیہم ان صلاتکم سکن لہم“

بَابُ ۷۷۰۔ هَلْ يُصَلَّى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّی
اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ وَقَوْلُ اَللّٰهُ تَعَالٰی وَصَلِّ
عَلَیْہِمْ اِنْ صَلَّاتُکُمْ سَکَنَ لَہُمْ

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مروہ نے اور ان سے ابن ابی ادنیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے ”اللہم صل علیہ“ اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اُن حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی ادنیٰ پر اپنی رحمت نازل کر۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ادْنٰی قَالَ
كَانَ اِذَا اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ قَاتَاكَ اَجِبْ
بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ ابْنِ ادْنٰی

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ انھوں نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے“

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ الْوُحَّیْدِیُّ
السَّاعِدِیُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ
نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِکْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَنِیْدٌ مُّجِیْدٌ

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت

بَابُ ۷۷۱۔ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمُ مَنْ اَذِیْبَتْہُ فَاَجْعَلْہُ لَہٗ زَكَاٰةً
وَرٰحَمَةً

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَہَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ ابْنِ ہُرَیْرَہٖ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

غلیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا،

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو اُن حضور کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ میرے کپڑوں میں پیٹے ہوئے زور سے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف دھتھرنے کے طور پر غصوب کیا جاتا تھا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ مذاکرہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی کہ اُس حضور کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اُس حضور نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے، اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں؛

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ؛

۱۲۸۸۔ ہم سے قیس بن ساعد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی عمر و مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کے مرفوعہ حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لوگوں میں سے کوئی کچھ تلاش کرو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

علیہ وسلم یقول، اَللّٰهُمَّ قَاتِلْنَا مُؤْمِنِي سَبِيَّتِهِ فَاَجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛

باب ۷۷۲۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ؛

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ، لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتْهُ كَعَدُّ فَعَجَلْتُ أَنْظُرَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌ مَا اسْتَسْأَلَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى التَّجَالَ يَدْعُو لِغَيْرِ آبِيهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ هَذَا قَةٌ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ فَقَالَ، رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا تَعَوُّذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَا آيَتْ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطْرُ رَأْسِهِ صَوَّرَتْ لِي الْبَعَثَةَ وَالنَّارَ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَأَيْتُ الْعَارِضَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَدُورُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونَ عَنْ أُمُورٍ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

باب ۷۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ؛

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي طَلَحَةَ النَّبِيِّ لَنَا غُلَامًا مِنْ غُلَامِكُمْ يَخْذُ مِنِّي، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلَحَةَ يُرِيدُنِي وَرَأَى كَلَامًا

پر پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ آنحضرتؐ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضرتؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اظم والم سے، بحر دُکڑی سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرضی کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبے سے۔ میں اس حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضرتؐ ام المومنین صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضرتؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضرتؐ نے ان کے لئے عبا یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپؐ نے دسترخوان پر چلیس تیار کر لیا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لیا اور سب نے اسے کھلایا، یہ آپؐ کی دعوتِ دلیمہ تھی اس کے بعد آپؐ آگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی، آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

تَحَكَّمْتُ أَخَذْتُ مَسْئُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَمَاسًا تَزَلُّ كَلِمَتُ اسْمَعُ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغُلْبَةِ الرِّجَالِ قَلَمَ أَذَلَّ أَخَذْتُمُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَتَّى قَدْ حَازَهَا فَكَلِمَتُ أَرَأَيْتَ يَحْوِي وَرَأَى لَا يَبْعَاءُ لَا أَوْ كَسَاءٍ ثُمَّ يَرُدُّنَهَا وَرَأَى لَا حَتَّى إِذَا كَتَبْنَا لِلصُّهْبَاءِ صَنَعَ حِينَئِذَا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَمَدَّ عَوْتَ رِجَالًا فَاسْكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءً هَاهُنَا ثُمَّ أَتْبَلَّ حَتَّى بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبِيلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اسْتَرَفَ عَلَيَّ الْمَدِينَةَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَيْنِهَا وَمِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي مُدَاهِمِ دَمَاعِيهِمْ

باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مدین اور ان کے صامع میں :

۴۴۴۔ عذاب قبر سے پناہ :

۱۲۸۹۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے :

۱۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھا پا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے :

باب ۱۲۸۹۔ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ :

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْعُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ :

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدِيًّا مَرْبُوعِيًّا وَيَزِيدُ عَنْ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَمَادِلِ الْعُزْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا بِعَيْنِي فِتْنَةَ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ :

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو دائش نے، ان سے مروی نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوری عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ۴۰ من کی یا رسول اللہ دو بوری عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام پوپائے سینے کے، پھر میں نے دیکھا کہ انہوں نے ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۷۷۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ:

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

۷۸۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا:

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کا آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں سیح و جال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو عرف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ أُنْ مِنْ عَجُزٍ يَهُودِيٍّ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهَا وَلَمْ أَعْلَمْ أَنَّ أَصْدَقَ قَوْلٍ قَدْ خَرَجَ وَأَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: صَدَقْتَ إِنَّهُمَا قِيَعُذْبُونَ عَذَابًا سَمِعَهُ النَّبِيُّ مِنْ مُلْكِهِمَا، فَسَارَ آيَتُهُ بَعْدَ فِي مَلَائِكَةٍ لَا تَعُودُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۷۷۔ التَّعَوُّدُ مِنَ الْفِتَنِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكِسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۷۸۔ التَّعَوُّدُ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْفَقْرِ:

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكِسَلِ وَالْهَوَمِ وَالْبَاطِلِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الْمَدْجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ غَيِّبِي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرَدِ وَلَسْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا قَفَيْتَ الشُّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّلَاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدَتْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۖ
باب ۷۷۔ الرَّسُولُ لَا يَمُنُّ بِالْجُبْنِ وَالْكَسَلِ ۖ

۱۲۹۴۔ **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَدَّ ابْنُ عُثْرٍ ابْنَ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتُوحِ الْمَدَائِنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۖ

باب ۷۸۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ، الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ وَاحِدًا، مِثْلُ الْحَزَنِ وَالْحَزَنِ ۖ

۱۲۹۵۔ **حَدَّثَنَا** مُعْتَمَدُ بْنُ الْمُشَنَّى حَدَّثَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يَأْمُرُ بِهَذَا الْعَمَلِ وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْعَجْزِ وَالْحَزَنِ وَالْجُبْنِ وَاعُوذُ بِكَ مِنْ فُتُوحِ الْمَدَائِنِ وَاعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ۖ

باب ۷۹۔ التَّعَوُّذُ مِنَ ارْزَالِ الْعُمُرِ أَرَاذِلُنَا، اسْقَاطُنَا ۖ

۱۲۹۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْحَزَنِ وَالْبُخْلِ ۖ

باب ۸۰۔ الدَّعَاءُ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ ۖ
 ۱۲۹۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ إِبْنِ عَن

۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا ۖ

۱۲۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و الم سے، عاجزی، سستی بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے ۖ

۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنا، بخل اور بخل ایک ہی ہیں، جیسے حزن اور حزن۔

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مشن نے حدیث بیان کی ان سے عند نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ۖ

۷۹۔ ناکارہ عمر سے پناہ "اراذلنا" ای اسقاطنا۔

۱۲۹۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہیب نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے۔ تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ عمر سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے۔

۸۰۔ دعا، وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے ۖ

۱۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما،

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اکہ معظمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اخصفونہ مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال دولت ہے اور سوا ایک ٹرکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، پھر آدمی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے دائروں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ میلانے پھر اس اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کر دو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو ہمیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا، میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ اخصفونہ فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ تو میں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی؛

عَاشَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَأَنْقِلْ عَنْهَا إِلَى جُحْفَةٍ أَلَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينِنَا وَصَاعِنَا

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: إِعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَنِّي الْمَوْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ بِي تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ إِلَّا بَرَقْنِي إِلَّا أَمْتُ لِي وَاحِدَةٌ أَفَنَأْتِيكَ بِشَيْءٍ مَا لِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَيَسْتَضِرُّ؟ قَالَ: أَلَدْتُ كَثِيرًا إِنَّكَ إِنْ قَدَّرَ وَرَسَلْتَ غَنِيَاءَ تَحِينُوا مَنْ أَنْ تَذَرُهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتُ حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي فِي أَمْرَاتِكَ، قُلْتُ أَخْلِفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْلَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا ارْزُدْتَ وَتَرَجَعَهُ وَرَفَعَهُ وَتَعْلَلْتُ تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَفْقُوكَ انْعُرُونَ أَلَّهُمَّ آمِنْ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَوَدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاسِئِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوْتِي بِمَكَّةَ؛

نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی؛

بَابُ ۱۱ - الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ أَرْزُلِ الْعَصْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے بچاؤ مانگنا؛

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حیدر نے

الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَى أَرْدَى الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمُنَايَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ حَشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلَسِ وَالْهَرَمِ وَالْغُيُومِ
وَالْمَائِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَيِّ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَيْمِ الْبَاقِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِرَبِّكَ الْيُسْجِ وَالْمَغْرِبِ
وَلِيَّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُغْنِي الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۝

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْبَيْسِ الْبَاقِ
۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْبَيْسِ الْبَاقِ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْبَيْسِ الْبَاقِ

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ
مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل
سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ
مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے ۝

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ویک نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان
کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بستی سے
ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ
مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے
عذاب سے مالدار کی بری آزمائش سے، محتاج کی بری آزمائش سے
اور مسیح و قبال کی بری آزمائش سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف
اور ازلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے
جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے
۱۳۰۱۔ مالدار کی آزمائش سے اللہ کی پناہ ۝

۱۳۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن
ابی مطیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے
اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش
سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالدار
کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و قبال کے آزمائش سے ۝

۱۳۰۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں
ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور الماری کی بری آزمائش سے اور محتاج کی بری آزمائش سے اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۴ سستی سے اگنہ سے اور قرمن سے ۵

وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَكُنْ قَلْبِي مِنَ الْغَطَايَا كَمَا تَقْنِيتُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ غَطَايَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالنَّاسِ وَالْمَنَامِ وَالْمَعْرَمِ ۶

۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا ۶
۱۳۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اولان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اسی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آل حضور نے دعا کی، اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کراؤ جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا:

۱۳۰۴۔ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے اسی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے، اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کراؤ جو کچھ تو دے اس میں برکت عطا فرما:

۸۵۔ استخارہ کی دعا ۶
۱۳۰۵۔ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی الموالم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح، اور کہتے تھے کہ اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں، تیری قدرت سے

باب ۸۴ الدعاء بكثر المال مع البركة
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا أَغْظِيَتْهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَثَلَا ۶

باب ۸۵ الدعاء عند الاستخارة
۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مَصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْكَسْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَأَنَّهُ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ، إِذَا هَكَاهُ بِأَمْرٍ فَلْيَرْكُزْ رُكْعَتَيْنِ

اور میرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاشی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہئے فی عاجل امری واجلہ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے فی عاجل امری اجلہ تو اسے مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے پھر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے،

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا،

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر اٹھ اٹھا کہ یہ دعا کی۔ اے اللہ! بعید او غامر کی مغفرت فرما میں نے اس وقت اس حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ"۔

۷۸۷۔ کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا،

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچے تو تکبیر کہتے آنحضرتؐ نے فرمایا لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو تم کسی پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر اس حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" آنحضرتؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن عباس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

لَمْ يَقُولِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَغِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِيْذُ بِقُدْرَتِكَ وَاسْتَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا اَكْبَرُ تَقْدِيْرُ وَلَا اَقْدِيْرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ غَلَامُ الْغِيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاَقْدِرْ لِّيْ وَانْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاصْرِ فُهِ مَعِيْ وَاصْرِ مَنِيْ عَنْهُ لَا قُدْرَ لِيْ الْخَيْرِ عِيْنُكَ كَانَ لَمْ تَقِيْضِيْ بِيْهِ وَلَيْسَتِيْ حَاجَتُهُ،

باب ۷۸۶۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَآةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اِنِّيْ غَافِرٌ وَمَا اَيْتُ بِمِآضٍ يُطْبِئِهِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُوًى كَثِيْرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ،

باب ۷۸۷۔ الدُّعَاءُ اِذَا عَلَا عَقَبَةً

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَافِعِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا رَفَعْنَا عَلَوْنَا كَبَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ اَلْبُجُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاتْلُوْا لَا تَدْعُوْنَ اَحَدًا غَآيِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ثُمَّ اَنَّى عَلٰى وَاَنَا اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ، يَا عَبْدُ اللَّهِ اِنْ تَقِيْسُ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَاتِلْهَا كُنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَرَقَالَ اِلَّا اَدْلَكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كُنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ**

باب ۸۸۷۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا هَبَطَ وَاِدِيًّا

فِيْهِ حَدِيْثُ جَابِرٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسَفَرُوْا وَرَجَعُوْا

۸۸۷۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں

جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۸۸۸۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی

کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت یمن تکبیریں کہا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اتنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سوئے ہیں تو برا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام شکر کو شکست دی“

۸۸۹۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زیدی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گھٹی کے برابر سونے پر شادی کی ہے اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نوڑکیاں چھوڑی تھیں، درودی کو تعداد میں شبہ تھا پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے، فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلتی یا (اُن حضور نے فرمایا) کہ تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزَاةٍ أَوْ حِجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ

عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَيُّبُونَ

تَأْيِبُونَ عَابِدُونَ لِوَيْبَتِيَّ حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا تَنْفَرُ عِبْدُهُ وَهَرَمَ الْأَخْرَابُ وَحْدَهُ

باب ۸۸۷۔ اَلدُّعَاءُ لِلْمُسْتَرْجِعِ

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَشْرَ صَغُورَةً فَقَالَ: مَهْمَتَهُ

أَوَّلَهُ، قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنِ نَوَاجٍ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوَّلَهُ وَكَوَيْشَاةٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسَفَرُوْا وَرَجَعُوْا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ هَلَكْتُ اَبِي وَتَرَكْتُ سَبْعَ اَوْ لِسْعَ مَيَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ

امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُ

يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكُمُ امُّ ثَيْبَا؟ قُلْتُ

ثَيْبَا قَالَ: هَلَّا جَارِيَةٌ تَمْلَأُ جَمْعًا تَلَامِيكَ اَوْ

تَمْلَأُ حَكْمًا وَتَضْحِكُ؟ قُلْتُ هَلَكْتُ اَبِي فَتَرَكْتُ

سَبْعَ اَوْ لِسْعَ مَيَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ يَجِئَهُنَّ بِعِيْلَتِي

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نوڑکیاں چھوڑی
میں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی لڑکی
لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے
آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو کے واسطے سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۱۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ،

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ قَالَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَاتَّ أَهْلُهُمْ إِذَا
آرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بَارِئُ اللَّهِ اللَّهُمَّ
تَجَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَتَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا
قِيَّامُهُ إِنَّ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ فِي ذَلِكَ نَعْرِفُهُ
شَيْطَانُ آتِلَا

باب ۱۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَرَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ.

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَنْ عَبْدِ الْغَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَىٰ أَهْلَنَا النَّارُ

باب ۱۳۔ التَّعَوُّزُ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا،

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْقِدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكِتَابَةُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْعُزْبِلَةِ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تُرَدِّي إِلَى آذَانِ الْعُزْبِ

۹۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرتی تھیں؟

۱۳۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر
نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے
تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ
اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس
صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی
نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۹۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اے ہمارے

رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر۔"

۱۳۱۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواث نے حدیث
بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی "اے اللہ! ہمیں دنیا
میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ
کے عذاب سے بچا۔"

۹۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ۔

۱۳۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیرا نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ
بن جمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عبید نے، ان سے مصعب
بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے
تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بخل
سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ
عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔"

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ؛

باب ۹۲ - فَيَكُوْنُ رَأْسُ الدُّعَاءِ؛

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا - بِرَاهِيْمُ بْنُ مَنْذِرٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عِيَّازٍ عَنْ جِهَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَلَبَ حَتَّى إِشَاءَ لِيُغَيِّلَ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا

صَنَعَهُ، وَرَأَتْهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعُرْتُ أَنَّ

اللَّهُ قَدْ أَفْتَانِي فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ فَقَالَتْ:

عَائِشَةُ فَقَالَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَجَاءَنِي

رَجُلَانِ تَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ تَأْمِيهِ وَالْآخَرُ

عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِبِصَاحِبِهِ وَمَا دَجِيعُ

الْجَحِيْلِ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّه؟ قَالَ لَبَيْدٌ

بْنُ الْأَعْقَصِ، قَالَ فِيهِمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ

وَجِيفٍ طَلَعَا، قَالَ فَايْنُ هُوَ؟ قَالَ فِي دُرِّ زَاتٍ

وَدَّرِ زَاتٍ بِمُرِّي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ

فَقَالَ: قَدْ لَدَّكَ نَكَاةٌ مَاءُهَا نَعْفَاةٌ الْحَيَاةُ وَنَكَاةٌ

تَحْلُمَا رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَيْنَ الْبَيْتِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَهْلَا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَّاقِي اللَّهُ

وَكِرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ حَتَّى آتَانِي سَتْرًا زَادَ عَيْشِي

أَبْنُ يُونُسَ وَآلِيْتُ عَنْ هَتَاهُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُبْحَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا وَمَا دَسَانِي الْخَدِيشُ؛

باب ۹۳ - الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَمْتُ أَعْيُنِي عَلَيْهِمْ؛

۷۹۴ - بار بار دعا کرنا،

۱۳۱۴ - ہم سے ابراہیم بن غندر نے حدیث بیان کی ان سے انس

بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ اس حضور سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ

نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور اس حضور نے اپنے

رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے دو بات

بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا

یا رسول اللہ! وہ جواب کیسے؟ فرمایا میرے پاس دوسرا آئے اور ایک

میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے

دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیاری کیسے؟ دوسرے نے جواب

دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا اس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا

لبید بن العصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان

کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ دران میں

اور دران بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان

کیا کہ پھر اس حضور اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی

اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی

سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان

کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر آنحضرت تشریف لائے اور انہیں کنویں

کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ نے انہیں نکالا

کیوں نہیں؟ اس حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور

میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ

بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے امانہ کیا ہے کہ ان سے

ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی

۷۹۵ - مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ

عنه نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے

اللہ! میری مدد کیجئے! ایسے خط کے ذریعہ جیسا جو مس

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بددعا کی اسے
اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے
اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے یہاں
تک کہ قرآن کی آیت ”لیس لك من الامر شئ“ نازل ہوئی“

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں دیکھنے نے فہر دی
انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”احزاب“ کے لئے بددعا کی ”اے
اللہ کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے“ احزاب کو
(مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست
دیدے اور انہیں مہجور کر دے“

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت
میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعا قنوت
پڑھتے تھے ”اے اللہ عیاش بن ابی ریعہ کو نجات دے اے اللہ ولید
بن ولید کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ
کمزور دناؤ ان مومنوں کو نجات دے اے اللہ قیدبا مفر پر اپنی پکڑ کو سخت
کر دے اے اللہ وہاں ایسا تخط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام
کے زمانہ میں ہوا تھا“

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص
نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد
کو ”قرار“ (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید
کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز
کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضرت
نے ایک جیسے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی اور کہا کہ ”حقیتہ
نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی“

يَسْتَبِيحُ كَسْبِيحِ يُوسُفَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنِكَ بَايَ
جَهْلِيَّ . وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَضَائِ وَاللّٰهُمَّ
اَلْحَقْ مُلَانَا وَ قُلَانَا حَتّٰى اَنْزَلَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَ كَيْفَ
عَنْ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى رَضِيَ
اَللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ
سَمِعَ اَللّٰهُ لَيْسَ حَمْدٌ فِي الرُّكْعَةِ الْاُخْرَى
وَمِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ
بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هَشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ طَائِفَتَكَ عَلَى مُضَرٍّ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سَيْنَ كَيْسِي يُوسُفَ

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
اَبُو الْاَحْوَسِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَاصْبِرُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ
عَلَيْهِمْ فَقَتَتِ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ اِنَّا
عَصِيَّةٌ عَصَوْنَا اَللّٰهُ وَرَسُولَهُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، اَلْسَامُ عَلَيْكَ فَقَطَّطَتْ عَائِشَةُ
إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمْ اِسْلَامٌ وَاللَّعْنَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
إِنِّي اللَّهُ يُحِبُّ الزُّفْرِي فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ اذْكَرْتُ تَسْمِعَ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، اذْكَرْتُ تَسْمِعُنِي
أَرَدْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ؛

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَنَةِ فَقَالَ، مَلَأَ اللَّهُ
قُبُورَهُمْ وَيَبْرِقُهُمْ نَارًا كَمَا تَسْعَلُونَا مِنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۷۶۔ اَلدُّعَاءُ الْمُبَشِّرِيَّةُ؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
دُوسًا قَدْ عَصَيْتُ وَأَنْتَ قَاذِرُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَخَلَقَ
النَّاسُ أَنَّهُ يَذْعُرُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْدِ
دُوسًا دَائِمًا بِمِثْلِهِ؛

باب ۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
آخَرْتُ؛

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے اَلْسَامُ عَلَیْکُمْ (آپ کو موت آئے) عائشہ
رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ، عَلَیْکُمْ اَلْسَامُ
وَاللَّعْنَةُ (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت نے فرمایا
مٹھو، عائشہ! اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ
نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں،
آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں،
میں کہتا ہوں، عَلَیْکُمْ (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت نے
فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے یہی
”صلوة وسطیٰ“ نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ ر
صلوة وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۷۶۔ مشرکین کے لئے دعا،

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول
اللہ! قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ ان کے لئے بددعا
کیجئے، لوگوں نے سمجھا آنحضرت ان کے لئے بددعا ہی کریں گے لیکن ان
حضرت نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے
پاس بھیج دے؛

۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ، اے اللہ!
جو کچھ میں پہلے کرچکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس
میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری غلطیاں میری کمالات اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری معرفت کہ میری غلطیوں میں، میرے بالارادہ اور بلارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عید اللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

ان سے ابو ہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عید اللہ بن عبد الجبار نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیلی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی موسیٰ اور ابو ہریرہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میری مغفرت کر! میری غلطیوں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، اور مجھ سے کسی کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاح اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے :

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے :

۱۳۶۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ابوب نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي عَلَيْهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي غَطَايَا وَعُمْدِي وَجَهْلِي وَهَوْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي أَفْهَمَ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا امْتَرَجْتُ وَمَا أَفْهَمْتُ أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَنِيٍّ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجُبَّارِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوسَى وَابْنِ جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَوْلِي وَجَهْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي :

۱۳۶۳۔ بِاجِبِ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ :

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ سَاعَةٍ لَا يَوَافِقُهَا

مُسْلِمٌ وَحَرَقَانِیُّ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ خَيْرَ الْاِطْعَامِ
وَقَالَ یَبْدِلُہٗ فُلْنَا یَقْلِبُہَا یُزْهِدُہَا۔

باب ۷۹۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَحَابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوْأَسَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الشَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ أَفَقَالَتْ عَائِشَةُ أَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَكَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالْحَرِيقِ وَالْمَلِكِ وَالْعُفَّةِ أَوِ الْفُخْشِ أَتَاكَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا تَكُنْتِ تَرَدِّدْتِ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

باب ۷۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ مَا مَنُو قَارِئَ الْمَلَائِكَةِ تَوَشَّعْنَ وَأَمَقَّ تَأْمِنَتُهُ تَأْمِنُ الْمَلَائِكَةُ غُفْرَتُهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب ۷۹۹۔ فَضْلِ التَّهْنِئَةِ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سب کچھ اخذ کیا اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے

بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی۔

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابی مریم نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اسام وعلیکم" اخذ کرنے جواب دیا، وعلیکم لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اسام علیکم وعلکم اللہ و غصب علیکم" ان حضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی کیا کہہ رہے ہیں، اخذ کرنے فرمایا، تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور میری ان کے بارے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی۔

۸۰۰۔ آمین کہنا۔

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت۔

۱۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سہمی نے، ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، انہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، "ون
 میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے
 لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سورتیاں مٹا دی جائیں گی،
 اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ شام تک کے لئے
 اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سو اس
 کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبد الملک
 بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائد نے حدیث بیان کی
 ان سے ابواسحاق نے ان سے عمر بن یمون نے بیان کیا کہ جس نے دعاء
 دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر
 بن ابی زائد نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان
 کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے
 پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن یمون
 سے پھر میں نے عمر بن یمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے
 حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ سے میں ابن ابی
 لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں
 نے کہا کہ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور براہیم بن یوسف نے بیان
 کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمر بن یمون
 نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابویوب
 انصاری رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ
 نے بیان کیا کہ ہم سے وہی بنی حدیث بیان کی ان سے واؤد نے ان سے
 عامر نے ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابویوب رضی اللہ
 عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا
 ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے
 حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر و نے حدیث بیان کی، انہوں نے
 ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمر بن یمون نے، اور
 ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور المشی اور حصین نے ہلال کے
 واسطے سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ
 نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابویوب رضی اللہ

لہ المثلث ولہ الحمد وهو علی کل شیء قَدِيرٌ
 فی یوم مائۃ مَرَّةٍ کانت لہ عددُ عشرِ رقاب و کُتِبَ
 لہ مائۃُ حَسَنۃٍ و مُجِبتُ غَدۃِ مائۃِ سِتِّینَ
 و کانت لہ جزاء من الشیطان یومہ ذلک حتی
 یُسیی و لَعْنَاتُ اَحَدٍ بَا فَضْلَ مَا جَاءَ الْاِمْرَاجُ
 عَنْ اَكْثَرِ مِنْہُ : قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِی زَاوِدَہ
 عَنْ اَبِی اسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مِمْوُن قَالَ : مَنْ
 قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ اَغْتَسَقَ رَقَبَہٗ مِنْ وَدَّ
 اِسْمَاعِیلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِی زَاوِدَہ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ
 بْنُ اَبِی الشَّخْرِ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ تَارِیْعِ بْنِ خَثِیْمٍ
 مِثْلَہُ ، فَقُلْتُ یَلْتَرِیْعُ مِنْ سَمِیعَہُ ؟ فَقَالَ
 مِنْ عَمْرِو بْنِ مِمْوُنٍ فَأَنْتَ عَمْرُو بْنُ مِمْوُنٍ
 فَقُلْتُ مِنْ سَمِیعَہُ ؟ فَقَالَ مِنْ اَبِی لَیْلَی
 فَأَنْتَ اِبْنُ اَبِی لَیْلَی فَقُلْتُ مِنْ سَمِیعَہُ ؟ فَقَالَ
 مِنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ یُعَدِّثُہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . وَاَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ
 عَنْ اَیْبَہُ عَنْ اَبِی اسْحَاقَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مِمْوُنٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی لَیْلَی عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ قَوْلَہُ
 عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . وَاَقَالَ مُوسٰی حَدَّثَنَا
 وَهَبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 اَبِی لَیْلَی عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ . وَاَقَالَ اِسْمَاعِیلُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ
 قَوْلَہُ وَاَقَالَ اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مِیْسَرَہٗ
 مِثْمَعْتُ هَلَالٍ بْنُ یَسَارٍ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ خَثِیْمٍ
 وَ عَمْرُو بْنُ مِمْوُنٍ عَنْ اَبِی مَسْعُودٍ قَوْلَہُ . وَاَقَالَ
 الْاَعْْمَشُ وَ حَصِیْنٌ عَنْ هَلَالٍ عَنِ الرَّبِیْعِ عَنْ
 عَبْدِ اللّٰہِ قَوْلَہُ ، وَاَوَاہُ الْاَبُو مُعْتَمِدِ الْحَضَرَمِیِّ عَنْ
 اَبِی اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

عندہ کے واسطے سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

باب ۸۰۲۔ فِضْلُ التَّيْبِيعِ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حَقَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْتُمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ فُتِيلَتَانِ فِي الْبُيُوتِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۸۰۳۔ فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُوْرَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلُ النَّاسِ وَالْمَيِّتِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَوْسَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَلَايِكَةٌ يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلًا أَنْذَكَرَ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْقِقُونَهُمْ يَأْخُذُهُمْ إِلَى اسْمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يَسْبَحُونَكَ وَيَكْبُرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُجَيِّدُونَكَ

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سُمَی بن ابی صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں،

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابو زرعہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ عظیم،

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا تازندہ اور مردہ جیسی ہے،

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے ان سے ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ "آؤ اپنی ضرورت کی طرف" بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

ہیں، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری بکریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ خوب دیتے ہیں انہیں واللہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال، تو اجب وہ مجھے دیکھتے ہوئے موتے؟ بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، اتنی بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں، واللہ اسے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے رند مند ہوتے، بیان کیا کہ وہ کسی چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دیجئے دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا ایسا کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی نفرت لکھ لی ان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول دے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی حرمت سے لگیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی روایت ہیبل نے کی۔ ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۸۴۴۔ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۱۳۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن خبری انہیں سلیمان بنی نے خبر دی انہیں ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعرانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی پر چڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے "لا اِلاَّ اللہ واللہ اکبر" کہا، بیان کیا کہ اس وقت

قَالَ يَقُولُ، هَلْ سَأَلْتَنِي قَالِ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا كَرَأْتُكَ، قَالَ يَقُولُ وَكَيْفَ تَوَسَّأْتُ؟ قَالَ يَقُولُونَ مَا أَوَّلْتَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَسْبِيحًا وَكَثُرَتْ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْتَعُونِي؟ قَالَ يَسْتَأْذِنُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ سَأَلْتَنِي يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا سَأَلْتَنِي يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَسَّأْتُ؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَسَّأْتُ لَكَ مَا أَوَّلْتَ كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا مَرُغِبَةً، قَالَ قَسَمَ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ الشَّيْءِ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ سَأَلْتَنِي يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا سَأَلْتَنِي يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَسَّأْتُ؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَسَّأْتُ لَكَ مَا أَوَّلْتَ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ يَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَبَسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ مَا وَادَّ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَكَثَمَ يَرْقَعُهُ. وَمَا وَادَّ سُهَيْلٌ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۸۴۴۔ قَوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ خَبْرَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرَانِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقْبَةِ أَبِي قَتَادَةَ فِي تَلْبِيَةِ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى قَرَفَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آنحضرت اپنے غم پر سوار تھے۔ ان حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہتے اندر غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابو موسیٰ، یا فریاء، اے ابو عبد اللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، ایسے نے عرض کی، ضرور بتلا فرمائی، فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ؛

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَمَا سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَلٰی بَغْلَیْہِ، قَالَ فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَحَّ وَلَا غَاثِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوسٰی اَوْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کَثْرِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

باب ۸۰۵۔ فِیْہِ مَا شَئْنُ السُّعْیْرِ وَاجِدٍ؛

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِنْ اَبِی التَّوَادِعِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ مَا دَیَّہُ قَالَ، فِیْہِ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْسَا مَآئَۃً اِذَا وَاحِدًا لَا یُحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ ذُو رَیْحٍ اَبْوَحَرُ؛

باب ۸۰۶۔ اَلْمَوْعِظَۃُ سَلَعٌ بَعْدَ سَلَعٍ؛

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ قَالَ لَنَا مَنِظَرُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذْ جَاءَ یَزِیْدُ بْنُ مَعَاوِیَۃٍ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلْ فَلْخُزِّرْ اَلِیْكُمْ صَاحِبُكُمْ وَاِلَّا بَعِثْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اَخِذٌ بِبِدَیْہِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَّا اِنِّیْ اَخْبَرُ بِمَا كُنْتُ وَاَلِیْكُمْ یَمْنَعُنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اَلِیْكُمْ اَنْ مَّسَّ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَاَنْ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ سَبْعَ اَیَّامٍ السَّامَۃِ عَلَيْنَا؛

۸۰۵۔ ایک نام حامل کے سوا اللہ کے نافرستے دوسرے نام ہیں؛
۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالوارثہ نے یاد کی، ان سے مزحج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نافرستے نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

۸۰۶۔ دفعہ کے ساتھ وعظ و نصیحت؛
۱۳۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ایش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تا بلی اسے، ہم نے کہا، تشریف رکھیے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آ جاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، پھر تمہارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتانہ جائیں؛
۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث
اودہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

باب ۸۰۷۔ مَا جَاءَ فِی التَّوْقِیِّ وَآتَى لَا

عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ؛

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا اَلْحَسَنُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِی ہِنْدٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ اَبِی عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، اِنْعَمَتَانِ مَغْبُورٌ فِیْہَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحْقُ وَالْفَرَاغُ۔ قَالَ عَبَّاسُ الْعَبْرَیُّ

۱۳۳۴۔ ہم سے حسن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی، اودہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت عباس عجزی نے بیان کیا کہ ہم نے صفوان بن عیسٰی نے حدیث بیان کی،

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح :

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرق نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ :

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن یسکان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، آن حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم بھی منتقل کرتے تھے اور آن حضور ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کو دے، اور زمین اور آس میں ایک دوسرے پر غرور کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بڑونے کفار کو لہجھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روند ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹھی ہے :

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کورسے جہنمی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے :

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْقٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ :

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَنَبْرُبْنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَزْوَاجِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَأُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ قَرَارًا مُّصْفًى ثُمَّ يَكُونُ حُطًّا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ مَّتَّاعٌ الْغُرُورُ :

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ الْعَذَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَعَذَابُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَرَاوَحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دنیا میں اس طرح

ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو :

۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن ابو منذر طغافوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان المشی نے بیان کیا ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے :

۸۱۰۔ امید اور اس کی دوازی : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس

جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ

کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹہنی ہے انہیں

چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مرنے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے

میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ علی رضی اللہ

عنه نے فرمایا کہ دنیا میٹھ پھیرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے

آگئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم

آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی

کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہو گا اور عمل کا وقت

نہیں رہے گا۔ "بمزدحمہ" بمعنی مبالغہ :

۱۳۳۹۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے بخروی

ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے

مقدّر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں

ایک خط کھینچا جو چوکھے خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے

خط کے اس حصے میں، جو چوکھے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت

سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو

اسے گھرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

باب ۸۰۹۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ فی الدنیا کانک غریباً و غریباً یوسیسیل،

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّغَافِيُّ عَنْ

سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ، كُنْ فِي الدُّنْيَا

كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَرِيبٌ سَيِّلٌ، وَكَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا

تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَبْحِكَ لِزَهِدِكَ وَمِنْ

حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ :

باب ۸۱۰۔ فی الامتلى وکھولہ، و قول اللہ

تعالیٰ، فَكُنْ مَرْحُومًا عَنِ النَّارِ وَأُخِلَّ الْجَنَّةَ

فَقَدْ قَازَا وَمَا الْعَيْوَةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

الْفُرُورِ، أَدْرَاهُمْ يَا كَلُومًا وَيَتَمَتَّعُوا وَيَكْفُفُ

الْأَمَلُ قَسَوَتَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافَةَ

أَلَدُّنَا مُدْبِرَةٌ وَأَمَّا تَعَلَّتِ الْفُجْرَةُ مُقْبِلَةً

وَيَكُنْ وَاحِدَةً فِي مَنَاسِكَتِنَا فَكَلُومًا مَعِي

أَبْنَاءُ وَالْآخِرَةُ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا

فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَرَحْصَابٌ وَغَدًا حِسَابٌ

وَلَا تَقُلْ، بِمَزْخَرَةٍ، وَبَتَائِغِهِ :

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ خَثِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَطًّا مَرْتَبَعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ

خُطَطًا مِثْلَ الْإِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِ

الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْجَلَدُ

فُخِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ مِنْهُ وَهَذَا

الْخَطَاةُ الصَّغَارُ لَا عَرَاخُنَ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا وَإِنْ
أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا
۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شَاهَمَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطُوطًا
فَقَالَ هَذَا الْمَلِكُ وَهَذَا أَوَّلُ أَجَلِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْخَطُّ الْقَرِيبُ ۝

باب ۱۱۱ مَن بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ الْكِبَرَ
فِي الْعَمْرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نَحْمَدْكُمْ مَا يَدَّكُرُ نِيْعَهُنَّ
تَدَّكُرَ وَجَاهَهُمْ كَمَا أَلْبَسَ نِيْعَهُ ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ شَاهَمَ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ
رَأْيَ امْرِئٍ آخِرَ أَجَلِهِ حَتَّى يَبْلُغَهُ سِتِينَ سَنَةً تَابِعَهُ أَبُو
حَارِثٍ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ
شَاغِلًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْمَلِكِ قَالَ الْكَبِيرُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شَاهَمَ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبُرُ بْنُ آدَمَ وَمِكْبُرُ
مَعَهُ أَشَدُّ حُبِّ الْمَالِ وَطُولِ الْعُمُرِ وَالْأَشْعَبُ
عَنْ قَتَادَةَ ۝

باب ۱۱۲ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى
بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ
سَعْدٌ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

وہ اس کی امید میں اور چھوٹے چھوٹے خطوں مشکلات میں پس انسان جب ایک مشکل سے
بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے
۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند
خطوں کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور موت ہے انسان اسی حالت (امید و موت) میں پہنچے
کی میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) ایک پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر
کے بارے میں اس پر رحمت تمام ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ دنیا
پہنچتھیں انہی عمر میں ہی جی کہ جو شخص سب سے نصرت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور ہمارا پس و آوایا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے عبد السلام بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان
کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے سعید بن سعید مرقی نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عہد کے سلسلے میں حجت تمام
کروں جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کے تحت
ابو حازم اور ابن عثمان نے مرقی کے واسطے سے کی۔

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوصفوان عبد اللہ بن سعید
نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہر
جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی ورازی کی امید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے
حدیث بیان کی اور یونس ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے شہام نے حدیث بیان
کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ
چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت
شہام نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے :-

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے

خبر دی، انہیں خبر دی ان سے نہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے انہیں یاد ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کے گھر کا ایک ڈول میں پانی بے کرکلی کی مٹی انہوں نے میان کیا کہ عتبان بن مالک انساری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے میان کیا کہ آنحضرتؐ میرے بیان تشریف دے اور فرمایا کوئی بعدہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا

۱۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سون بندے کاس کی کوئی مزیز چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا کچھ نہیں

۸۱۲۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے

بڑھنے سے بچنے کے متعلق احادیث

۱۳۳۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابی ہاشم بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی اور انہیں سوربن محمد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن عدی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضرتؐ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرن وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے بھیجا، اُن حضورؐ نے بحرن والوں سے صلح کر لی مٹی اور ان پر علاؤ بن الحمری کو امیر مقرر کیا تھا جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرن کا جزیرہ کا مال لے کر آئے تو انھارے ان کے لئے کئے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضورؐ اکرم کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضرتؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضرتؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابو عبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انھارے نے ہنسی کی

عَنْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ دَرَّاحَهُ مَحْجُورٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: دَعَلَ مَجْهًا مَجْهًا مِنْ دَوَاكَانِي دَرَّاحَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَتَبَانَ بْنَ مَالِثٍ الْأَنْصَارِيَّ ثَعْلَةً أَحَدَ بَنِي سَلَمٍ قَالَ عَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَوْرِي عِنْدَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبَسِّغِي بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ الْأَحْزَمُ اللَّهُ عَالِمُ الْغَايَةِ

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ

بَابُ ۸۱۳ مَا يُخَذَّرُ مِنَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَدِيٍّ أَنَّ الْيَسُورَانَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِ بْنِ عَامِرٍ ابْنِ ثَوْبِي كَانَتْ شَهَادَتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرٌ عَلَيْهِمُ الْعُلَاءُ بْنُ الْحَضَرِيِّ فَقَدَّمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بَقُولَهُ قَوْمَانَهُ صَلَاحَةُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَوَّتْ تَعَرَّضُوا لَهُ فَبَسَّسَهُ حِينَئِذٍ

مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابُ ۖ
۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ آتَيْتُ
 خَبَّابًا وَهُوَ يَذْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الْأَيْمَنِ
 مَقْضُوكَ تَنْفُسَهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا ذَرَانَا أَصْبْنَا مِنْ
 بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا تَجِدُكَ مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابَ ۖ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُهَيْبِ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خَبَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۸۱۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمْ الْأَيْسُورَةُ
 الدُّنْيَا وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ
 لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَذْعُوكَ
 خِزْيًا يَلَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ جَمْعُهُ
 سُعُرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۖ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَفْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعْتَدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبِي
 أَخْبَرَهُ قَالَ آتَيْتُ عَثَّةَ ابْنِ بَطْهَرٍ وَهُوَ جَالِسٌ
 عَلَى الْمَقَاعِدِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ
 سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ
 فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ
 ثَمَّ كَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَكَ مَا تَقْدَرُ مِنْ دُنْيِهِ
 قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا ۖ

بَابُ ۸۱۵۔ ذَهَابِ الضَّالِّينَ ۖ
۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
 الْأَوْعَاثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گزر گئے دینا نے ان کے اٹال میں سے کچھ بھی کی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ کڑی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ۖ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے العشاء نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ۖ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گرد وہ کوہلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سیر کی جمع سے سُعُر ہے مجاہد نے فرمایا کہ الغرور سے مراد شیطان ہے) ۖ

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں ابن ابی ان نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ بیٹورے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنکھوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور سجدیں اگر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ۖ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ۖ
۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو حارثہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حارثہ

نے اور ان سے مروی اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”حفالتہ“ اور حثالتہ“ بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش میں“

۱۳۵۶۔ مجھ سے بخاری بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں :

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاف نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا بیت مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرنا ہے :

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن زید نے کہا کہ میں نے عطاف سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیر بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر رکھتے سنا ہے :

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن سلیمان ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الْقَالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَوَّلُ وَتَبَعُهُمْ حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ الشَّمْرِ لَا يُبَالِيَهُمْ اللَّهُ بَالَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حَفَالَةٌ وَحَثَالَةٌ :

بَابُ ۸۱۶ - مَا يَتَّقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ

اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ دَاوِلُكُمْ فِتْنَةً :

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَفْسَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْرِوهُ اللَّهُ هُوَ وَالْقَطِيفَةُ وَالْحَمِيمَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ اللَّهُ دَانِ ثُمَّ يُعْطَى لَمْ يَرْضَ :

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا كَاتِبِينَ بَيْنَ أَدَمَ وَادِيَاتٍ مِنْ مَالٍ تَرْتَبِعُنَّ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ أَدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ :

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا بَيْنَ أَدَمَ وَمِثْلٍ وَادٍ ثَمَلًا لَا حَبَّ أَتَى لَهُ إِلَّا يَنْهَ وَمِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ أَدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا : قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ :

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَيْلِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہ عظیم میں منبر پر یہ کہتے سنا، آپ
 نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہش
 مند رہے گا اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان
 کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ مکی قہر قبول کرنا جو تو بہ کرنا،

۱۳۶۔ ہم سے ابو العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے کہ ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کے ایک داوی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرے تاہم جو توبہ کرے تاہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم سے قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الہکم التکاتر نازل ہوئی؛

۸۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ مال ہم سب کا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محنت سے روکنا ہی بنی آدم کا فرائض ہے۔ اور توبہوں والی چیزیں اور چوبیسوں اور پچیسوں میں یہ زندگی کی پونجی ہے۔ "مگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زمین بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر خرچ کروا۔"

۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے صفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے انہیں حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آنکھنورے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنکھنورے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنکھنورے مجھے عطا فرمایا، پھر فرمایا ہے کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات صفیان نے بیان کیا کہ حکیم رضی اللہ عنہ نے

ابْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى مِنْبَرٍ
يَمَازِي فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ لَدَاهُ
أَعْطِي وَارِثًا مَلَأَ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا
وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ شَيْخَانَ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوَاتَّ رِجْلَيْنِ آدَمَ وَآدِيَانِ
مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ يَكُونُ لَهُ وَآدِيَانِ وَلَسَنٌ يَحْدُ
نَامًا إِلَّا الثَّوَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ
لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَائِبِ
عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ
حَتَّى نَزَلَتْ إِلَيْكُمْ التَّكْوِينُ

باب ١٠. قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خُضْرَةٌ خُضْرَةٌ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ يُنَاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُنَوَّسَةِ
وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الدُّنْيَا
الدُّنْيَا قَالَ عُمَرُ أَللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ
إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا رَزَقْتَهُ لَنَا أَللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ أَنْ أَتَفَقِّهَ فِي حَقِّهِ

١٣٧١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ التَّوْحِيْدِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُروَةُ
وَسَيِّدُ بْنُ الْمُسْتَبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْرَامٍ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هَذَا لِلنَّاسِ وَرَبُّنَا
قَالَ سُفْيَانُ قَالَ فِي يَأْخِزُكُمْ إِنَّ هَذَا الْكَلَامَ

الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمَقْلُوتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ
أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَمَحَّصَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ وَبَيْنَ
يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ لَا دَوِيلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَتَشَيَّتُ
مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاجْلِسْ
فِي تَأَمُّ حَوْلَهُ حِجَابَةٌ فَقَالَ فِي أَجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى
أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْخَوَّةِ حَتَّى لَا أَرَاكَ
فَلَبَثْتُ غَنِي فَاطَالَ اللَّبَثُ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ
مُتَمِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ رَأَيْتُ سَوْدَ وَدَانَ دَلَى، قَالَ فَلَمَّا
جَاءَ كُنَّا أَصْبَرَ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِي ذَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْعَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا
يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَوَّضَ لِي فِي جَانِبِ سَوْدَ الْخَرَّةِ قَالَ: بَشِيرُ أُمَّتِكَ
إِنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَدَانَ سَوْدَ وَدَانَ قَالَ نَعَمْ، قَالَ
قُلْتُ وَدَانَ سَوْدَ وَدَانَ قَالَ نَعَمْ وَدَانَ شَرِبَ
الْخَمْرَ قَالَ النُّصْرَا اخْبَرَنَا شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ
بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْفُوعٍ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرَادِءِ مَرْسَلٌ لَا يَصَحُّ أَنَّمَا أَرَدْنَا
لِلشَّعْرَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ قِيلَ لِي فِي عَبْدِ اللَّهِ
حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرَادِءِ، قَالَ
مَرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصَحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي دَرٍّ
قَالَ أَضَرُّ بَوَائِي حَدِيثُ أَبِي الدَّرَادِءِ هَذَا إِذَا مَاتَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و
دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے
جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں اگے پیچھے
خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو! بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی
دیر تک آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا، ان حضوؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ یہاں
کیا کہ ان حضوؐ نے مجھے ایک ہموار زمینی پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف
پتھر تھے اور فرمایا ہمیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس
لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر ان حضوؐ پتھر ملی زمین کی طرف چلے گئے اور
نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے
آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے چاہے چوری کی، چاہے
زنا کی ہو! بیان کیا کہ جب ان حضوؐ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا
اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھر ملی
زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے میں نے تو کسی دوسرے
کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا؟ ان حضوؐ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام
تھے پتھر ملی زمین (عرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری
ساندو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرتا
ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبریل، خواہ اس نے چوری
کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ
اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔
نظر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت،
الحکمش اور عبد العزیز بن رافع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے
حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابوصالح کی حدیث بواسطہ
ابودرداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا
کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام

بخاری) پوچھا گیا کہ عطاء ابن یسار کی بواسطہ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں
ہے۔ صحیح ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت
کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور ثابٹ ہو گیا تو جنت میں جائے گا

سہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور جو مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہر حال
وہ جنت میں داخل ہوگا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہوگا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

۸۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسندیں
ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر ہونا ہو۔

۱۳۶۳۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے
حدیث بیان کی ان سے اُمّی نے ارشاد سے زید بن عیینہ نے بیان کیا کہ ابو
ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے
پتھر لیے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہمک سامنے آگیا انھوں
نے دریافت فرمایا ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے
فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوتی کہ میرے پاس اس حد کے برابر ہونا
ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں ایک دینار بھی بقیہ نہ رہ جائے
سو اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرظ کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں بلکہ
میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کر۔ اپنی دائیں طرف سے بائیں
طرف سے اور پیچھے سے پھر آں حضور چلتے رہتے اس کے بعد فرمایا زیادہ مہم
رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے سو اس شخص کے جو اس مال
کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے
اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھے فرمایا، یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت
نیک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر آں حضور رات کی تاہی میں
چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو
بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آں حضور کو کوئی دشواری پیش آگئی ہو، میں
نے آں حضور کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا
کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں آں نہ جاؤں، چنانچہ جب تک آں حضور
تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد
یاد آیا، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی
ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت
کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری

بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو؟

بقیہ - کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، لو کا فخر
کبھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا بایں
کے بعد بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جاسکتا۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنِ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَأَنَّ لِي مِثْلُ أَحَدٍ
وَهَبًا لَسْتُ فِي أَنْ لَا تَسْرَ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي
مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَوْ صَبَدًا لَا يَسْتَوِيَانِ

[illegible]

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْعَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْمَغْنَى عَنِ النَّفْسِ ۖ

۱۳۶۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سراپا دل نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سراپا دل

[illegible]

جَایِسَ، مَا مَآیَکَ فِی هَٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ
النَّاسِ، هَٰذَا وَآلِیُّہِ حُرَّتًی اِنْ حَظَّ عَلَیَّ اَنْ یُّنْکَحَہَ
وَإِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشْفَعَ قَالَ فَسَكَتَ مَا سَوَّلَ اَمُّہُ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلٌ
اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا مَآیَکَ فِی هَٰذَا؟
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فَقَرَّاءِ السَّیْلِیْنِ

صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب اگر نے
وہاں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں
ہے۔ اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح
کر دیا جائے، اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی
بیان کیا کہ اُن حضور اس پر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک دوسرے
صاحب گزرے اُن حضور نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت

ہذا جری ان عطف ان لا ینکحہ وان شفع
 ابن زبیر فہم وان قال ان لا یستع یقولہ فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ہذا اخیر
 وقت للامان من مثل هذا
 ان حضور نے اس کے بعد فرمایا یہ شخص (ذریعہ) اس کے (امیر) جیسے دینا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ وَابُو جَدِّشَا شُعْبَانُ
 حَدَّثَنَا اِبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ قَالَ قَالَ عَدُوُّ
 خُبَابٍ فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَوْبًا وَجِئَهُ فَوَقَعَ آخِرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ
 مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ آخِرٍ مِنْهُمْ مُصَافٍ لَمْ يُعَيَّرْ
 قِيلَ يَوْمَ اُخْرِجُوا وَتَرْتَبُّ رُكُودًا فَاِذَا غَطَيْنَا مَرَّاسَهُ
 بَلَدًا رِيحًا فَارْتَفَعَتْ عَلَيْنَا رِيحٌ بَدَأَ مَلَأَ مَسَامِيَهُ
 فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ
 لَنَا سَهْلًا وَنَجْعَلْ عَلَى رُكُودِهِ سَهْلًا اِذَا خَرَّ وَمَا مِنْ
 اَنْفَعَتِ لَنَا قُلُوبُهُ فَمَنْ يَحْمِلُ سَهْلًا
 ۱۳۶۸۔ ہم سے حمید بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے روایت کی ہے حدیث
 بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو بکر سے سنا
 کہا کہ ہم نے خیاب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے بنو کلاب
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے
 ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور ہمارا
 (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے
 آپ جنگ احدہ کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی اس
 چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا، اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کچھ
 پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضور نے ہمیں
 حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر ازخراشیں ڈالیں اور ہم میں

سے بہت سے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا میں براہروی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔
 ۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 اَطْلُعْتُ لِي الْفَقِيرَ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَصْلَافِ الْفُقَرَاءِ
 وَاطْلُعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَصْلَافِ النَّاسِ اَلْبَعَاءِ
 اَبُو زَيْدٍ وَغَوَّيْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَجْهًا مِنْ نَجِيجٍ مَعِي
 فِي بَحْرٍ مَعِي ابْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَرْطَابِ
 ۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمِعْتُ عَلَى خُرَيْبٍ حَتَّى مَلَأَتْ اَوْ مَلَأَتْ اَكْبَرُ اَمْسَرَ
 قُبَاعَتِي مَاتَ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمِعْتُ عَلَى خُرَيْبٍ حَتَّى مَلَأَتْ اَوْ مَلَأَتْ اَكْبَرُ اَمْسَرَ
 قُبَاعَتِي مَاتَ

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَسْتُ بِأَكْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَمِعْتُ عَلَى خُرَيْبٍ حَتَّى مَلَأَتْ اَوْ مَلَأَتْ اَكْبَرُ اَمْسَرَ
 قُبَاعَتِي مَاتَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي سَرِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دَوْكِيْدٌ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي سَرِّي لِي تَأْكُلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَلَّ عَلَيَّ فَيَكِلْتُهُ تَقْضِي:

باب ۳۳ - كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخْلِيْفُهُمْ مِنْ الدُّنْيَا:

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ بِخَبَرِهِ مِنْ رِصْفِ

هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ

أَبَاهُ مَرَّةً كَانَتْ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ

كُنْتُ لَا تُعْطِي سُبْحًا يَكْبِدُ عَلَى عَالِي الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ،

وَإِنْ كُنْتُ لَا شَدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ

تَعَدَّدْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ رِقَبِهِمُ الَّذِي يُخْجَرُونَ مِنْهُ

فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا

سَأَلْتُهُ إِلَّا لَيْسَ بَعْدِي فَمَرَّ وَخَمَّرَ يَفْعَلُ، ثُمَّ سَرَّ

بِي عُمْرَ فَسَأَلْتُهُ، عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ

إِلَّا لَيْسَ بَعْدِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَمَّ حِينَ رَأَيْتُ دَعَرْتُ

مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ تَكَلَّمَ

بَلَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبَعْتُهُ

فَدَخَلَ فَاِسْتَاذَنَ فَادْخَلَ فَوَجَدَ بَيْنَا فِي

فَدَخَلَ فَقَالَ: مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: هَذَا

لَكَ فَلَاؤٌ أَوْ فَلَا تَهُ، قَالَ: أَبَاهُ تَكَلَّمَ بَلَيْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ

إِلَى، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ

إِلَّا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذْ آيَتُهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ

بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَارَا أَنَّهُ هَدِيَّةٌ

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَاشْتَرَكْتُمْ فِيهَا فَبَاءَتْ

ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟

حدیث بیان کی ان سے مٹا ہونے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوئی، سو مقورے سے جو کے جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں کھانا دیا اور وہ بھی ختم ہو گئے۔

۳۳۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات:

۳۴۲ - مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا درجہ حقیقہ۔ ان

سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہہ کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک

کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ

نکلے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک

آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں

وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں

نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ

تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت میرے

دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تڑپایا پھر آپ نے فرمایا اببرا

میں نے عرض کی لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلے

گئے، میں آنحضرت کے پیچھے چلیا، پھر آنحضرت اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت

چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا دریافت

فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت کے لئے

ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت نے فرمایا، اببرا! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ!

فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام

کے ہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر نہ اپنے گھر سے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے

پاس، جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت انہیں کے پاس بھیج دیتے

اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا

بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا توہ قدر میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو ان حضور مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضور کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ان حضور نے فرمایا: ابہر ایس نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر میرا بوجھا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر میرا بوجھ گئے۔ آنحضور نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابہر ایس نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اوتھم پاتی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا، ان حضور نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا، اور ان حضور برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، انہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تمنا کش نہیں ہے ان حضور نے فرمایا۔ پھر مجھے دید و

میں نے پیالہ ان حضور کو دے دیا ان حضور نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر چما ہوا خود پی گئے۔

۱۳۷- ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے بخئی نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، خبثہ کے پتوں اور اس بموں کے سوا کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی منگیوں کی طرح براڑ کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے میں پھر قومیں بالکل نا نامرد رہا اور میرا سارا کیا اکار ت گیا۔

۱۳۸- مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اَصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرِبَةً اَتَعُوْا بِهَا فَاَهْلًا اَمْرِيْ فَاَنْتُمْ اَنْتُمْ وَمَا عَلَيَّ اَنْ يَّبْلَغَنِيْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَتَعْمَلُوْنَ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْتُمْ هُمْ فَدَعُوْهُمْ فَاَنْتُمْ اَفَا شَدَّ ذُنُوْبًا وَاَنْتُمْ لَهْمُ وَاَخَذُوْا لِحَاظِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: يَا اَبَاهِرَ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خُذْ مَا عَطَيْتُكَ مَا لَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اَعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحَ وَاَعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ اَلْقَدَحُ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَنِّي الْقَدَحُ حَتَّى اَنْتَهِيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَدَى الْقَوْمُ كُلَّهُمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَوَضَعْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَقَلَّرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: اَبَاهِرَ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اَقْعُدْ فَاَشْرَبْ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُهُ مَسْنُكًا، قَالَ فَاَرَى فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَخَمِدَ اللهُ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ؛

۱۳۹- حَدَّثَنَا عَنْ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّي لَا وُلَّ الْعَرَبِ سَافِي يَسْتَنْهِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَأَيْنَا نَعْزُوْا وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَدَقُّ الْجُفْلَةِ وَهَذَا اَشْتَرُ وَاَنَا اَحَدُ نَايَضَمَّ كَمَا تَصْعَقُ اَشْشَاةُ مَا لَهْ خِلَطُ نَمَّ اَصْبَحْتُ بَنُوْا سَيِّدَ نَعُوْرٍ فِي عَمَلِ الْاِسْلَامِ حَيْثُ اِذَا وَ مَثَلٌ سَعِيْنِي؛

۱۴۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا شَيْعَ أَنْ يُحْتَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُنْذُ قَدَامِ الْبَيِّنَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ
حَتَّى يُبَيَّنَ:

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ
عَنِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْدِيُّ عَنْ مَعْرِ
بْنِ كَدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ إِلَّا مَعْتِدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْثَرِينَ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هَمَّا تَمَرٌ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَرْجَانٍ حَدَّثَنَا
الْطَّبْرِيُّ عَنْ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
كَانَ يَوْمَئِذٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْأَهْلِ وَخَشَوْهُ مِنْ لَيْفٍ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
هَمَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَائِمَةً وَقَالَ سَلُّوا أَيْمَانَكُمْ لَعَلَّكُمْ
صَلُّوا عَلَيْهِ فَعَسَلَكُمْ مَلَأَ رِغْفَمًا مَرَقًا حَتَّى
لَحِقَ بِأَعْيُنِهِ وَلَا رَأْيَ شَأْنٍ سِوَا بَعْضِهِ قَطْرٌ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ جَدِّ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْكُلُ عَلِيمًا شَهْرًا ثُمَّ قَدِمَ فَبَدَّلَهُ
إِنَّمَا هُوَ التَّمَرُ وَالنَّعَاءُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ بِالْحَبِيمِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَارِثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَعْرُودُ
أُخْتُ أَنْ كُنَّا لَنَنْظُرَ إِلَى الْيَهْلَالِ ثَلَاثَةَ أَجَلٍ
فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْقَدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا، فَقُلْتُ مَا كُنْتُ بَعِيدًا عَنْكُمْ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ
آگے کے بعد بھی تین دن تک تنہا کھانے کے لئے نہیں ملا تھا
یہاں تک کہ اس کی حضور کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے اسحاق الدزقی نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے
ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے اگر کبھی ایک دن میں دو تیرہ
کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے نصر نے حدیث
بیان کی ان سے منام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس
میں کھجور کی چھال بھر دی جوتی تھی

۱۳۷۷۔ ہم سے ہدیین خالد نے حدیث بیان کی ان سے جہلم بن یحییٰ نے
حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا ہارچی وہیں موجود ہوتا آپ
فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی روٹی تناول فرماتے
نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور ان حضور نے کبھی اپنی
آنکھ سے بھی ہوئی مسلم بخاری دیکھی۔

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انیس ان کے والد نے خبر دی اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے لوہر نقیسا ہم سے بھی گزر جاتا
تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت
آجاتا تو چولہا جلتا تھا۔

۱۳۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادنی نے حدیث بیان کی ان سے
ابو حارثہ عازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے یزید بن ریان
نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا
بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے پوچھا کہ پھر آپ
لوگوں کو کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ الْمُرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّانَ مِمَّنِ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَاحِرُ وَكَانُوا يَسْتَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمِنْ أَمِيَّاتِهِمْ فَيَسْتَفِينَا ۝

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

فَقَصِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ مَوْتًا

بَابُ الْقَصِيدِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ أَشْعَثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ

كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ:

الدَّامُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ حِينَ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ:

كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ النَّصَارَةَ ۝

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَيْثَمِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ

أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّذِي يَدَامُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۝

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنْجِيَنِي

أَعْدَاؤُنِي عَمَلُهُ، قَالُوا: لَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ: وَلَا أَفَا إِلَّا أَنْ يَنْقُذَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ سَيِّدُ دُؤَا

وَقَايِمُ دَاغِدَاؤِ دَاوُجُوا وَشَيْءٌ مِمَّنِ الدُّجَجَةِ

وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ كَبَلْعُوا ۝

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

پانی :- ہاں، اس حضور کے کچھ انصاری، یزیدی تھے ان کے یہاں دودھ پینے والے جانور ہوتے تھے اور وہ اس حضور کے لئے دودھ جمع دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے ۝

۱۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ! آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں ۝

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی ۝

۱۳۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مصروق سے سنا کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہا کہ میں نے پوچھا: حضورؐ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب صبح کی آواز سن لیتے، اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے ۝

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عمل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سو اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو؛

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو؛

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے اسم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا اسم المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں اُن حضور کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون؟ جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی اُن حضور طاقت رکھتے تھے؛

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور ہمیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سو اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھ لے لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطے سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہی نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ تَنْيِذَ حَلِيٍّ أَحَدَكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةُ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ؛

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ: كَلَّفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ؛

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُفُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلَهُ دَيِّمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ؟

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ دُؤَادٍ قَارِبُوا وَابْشَرُوا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا تَأْتِي إِلَّا أَنْ يَتَحَمَّذَ فِي اللَّهِ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظَنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عُفَانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آپ نے فرمایا ایمانزدی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداً اسیداً" ہدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابوہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن قلیع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے ہمیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی شکلیں اس دیوار پر بنا دی گئیں تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور کوچہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو۔"

۱۳۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوا حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانو رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے ایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔

سَيَدُّوْا وَابْتِشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَيَدُّوْا سَيَدُّوْا

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو هَيْمٍ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا، الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعَ يَمِينَهُ فَأَشَارَ بِهَا قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أُرَيْتُمُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ كُمْ الصَّلَاةَ الْبَحْثَةَ وَالنَّاسَ مُتَنَتِّينَ فِي قُبُلِهِ هَذَا الْجِدَارِ قَلَمَ آسَ كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَلَمَ آسَ كَانِيَوْمٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

۸۲۵۔ الْوَجَاءِ مَعَ الْغُوفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَاقِبَةً لِّسَمِّ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً مِائَةِ قَامَسَتْ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ

۸۲۶۔ الْقَبْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ اللَّهُ أَمَّا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَقَالَ مُرَّةٌ وَجَدْنَا خَيْرَ مَيْتِنَا بِالْقَبْرِ ۖ
۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
 سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا عَطَاءٌ حَتَّى لَفِدَ مَا عِنْدَهُ ۖ فَقَالَ
 لَهُمْ حِينَ لَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَلْقَى بِيَدِهِ مَا يَكُونُ
 عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ وَلَا أَذِيٍّ لَّكُمْ وَإِنَّهُ مَن
 يَسْتَعِيفُ بَعْفُهُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ
 وَمَن يُسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ ۖ وَلَن تَعْطُوا عَطَاءً
 خَيْرًا أَوْ سَمَ مِنَ الْقَبْرِ ۖ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّافُ بْنُ يَعْنَى حَدَّثَنَا
 مُسْقَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ
 بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدْ مَآءٌ فَيَقَالُ لَهُ
 يَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۖ

بَابُ ۷۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ ۖ قَالَ الزُّهْرِيُّ بْنُ حُثْمَةَ ۖ مِنْ كُلِّ
 مَا صَاقَ عَلَى النَّاسِ ۖ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ
 عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
 فَقَالَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ۖ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
 يَغْفِرُ حَسَابَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَرَّقُونَ
 وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۖ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
بَابُ ۷۸۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ ۖ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی جبر میں پائی ۖ
۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگا اور جس نے بھی ان حضور سے مانگا اس حضور نے اسے دیا، یہاں تک
 تک کہ جو مال اس حضور کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جو حضور نے اپنے ہاتھ
 سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے
 بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچا رہے گا اللہ بھی
 اسے محفوظ رکھے گا اور جو ہیر کرے گا اللہ بھی اسے ہیر کرے گا اور جو استغنا
 اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا کرے گا۔ تمہیں میرے بڑھ کر اور اس سے
 زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی ۖ

۱۳۹۱۔ ہم سے غلاب بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسقر حدیث بیان کی
 ان سے زیادہ بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے
 تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے،
 اس حضور سے عرض کی جاتی کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں اس حضور پر
 کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں ۖ

۸۷۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا
 ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات
 میں ہر کرے ۖ

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ
 نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین
 بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراکز) تھے اے حساب
 جنت میں جائیں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو جہاد چھوٹ نہیں کرتے اور
 اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں ۖ

۸۷۸۔ قیل وقال نالیندیده ہے ۖ

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

نے حدیث بیان کی انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی جن میں میغرہ اور فلاں اور ایک تیسرے صاحب بھی ہیں انہیں شعبی نے انہیں میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زادنے کے معادیر رضی اللہ عنہ نے میغرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو، بیان کیا کہ پھر میغرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے اس حضور سے سنا ہے آپ نماز سے ندرغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعظیم اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تین مرتبہ بیان کیا کہ اس حضور قبل و قال (بجہت بازی از یادہ سوال کرے۔ مال ضائع کرتے اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بھائیوں کو گزندہ درگداز کرنے سے منع کرتے تھے اور ہمیشہ سے روایت ہے انہیں عبد الملک بن عیمر نے خبر دی کہا کہ میں نے واد سے سنا، وہ یہ حدیث میغرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۸۲۹۔ زبان کی حفاظت اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے

دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا

پھر چپ رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "انسان جو بات

بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے کے لئے آئندہ

دنیار ایک نگران رہتا ہے،

۱۳۹۴۔ ہم سے محمد بن ابوبکر مقدسی نے حدیث بیان کی ان سے عمر

بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے لئے جو شخص دو توں جبروں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں

پاؤں کے درمیان کی چیز (شرکاء) کی ذمہ داری دیدے گا میں اس کے لئے

جنت کی ذمہ داری دے دوں گا:

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور

آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی و فلاں نے حدیث
ثالثہ ایضا عن الشعبي عن و زاد کاتب میغرہ
بن شعبہ آقا معاویہ کتب الی میغرہ ان کتب
الی یعدیث سیفہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال فکتبت الیہ میغرہ ا فی سیفہ
یقول عند انصرافہ من الصلاة لا اله الا الله
وحدہ لا شریک لہ لہ انک لک ولہ الحمد وهو
على کل شیء قدير ثلاث مرات قال وكان ينهل
عن قیل و قال، و کثرتہ استسوال، و اصلحہ المال
و منیع و حاج و عقوق الاممات و واد البنات و عن
هشیم أخبرنا عبد الملک بن عیمر قال سمعت
و زاد یحدث هذا الحديث عن میغرہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم،

۸۲۹۔ حفظ اللسان و من کان یؤمن

بالله و الیوم الآخر فلیقل خیرا و لیس فی

قولہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ

ما ینت فلیتد،

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ حَزْمٍ عَنْ سَهْلِ

ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ يَفْضُلْ بِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

أَفْضَلَ لَهُ الْجَنَّةَ،

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پروسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لڑنے نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ابو فریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے منہ سے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے درنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے اور ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان حضور نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے درخ میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے اتنا دور تھا۔ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو النضر سے سنا ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

۸۳۶۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نعیم بن عبد الرحمن

خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعَ جَارًا وَلَا مَنَ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَيْفَقَهُ؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَمِينُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَانِي وَوَعَاةَ فَلْيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَيْفَاقَةُ مَلَاقَةُ أَيَّامٍ جَارَتْهَا أَقْبَلُ مَا جَارَتْهَا قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَيْفَقَهُ، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّدِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مَا يَتَّبِعِينَ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ؛

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَغْنِي ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مِنْ تَرْضَاوَانِ اللَّهُ لَا يُلْقِي تَهَا بَا لَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي تَهَا بَا لَا يَنْفَعُ وَفِي مِمَّا فِي جَهَنَّمَ؛

۸۳۶۔ الْبَكَاءُ مِنَ خَشْيَةِ اللَّهِ؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُقَيْدٍ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے:

۸۳۱۔ اللہ سے خوف:

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن عتبہ بیان کی ان سے منصور بن ابی سعید نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا لگان اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں سر جھاؤں تو مجھے گرم دین میں اٹھا کر دیا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ لیا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی:

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتتر) کی تفسیر لم یدر نہ نہیں جمع کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں سر جھاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ بوجھاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر ہمدلیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بوجھا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَجَرُّوا مِنْ حَرِّ الْجَهَنَّمَ فَمَنْ هُمْ؟ قَالُوا: مَنْ خَشِيَ اللَّهَ وَكَرِهَ لِقَوْلِهِ قَضَتْ عَيْنَاهُ:

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَافِعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ تَرَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُّوْنِي قَدْ رَوَيْتُ فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَعَلُوا بِهِ فَبَعَثَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مُخَانَتُكَ فَغَفَرْتَ

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَيَسَنَ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا وَكَلَدَ يَعْنِي غَطَاكًا. قَالَ فَلَمَّا خَضِرَ قَالَ لِمَنْ يَنْبَغِي أَيْ أَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْبَغِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَفْسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْخُرْ وَإِنْ يَقْدُمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مِتُّ فَانْظُرُونِي حَتَّى إِذَا مِرْتُ فَحُمًّا فَاسْتَعْمِدُونِي أَوْ قَالَ فَاسْتَهْكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ، فَادْرَأُونِي فِيهَا فَاخْتَدَمُوا فَيَقْلَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَافِعٌ فَقَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ فَأَيْكُمُ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا قَعَلْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ أَوْ قَرَّبْتُ مِنْكَ، فَمَا تَلَا فَالَهُ أَنْ رَاحَهُ اللَّهُ. فَحَدَّثَ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ نَادَرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ عَفَّةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قنادہ نے انہوں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

باب ۸۳۲۔ اذ انتہاء عن التعاصی :

۸۳۲۔ گناہوں سے باز رہنا :

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلِي وَمِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كُنْتُ
رَاجِلًا أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُمُ الْجَيْشَ بَعِثْنِي وَإِنِّي
أَنَا النَّبِيُّ الْعَرَبِيَّاتُ فَالْجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ
فَأَدْبَرُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَتَجَرَّوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَبَغَوْا
الْجَيْشَ فَأَجْنَحَهُمْ :

۱۴۰۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابو بردہ نے دوران
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص
جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے تمہارے دشمن کا لشکر
اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا دُرنے والا ہوں پس نجات
نجات ! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی
محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھگڑا یا اور لشکر
نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا :

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كُنْتُ
رَاجِلًا اسْتَوَقَدْتُ نَارًا أَقْلَمْتُ أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ
الْقَوْمُ فِي هَذِهِ الْمَذَاقَاتِ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ
يَقَعْنَ فِيهَا فَيَجْعَلُ يَتَرُشَّهِنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتُلُهُنَّ
فِيهَا فَأَنَا أَخَذُ بِحِجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتُلُونَنِي فِيهَا

۱۴۰۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
ان سے ابو الولاد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا : اُخفونہ فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک شخص
کی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پرہیز
اور کپڑے کوڑے جو آگ پر گرے تھے اس پر گرے گئے اور آگ جلنے والا انہیں
اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرے
ہی رہے اس طرح میں تمہاری مکر کو مکر کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور
تم ہو کہ اسی میں گرے جلتے ہو :

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ
عَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَدِينِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا تَعَلَّى اللَّهُ عَنْهُ :

۱۴۰۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان
کی ان سے عامر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی
زبان اور دین سے (تکلیف پہنچے) اسے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں
سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے :

باب ۸۳۳۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : اگر تمہیں

تَوَعَّلُونَ مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

أَلِيْثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السُّبَيْبِ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَتْ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيْسَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ
مَا أَعْلَمُ لَفِيحِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكِيَّتُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَجِيْبُ النَّارِ بِإِسْنِهِ

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِيْبُ النَّارِ
بِإِسْنِهِ وَحَدَّثَنَا الْجَنَّةُ بِإِسْنِهِ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے

ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم
ہو تا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا
ہو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے العرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی
سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے

قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ان سے منصور بن عسکری نے ان سے ابو اؤیل نے اور ان
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک
بن عکرم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچا شعر ہے شاعر نے کہا ہے
یہ ہے ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہیے جو بچہ درجہ کا ہے اسے نہیں

دیکھنا چاہیے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اخرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا :

۱۴۱۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے جعد ابو عثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جہا عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گئے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے :

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے :

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے ہمدی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عمار نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”موبقات“ سمجھتے تھے ابو عبد اللہ نے کہا کہ موبقات سے اپنے ہلاک کرنے والے مراد لیا ہے :

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا اور اس سے دُرتے رہنے کے متعلق تھا :

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قَصِلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْعِلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ :

۸۳۷۔ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ :

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَا عَطَارْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ تَرَاتِبِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَعَشْرَةَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعُمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً :

۸۳۸۔ مَا يُنْقَلِي مِنَ مُحْضَرَاتِ الذُّنُوبِ :

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمْدِيُّ عَنْ عِيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ آذَنٌ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ أَنْ كُنَّا نَقْعُدُهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَيَّقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ أَلْهَلَكَاتِ :

۸۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا تَعَانُهَا :

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَى بْنُ عِيَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

و سلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا ان حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہوئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرحلے پہنچا پھر اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکلی گئی حضورؐ اگر مرنے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہو تب بھی ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہو تب بھی کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے :

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ أَكْظَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّ يَزِلُّ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ بُدْبَابَةَ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ شَاتِيئِهِ فَمَحَا مَلَّ عَلَيْهِ حَتَّى جُورِحَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا.

۸۴۰۔ گوشت نشینی برے ساقیوں سے نجات کا ذریعہ ہے :

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے فردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن زید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عطاء بن زید لیشی نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاتی میں گھبرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلک رہتا ہے اس روایت کی متابعت ابویزید، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یونس داہن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

باب ۸۴۰۔ الْغَزْوَةُ رَاحَةً مِنْ خِلَاطِ الشَّوَابِ :

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ. حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ عُرَيْبُ بْنُ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَانِي عَجْرٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَارُ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّغْلَفَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مَسَايَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ

بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی سعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دورائے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھڑیں ہونگی وہ انہیں نے کہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے نقصان سے فرار اختیار کرے گا۔

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یلیع بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطارب بن ہبل نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں سے امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں اُن حضور نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور اُن حضور نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر ابد کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے لک کی چنگاری تنہا سے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر وہ فریاد و زاری کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے کتنا بلند جوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرے ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ مِيعَةً يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَا بَنِي عَالِي النَّاسِ تَمَاتٌ خَيْرٌ مَّا لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْعَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعْفُ الْعِبَادِ وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ يَفْرُدُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

باب ۵۰۔ رافع الامانة.

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَارِبِ بْنِ هَبْلٍ يَسَارِعُنَا فِي هَذِهِكَ رَأَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتَ الْأَمَانَةَ فَأَنْتَظِرُ الْعَلَمَةَ قَالَ كَيْفَ أَصَابَتْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِهِ فَأَنْتَظِرُ السَّاعَةَ.

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزَلَّتْ فِي جُذُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ هَلِكُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا قَالَ، يَتَامُ الرِّجُلُ الْمَوْتَمَةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَهْلُكُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَتَامُ الْمَوْتَمَةُ فَتَقْبُضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ لَبْعَرٍ وَخُرْجَتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَتَقْبُضُ فَتَقْرَأُ مُنْتَبِهًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَضِيعُ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ فَلَا يَكُونُ أَحَدٌ يُؤْتَى الْأَمَانَةَ، يَقَالُ إِنِّي فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمْنِيًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَفْعَلَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَدَّهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ شَقَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ بَنِي فَلَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلِيَّ نَمَاتٌ وَمَا أَجَالِي أَيْكُمْ بَابِعْتُ لَيْسَ كَأَنَّ مُسْلِمًا تَرَدُّهُ إِلَّا سَلَامٌ وَإِنْ كَانَتْ تَقَرُّبًا رَدَّهُ عَلَى

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر اس حضور تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا
معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لیک و سعید، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم
ہے کہ جب بندہ یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس
کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے :

۸۴۲۸- تواضع :

۱۴۲۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زبیر
نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ
اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خبری نے اور ابو خالد حمزہ بن زری
انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عصبا" تھا (کوئی جانور دور
میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اطربی اپنے اونٹ پر سوار ہو
کر آیا اور وہ اس حضور کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا
شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عصبا پر چھ رہ گئی! ان حضور نے اس پر فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا

۱۴۲۲- مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن محمد نے
حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک
بن عبد اللہ نے بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے
اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرخ کی ہوئی ان چیزوں سے
جو مجھے پسندیدہ ہیں، امیر اقرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے
ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت
کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن
جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا
ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں
جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور
اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اسی مومن
کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا :

بُنِ جَبَلٍ قُلْتُ بَقِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعَبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا قَعَلُوا؟
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ حَقُّ الْعَبَادِ عَلَى اللَّهِ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ
كَرَسُولٍ كُزِيَادَهُ عِلْمُهُ بِرَبِّهِمْ كَاللَّهِ بِرَبِّهِمْ حَقٌّ هُوَ
بِالْمَوَاضِعِ :

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ؛ قَالَ وَتَدْنِي
مُحَمَّدًا أَتَجَوِّزُ النَّفَرِيَّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ
الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُصْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ
فَجَاءَ عَرَبِيٌّ عَلَى تَعْرُدٍ لَهَا فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُصْبَاءُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يَزِفَعُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا شُرَيْكُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا أَدْنَيْتُهُ بِالْعَرَبِ وَمَا تَقَرَّبَ
إِلَى عَبْدِي يُشِيئُ أَحَبَّ إِلَيَّ وَمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا
يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آجِبَهُ
فَإِذَا أَجَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ
الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ
الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي رَغِيْبَتَهُ وَلَيْتُنِ اسْتَعَاذَ
لَا يُعِيْدُنِي ثُمَّ وَمَا تَرَكْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّى
عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْمَوْتُ دَأَانَا كَرُهُ مَسَاءَتَهُ :

۱۸۷۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ
السَّاعَةِ إِلَّا كَمَنْحِ الْبَصَرِ إِذَا هُوَ أَقْرَبُ أَتِ
اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

۸۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت
ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ
تو بس آنکھ پھٹنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز
پر قدرت رکھنے والا ہے؛

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ
هَكَذَا وَيُسَيِّرُ بِأَصْبَعَيْهِ فِي كَفَّيْهِمَا،

۱۸۷۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسان نے
حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے
قرب قریب ہیں جیسے گئے ہیں اور ان حضور نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ
سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلا یا؛

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
وَأَبِي التَّيَامِ عَنْ الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ،

۱۸۷۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب
بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ
نے ابو التیام نے اور ان سے اسد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) جیسے گئے ہیں

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَاحَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ،

۱۸۷۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے
خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح
جیسے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے معنی اس روایت کی متابعت
اسرائیل نے ابو حصین سے کی؛

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَأَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشُّسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَإِذَا هَلَلَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمْشَوْا جَمْعُونَ
فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْقُصُ لَفْظُ إِيْمَانِهِمْ لَمْ تَكُنْ أَمْنٌ
مِنْ قَبْلِ أَنْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهِمْ خَيْرًا وَتَقُومَ مِنَ
السَّاعَةِ وَقَدْ نَشَرُوا الرِّجْلَانِ تَوْبَهُمَا يَتَقَرَّبُ فَلَا
يَكْبَأُ يَأْنِيهِ وَلَا يَطُوبُ يَأْنِيهِ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ
وَقَدْ انْقَرَفَ الرَّجُلُ بِكَبْحِ نَفْسِهِ فَلَا يَطْعَمُ
وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَكْذِبُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي

۱۸۷۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے
خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب سورج مغرب سے طلوع
نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے
تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا
ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے
ایمان کے بعد مل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کھڑا
درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی
خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لیتا ہی
ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهَذَا رَفَعَهُ الْكَلْبُ إِلَى فِيهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا :

شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا :

باب ۱۴۷۷ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۸۴۷۷۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی

اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

۱۴۷۷۔ ہم سے صحابہ نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمار بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یاسر بن ہاشم کی حضور کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرزا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ ان حضور نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تمہیں کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کا فر کی موت کا وقت قریب آئے تو :

اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطی شعبہ اقصا کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۷۸۔ **حَدَّثَنِي** مُعْتَمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُنِذِرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۱۴۷۹۔ **حَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
وَعَمْرُو بْنُ النَّوْبَكِيِّ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلِيمِ أَنَّ

۱۴۷۸۔ **حَدَّثَنِي** مُعْتَمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُنِذِرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ :

عَاشِيَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْسِهِ لَمْ يَقْبَضْ نَفْسِي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسَهُ عَلَى قَيْدِي عَشِيَّتِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ آفَاقَ وَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّاعِلِي، قُلْتُ إِذَا لَرَيْتُمَا تَعَرَفْتُمْ أَنَّهُ الْعَدِيبُ الَّذِي كَانَ يَحْدِثُنَابِيهِ قَالَتْ فَكَأَنْتَ تِلْكَ لَمَرَّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّافِعِي الرَّاعِلِي.

باب ۸۳۸۔ مَبْنُوتَاتُ الْمَوْتِ،

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عَمِيرٍ وَذَكَرَاتُ مَوْلَى عَاشِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ أَوْ غُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشْلُكُ عُمَرُو فَيَجْعَلُ يَدْخُلُ يَدَايِهِ فِي الْمَاءِ فَيَسْتَسَحِمُ بِهِمَا وَبَعْضُهُ يَقُولُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبُّ بِأَيْدِيهَا فَيَجْعَلُ يَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الرَّاعِلِي حَتَّى يَقْبَضَ وَمَا لَتَيْدٍ.

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ - مَدَنِيٌّ - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشِيَةَ قَالَتْ: كَانَ يَرَا جَالٍ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَعَى السَّاعَةِ فَكَأَن يَنْظُرُوا إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: إِنَّ لِحَيْسَ هَذَا الْأَيْدِيَا كَرَّمَ اللَّهُ رَحْمَتَهُمْ يَقُولُمْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا شَيْخٌ - إِسْمَاعِيلُ - قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ خند رست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ سے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب اس حضور ہمارے اور اس حضور کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تقویٰ دیر کے لئے غشی طاری ہو گئی پھر جب آفاق ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹٹکنی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: "اللہم الرفیق الاعلیٰ" میں نے کہا کہ اب اس حضور ہمیں ترجیح نہیں دے سکے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو اس حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ اس حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

۸۳۸۔ جان کنی،

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن عبد بن یسویں نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انیس ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انیس عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمر و ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوا کہا تھا یا غلبہ اس حضور اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے" پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور دست مبارک جھک گیا،

۱۴۳۱۔ مجھ سے ہمدانہ نے حدیث بیان کی، انیس عہدہ نے خبر دی انیس ہشام نے، انیس ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو نئے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ اس حضور ان میں سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ اس حضور کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی،

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

سے محمد بن عمرو بن حنبلہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابوقادہ بن ربیع الصدی نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو ان حضور نے فرمایا کہ "مسترج" اور "مسترج منہ" اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا صحابہ نے عرفی کی یا رسول اللہ المسترج والمسترج منہ کیا چیز ہے، ان حضور نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں :

۱۴۳۳-۱- مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بعد بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حنبلہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مسترج اور مسترج منہ ایماندار و نام پا جاتا ہے :

۱۴۳۴-۱- ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور کاما مل جلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا مل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے :

۱۴۳۵-۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرد یا عورت تو حرام اس کے رہنے کی جگہ سے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے :

۱۴۳۶-۱- ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں :

بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْبَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَعٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرْجِعُ وَالْمُسْتَرْجَعُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرْجِعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَزْوَاجِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْتَرْجِعُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْمِلَادَةُ الشَّجَرُ وَالْأَنْبَاءُ :

۱۴۳۳-۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجَعٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرْجِعُ :

۱۴۳۴-۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَحَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ الشَّانِ وَيَنْقُلُ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ :

۱۴۳۵-۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَيْهِ مُقْعَدٌ عُذْوَةٌ وَعَشِيئَةٌ أَمَا النَّاسُ وَإِنَّمَا الْجَنَّةُ يُقَالُ هَذَا مُقْعَدُكَ حَتَّى تَمُوتَ :

۱۴۳۶-۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُعْدَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَبِّحُوا أَلَمَاتٍ قَبْلَ أَنْ تَقُتِلُوا قَدْ أَقْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا :

الحمد لله کہ چھیواں پارہ پورا ہوا۔

سائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۸۴۹ نَفَرٌ مِّنَ الْقَوْدِ - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْدُ
كَفَيْتُهُ الْبُؤْسَ - دَجْدَلًا - صِيحَةً - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُورُ - الْقَوْدُ - الرَّجْفَةُ
الْفَخَّةُ الْأُولَى - وَالرَّادِفَةُ - الْفَخَّةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹ احکام ثانی عیدہ العزیز بن عبد اللہ قالہ قالہ
حقاً ثانیاً ایبراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن
سلمۃ بن عبد الرحمن وعبد الرحمن بن عبد الرحمن
أنہما حکا ثاباً أن أباهما یزید قالہ استب رجلاً
رجلاً من السلیب ورجلاً من الیہود فقال المسلم
والنبی مطلقاً مطلقاً علی النکاحین - فقال الیہودی
والنبی مطلقاً مطلقاً علی النکاحین - قال ففصب
المسلم عن ذلک فکلمہ رجلاً الیہودی فکلمہ
الیہودی إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فأخبرہ بما کان من أمرہما المسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحبوا ذلک
علی رسولی فأت الناس یقتلون یوم النکاح
فأکون فی أول من یقیض فاکام رسولی باطنی بحاجب العرش
فلا ادعی اکان رسولی فممن فاکام فلی ادکان من استثنی
۸۴۸ احکام ثانی ایبراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن

۸۴۹ - صور چھونکنے کے متعلق مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح
کی ایک چیز ہے "زجرۃ" ای صیحۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ "الناقور" سے مراد صور ہے "الواجفہ" سے نفخہ والی اور "الرادفہ"
سے نفخہ دینا نیز مراد ہے۔

۸۴۸ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی سلمہ ابن عبد الرحمن اور عبد الرحمن
الاعرجی نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی مسلمان نے
کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے محمد کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا پھر یہودی
نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں مقرب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا
کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا
آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ
قیامت کے دن تمام لوگ یہ ہوش ہوا میں گئے اور میں سب سے پہلے ہوش ہوں گا
جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ ہوش الہی کا کناہ
پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو یہ ہوش
ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنہیں
اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۸۴۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ عرض الہی کو پہنچے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔ ۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں دہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیکھا اور پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی بلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقع پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کی میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے حساب پہلے کھانے کی دھن سے ان کی ضیافت کی جائے گی خبر نہ دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی پھر آنحضرت نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے ہم سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن بالام و لون، ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تیل اور مچھلی جن کی کلبجی کے چبوتے ٹھوسے کو شہر نزار اور کھاکر سیر ہو جائیں گے۔

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُونَ النَّاسَ حِينَ يَضَعُونَ فَأَكُوْتُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْسَىٰ أَحَدًا يَا لَعْرُشٍ فَمَا أَذِيَّ أَكَاثَ فَيَضَعُ صَعَقَ دَدَا أَلَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۸۵۰ يَضَعُونَ اللَّهُ الْأَرْضَ - دَوَاةٌ تَأْفِقُ عَنْ رَأْيِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۳۹ أَحَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضَعُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَتَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا إِلَهُكَ أَيُّنَ مَلُوكِ الْأَرْضِ ۱۴۴۰ أَحَدًا ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْرَةً وَاحِدَةً يَتَلَفُؤُهَا الْجِبَادُ رِيًّا كَمَا يَتَلَفُؤُ أَحَدًا كَمْ خَبْرَتُهُ فِي السَّعَةِ تَزُولُ لَا هَلَّ الْجَنَّةِ كَانِي دَخَلَ مِنَ الْيَوْمِ فَقَالَ بَأْ ذَاكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ الْأَخْبَرُكَ بِئِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَىٰ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خَبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ فَعَلَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُ لَا تَقَرُّ قَالَ أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَدِيمٍ قَالَ إِذَا مَهْمُرٌ لَا مَرَدُّ لَوْثٌ قَالُوا وَاهِلًا قَالَ تَوَدُّ وَتَوَدُّ يَا كُلُّ مَن رَأَيْتَ لَا كَيْدَ هِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

۱۴۴۱ أَحَدًا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ خَاذِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجْعَلُ

دن لوگ سفید و صاف ٹیکر کی طرح ایک سفید چٹھی زمیں پر جمع کیے جائیں گے پہل
یا ان کے سولے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حسد کس طرح ہوگا؟

۱۴۴۲۔ ہم سے مطاہن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان کے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حسد تین طرح پر
ہوگا راکہ اس طرح کہ لوگ رغبت کرنے ملے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے
دوسرے گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ
پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو
آگ جمع کرنے کی (یہ حسد کی عیسوی صورت ہوگی) جب وہ قبیلہ کریں گے تو آگ
بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزارینگے
تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ
بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی
ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عمر الغبری
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور
ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا
نبی اللہ! کافروں کو ان کے چہروں کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا قیامت کے دن
آنحضرت نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر
نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا فرور
ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو
نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے قیامت
کے دن اننگے پاؤں اننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے، سفیان نے بیان کیا کہ
یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے عروے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَعٍ بَيْنَهُمْ عَمَلٌ وَكَفَرَةٌ
يَقِي قَالَ سَمِعْتُ أَوْ عَمْرٍو كَيْفَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ -
باب كَيْفَ الْحَشَرِ

۱۴۴۲ احَدًا ثَمَّاءُ مَعْلَمٌ بَنَ اسَدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سُرَيْجَةَ كَرِهُي
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُمَحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ :
لَا رَيْبَ رَا هَيْبِينَ ، وَارْتَنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةً
عَلَى بَعِيرٍ وَآرَ بَعَةً عَلَى بَعِيرٍ عَشْرَةٌ عَلَى
بَعِيرٍ وَيَحْشَرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ
حَيْثُ قَالُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا
وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَقِيلُ
مَعَهُمْ حَيْثُ
أَمْسَوْا -

۱۴۴۳ احَدًا ثَمَّاءُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَحْشَرُ النَّاسُ؟ قَالَ
وَجْهِهِمْ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاةً عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي
الْمَنِيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُشَيِّبَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا -

۱۴۴۴ احَدًا ثَمَّاءُ عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ عَمْرٍو
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
إِنَّكُمْ مُلَا قُوا اللَّهُ حَمَلًا عَرَاةً مَشَاءَ غَدَاةٍ قَالَ
سَفِيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۵ احَدًا ثَمَّاءُ ثَقِيبَةُ بْنُ سَعِيدِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
مَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لوگے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہو گے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمَسِيرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاةٌ قَوْلَ اللَّهِ حَقًّا عُرَاةٌ غُلَاةٌ۔

۱۴۴۶۔ اَحَدًا ثَلَاثِي مَحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ كَعِيدًا: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَوَّلَ الْخَلْقِ لَوْ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَآدَمُ سَبْعًا مَرَّحًا لَوْ أَنَّ أُمَّتِي فَيُؤَخَّرُ بِهِمْ كَذَلِكَ الْبَيْتُ قَالَ قَوْلُ يَارَبِّ أُمِّي حَيَّا، فَيَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَمَى مَا أَحَدٌ ثُمَّ أَعَادَ، فَاذْكُلْ كَمَا قَالَ الْفَقِيرُ الصَّالِحُ وَكَانَتْ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ - قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔

۱۴۴۷۔ اَحَدًا ثَلَاثًا ثَابِتُ بْنُ خَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِبُ بْنُ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُونَ حَقًّا عُرَاةٌ غُلَاةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ لَا مَرَأَشَدٌ مِنْ أَنْ يَبْهَتَهُمْ ذَلِكَ۔

۱۴۴۸۔ اَحَدًا ثَلَاثًا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ أَنْ تَكُونُوا تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ لَا رَيْبَ أَنْ تَكُونُوا نَصَفَ أَهْلَ الْجَنَّةِ۔

۱۴۴۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خند نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے جس طرح کہ ہم نے تعلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیہ۔ اور تمام مخلوقات میں سب پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لائے جائیں گے جن کے اعلان نامے یا میں ہاتھ میں ہوں گے میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی ہیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (علیہ السلام) نے کہا کہ جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا یا رشا، الحکیم تک۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ لائے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی ملکہ نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! تو کیا مرد و عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہو گا کہ انھیں اس کا خیال آئے۔

۱۴۴۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نیمہ میں تھے آپ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک نہائی رہو؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا ہی
لیسر ہو گا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ اہل شرک
کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل
کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۲۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے باطنی نے حدیث بیان کی، ان
سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابو الخیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ادا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب پہلے آدم
علیہ السلام کو پکڑا جائے گا پھر ان کی نسل انھیں دیکھے گی تو کھ جائے گا کہ یہ تھا کہ ہر آدم
آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لیک وسدیک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہی نسل کے جنہوں کو
نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے اے رب! کتنوں کو نکالوں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سو سے
ننانوے کو نکالو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سو سے ننانوے
نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے! آنحضرت نے فرمایا کہ تمام امتوں میں
سے میری امت اتنی ہی تعدد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت

ہوگا۔ اذقت الاذقة، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۲۵۰۔ محمد سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے ادا ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم
علیہ السلام عرض کریں گے حاضر ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے۔ تمام بھائیوں تیرے
ہی ہاتھوں میں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انھیں
نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے
اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کر کے ہلاک
وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات
بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا جو ایک ہزار
میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا! آنحضرت نے فرمایا کہ تم میں خوشخبری ہو، ایک ہزار یا جو
ماجوہ کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا جو جنت میں جائے گا پھر آنحضرت نے
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک
تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تحکیم کی پھر آنحضرت

ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ
وَمَا أَنتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ
فِي جُلْدٍ السَّوْدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ
فِي جُلْدٍ السَّوْدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
سَلِيمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْخَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
آدَمُ فَتَرَامِي دَرِيَّتَهُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكُمْ أَدَمُ يَقُولُ
لَبَيْكَ وَنَعْدَايُكَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ جَهَنَّمَ مِنْ دَرِيَّتِكَ
يَقُولُ يَا رَبِّ كَفْرًا خُجِرَ يَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مَاشَةٍ
نَفْعَةً وَتَبْعَتَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَحَدٌ مَنَامَنَ
مِنْ كُلِّ مَاشَةٍ نَفْعَةً وَتَبْعَتَيْنِ فَمَاذَا يَبْعَثُ مَنَامَنَ قَالَ إِنَّ
أَوَّلِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ السَّوْدِ

۸۵۲۔ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ دُرُكَةَ
النَّارِ قَبِيضَتَيْنِ طَيْرٌ أَرَقَّتْ الْأَرْقَةُ اقْتَرَبَتْ لِنَارِهَا
۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ مَرْثُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَيْكَ وَنَعْدَايُكَ وَالْخُجِرُ فِي
يَدَايِكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ النَّارِ قَالَ وَمَا
بَعَثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْبٍ تَبْعَانِيَّةٌ وَتَبْعَةٌ
وَتَبْعَتَيْنِ، فَمَا الْكَحَيْنِ يَشْتَبِ الْكُفْرُ وَتَبْعٌ كُلُّ
ذَاتِ حَيْلٍ حَتَّى يَكُنَّ النَّاسُ سُكُودٌ وَمَا هُمْ
بِسُكُودٍ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاسْتَدَّ
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَاذِرُكَ
الْوَحْلُ؟ قَالَ الْبَشَرُ وَالْإِنْسَانُ يَأْخُذُ وَمَا جُزْ
أَلْفٌ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ نَزَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ
إِنِّي لَا أَلْطَمُ أَنْ تَكُونُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ
فَحَمْدُكَ اللَّهُ وَكَذَبُوا نَاثِمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہو گے تنہا ہی مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید دان جو گدھے کے گے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تقطعت بہم الاشیاء کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں خراب ہو کر کھڑا ہوگا، کان کی ٹوک۔

۱۲۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے تہر بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ میں ستر لور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کس کا پسینہ زمین پر ستر چھبیک پھیل جائے گا اور نہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قعاص اور اسی کے لیے الحاقہ کہا گیا ہے کہ چونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحاقہ اور الحاقہ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القادحہ، الغاشیہ اور الصاخۃ، بھی اور القعابین کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اسے

إِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ تَكُونُوا أَشْطَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّكُمْ تَكُونُونَ فِي الدَّامِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ السَّوْدِ وَالْتَّوَقُّمَةِ فِي ذَوَابِ الْحِمَارِ۔

۸۵۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. أَلَا تَكُونُونَ أُولَئِكَ أَنْتُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَشْيَاءُ۔ قَالَ أَبُو مَسْلَدَةَ فِي التَّيَا۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُجْعِهِ إِلَى النَّاسِ ذَمِيرًا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْعَدْنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَعْمَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُحْمَلُهُمْ سَبْعًا إِذَا احْمَمُوا۔

۸۵۴۔ الْقِيَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا التَّوَابَ وَخَوَاتِمَ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدَةٌ وَالْفَارِعَةُ وَالْفَاشِكَةُ وَالْقَاضِيَةُ وَالنَّاعِيَةُ عَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلُ النَّارِ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدْنَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَدَةَ حَدَّثَنَا شَيْقُ بْنُ شَيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَالِدًا مَاءً۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ وَدَّاهُ مَقْلَبَةً

لَا خَيْرَ فَلَیْسَ حَالَهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَیْسَ شَعْرٌ وَمِنَّا دُ
وَلَدِ وَرَهْمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ یُؤْخَذَ لِإِخْبِرَ مِنْ
حَسَنَاتِهِ فَإِنْ كَدَّ لَیْسَ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ
سَيِّئَاتِ إِخْبِرَ فَمُكْرِهَتْ عَلَيْهِ -

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْقَلْبُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا یُؤْتِیَا
ابْنُ دُرَیجٍ وَنَزَعْنَا مَا فِی صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِیدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى النَّاجِیِ
أَنَّ أَبَا سَعِیدٍ الْخُدَّارِیَّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: یُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ
مِنَ النَّارِ فِی حُسْبُونٍ عَلَى قَطْعِهِ لَا یَبْقَى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِیَقْتَضِیَنَّ
لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَخَالِفَ مَا كَانَتْ یُحِبُّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتَّى إِذَا
هَذَا یُؤَدُّ لِقَوْمٍ أَدْنَى لَهُمْ فِی دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِی نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بَیْدٌ لَا أَحَدًا هَذَا هَذَا یُؤَدُّ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ یُؤَدُّ
بَارِعٌ مَنْ تُوْقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ -

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ
ابْنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَیْکَةَ عَنْ مَا لَشَنَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَسْئُومٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ تُوْقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ
یَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا
یَسِیرًا قَالَ ذَٰلِكَ الْقَوْمُ -

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَادٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا یُؤْتِیَا
عُمَرَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَیْکَةَ قَالَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَیجٍ وَحَسَنُ بْنُ سَلِیمٍ
وَأَبُو بَرْزَخٍ وَابْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ابْنِ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ الشَّیْخِ مَسْئُومٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَادٌ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا یُؤْتِیَا
ابْنُ عَمْرٍَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ أَبِي سَعِیدٍ حَدَّثَنَا
عُبَیْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَیْکَةَ حَدَّثَنَا ثَنَادٌ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

(اس دنیا میں) معاف کرنے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ
معاف کر لے کہ اس کے بجائی کے لیے زمین طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا، اس کی نیکیوں
میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں
اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث
بیان کی تو نزعنا مافی صدرہ من غل، کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو المتوکل الناجی اور ان سے ابو سعید خدری رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا
جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انھیں روک لیا جائے گا اور ہر ایک
کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی
اور صفائی ہو جائے گی تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی پس اس
پل پر اس نے چڑھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں
اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھو کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔
۱۴۵۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھو کر یہ کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ
اس پر میں نے چڑھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ پھر غرقِ مہل ان سے ہلکا
حساب لیا جائے گا جس سے معلوم ہوگا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا
آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، اسی طرح اور روایت کی متابعت، ابن جریر، محمد بن سلیم، ایوب،
اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح... بن عبادہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن
ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

حائضہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ پس جس کا نام استعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو غریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو حرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کوہود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۲۵۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، انس ورج بن جہاد حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پس سونا ہو تو کیا اس کو اپنی نجات کے لیے افریغ دے گا؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان عمل صالح)

۱۲۶۰- ہم سے عیون بن حصن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عیون بن حصن نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمانی نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے ساتھ دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی داسی دنیا میں عمل کرے (کے) استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (اسے) راہ خدا میں خرچ کر کے ممکن ہو اسے بچنے کا سامان کر لینا چاہیے) عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عرو نے حدیث بیان کی ان سے عیون بن حصن نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہرہ پھر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا یہاں نے اس پر خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھیانکے تو اسے چھو بات کے ذریعہ (جہنم پہنچا جائے)

مَحَبَّةٌ خَدَّيْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدًا يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَمَا مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا رَكَنَ بَيْنِيهِمْ فَمَنْ يَحْسَبُ يَحْسَبُ حَسَابًا لَيْسَ بِأَنْفَالٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدًا يَنْقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَابٌ۔
۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعِيكَ حَدَّثَنَا رَوْثُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِحُجَّاتِكُمْ يَا كُفْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ تَوَكَّانَ لَكَ مِلٌّ أَوْ دَرَضٌ وَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَنِي بِهِمْ يَقُولُ نَعَمْ يَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ مُثَلَّتَ مَا هُوَ أَلَيْسَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي آلَةُ عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيِّئَتُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ شَرْحِمَانٌ تَقَرَّبُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُهُ اللَّهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَكَوْلِي شَيْءٍ تَمَرَّةٍ۔ قَالَ آلَةُ عُمَيْسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْمَوْهُ وَأَسَاءَ شَلَا ثُمَّ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلْقُوا النَّارَ وَكَوْلِي شَيْءٍ تَمَرَّةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَيَكَلِّمَهُ طَائِفَةٌ۔

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلا حساب داخل ہوں گے۔

۱۴۶۱ھ سے عمر بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے حدیث بیان کی، اور مجھے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شہم نے حدیث بیان کی، ان سے حمین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گذری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گذرے کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ بیس افراد گذرے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گذرے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ ان کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندل تھوڑا دکھائی دے رہی تھیں، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے کسے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں نکواتے تھے۔ چوری نہیں کرتے تھے۔ شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضرت کی طرف عکاشہ بن معن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑے اور عرض کی کہ آنحضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۱۴۶۲ھ سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن معن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضرت نے دعا کی اے اللہ انہیں بھی ان میں سے کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا

باب ۵۵۵۔ یَنْحِلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ
۱۴۶۱ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَّةِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُوعَهُ الْأَمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَهُ الْفَسَقُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَهُ الْفُسْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَهُ الْخَنَسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُوعَهُ وَحْدَهُ تَطْلُوتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِ مِلْ هُوَذَا أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنْ الْفُطْرُ لَئِي الْأَمَّةُ قُلْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هُوَذَا لَئِي أُمَّتِكَ وَهُوَ لَئِي سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ أَمَّهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلَا؟ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَشْتَرُونَ وَلَا يَتَطَلَّعُونَ وَعَلَى رَأْسِهِمْ يَسْوَكُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مَعْصِنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبْعَلَفٍ بِهَا عَكَاشَةُ۔

۱۴۶۲ھ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْحِلُ يَدُ خُلٍّ مِنْ أُمَّتِي دُرَّةً هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا غَيْرَ حِسَابٍ وَجَدَ هُمْ رِضَاءَةً الْقَمَلِ لِيَلَّةِ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَعْصِنٍ الْأَسَدِيُّ يَقُولُ نَبِيَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ

ستر ہزار کی تعداد میں میں عکاشہ اور سب لائف کے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، طبعی معنی مراد نہیں ہیں۔

کی، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ایمان میں کر دے۔ انھوں نے فرمایا کہ کھانشہ تم سے سبق لے گئے۔

۱۴۴۳ھ - ہم سے سید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں میری امت کے مستتر ہزار یا ستر لاکھ دروازی کو ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا۔ افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا۔ اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، "ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، "ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صلح نے، "ان سے نافع نے حدیث بیان کی، "اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل جنت حبیب میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں کھڑا ہو کر پکارے گا کہ۔ اے اہل جہنم تم موت نہیں آئے گی اور اے اہل جنت تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔ بلکہ یہیں رہنا ہوگا۔

۱۴۶۵ھ میں سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شیعہ نے خبر دی، ان کے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت، ہمیشہ رہیں، رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا اے اہل دوزخ ہمیشہ رہیں رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی۔

۸۵۷۔ جنت و جہنم کی صفت، اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلے کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے وہ معمولی کی کلیجی کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا۔ "عدن" یعنی جلد ہے، خدمت بارہی، یعنی میں نے وہاں قیام کر لیا اس کے "معدن" آسمان ہے۔ "فی معدن بصیرق" یعنی "فی جنت صدق"۔

۱۴۶۶- ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاہ نے، ان سے عرائی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھاک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور

ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذَا عَالَ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ سَبْعًا مِائَةً
٤٧٣ هَكَذَا كُنَا سَعِيدَ بْنَ أَبِي سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَيسَى
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ خُلُقِ الْجَنَّةِ مِنْ
أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعِيَّةٌ أَلْفٌ شَكَرْتُ فِي
أَحَدٍ مِنْهَا مِائَتًا سَكِينًا أَخِيذْ بِقَعْمِهِمْ يَقْعِزْ حَتَّى
يُيْذَلَ أَوَّلُهُمْ وَأَخْرَهُمُ الْجَنَّةَ وَوَجَّوهُمْ
عَلَى مَنُورٍ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۝

٣٧٣ احْكُمْنَا عَلَى بَنِي عِيْدِ اللّٰهُ حَدَّ شَأْنِ يَهُوْبَ
ابْنِ اِسْرَافِيْمَ عَدُوِّنَا اَيُّ عَنْ مَا لَمْ حَدَّثَنَا فَمِ
عَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الشَّيْخِ مَسْلَى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
اَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقْدُمُ مُؤَدَّتُ بَيْنَهُمْ يَا
اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ
خُلُودٌ -

١٢٧٥ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الدَّانِئِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِزَهِلِ
الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خَلُّوْا لَا مَوْتَ وَزَهِلِ
النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خَلُّوْا لَا مَوْتَ.

باب ٥٥ مِثْقَالُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَالَ أَبُو
سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ كَلَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زَيْدًا هُوَ
كَبِيرٌ حُوتٌ، عَدَانٌ، خُلْدٌ، عَدَاثٌ يَأْكُلُونَهُ
يَقْبَعُونَ مِنْهُ الْمُعْدِنِينَ فِي مَعْدِنٍ مِثْلِي فِي مِثْبُونٍ

١٣٧٦ كَلَّمَكَ عُمَايُ بْنُ الْغَيْثِ مُحَمَّدَ بْنَ قُتَيْبٍ
عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ النَّبِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْحَنَةِ كَرَأَيْتُ أَكْثَرَ

أَهْلُهَا الْفَقْرَاءُ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۱۴۶۷۔ أَحَدُنَا مُسَدَّدٌ خَلَعَ ثَوْبًا إِسْمَاعِيلَ أَحَبُّنَا سَيِّمَاتُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِبَتْ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَنَاقِبُ عَامَّةٍ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسْكِينُ وَالْمُحَابَّاتِ الْجَيِّدَاتِ مُجْتَبِوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ آمَنُوا بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُتِبَتْ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاذْأَعَامَّةٍ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۱۴۶۸۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُعْتَمِدٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ حَدَّثْتَهُ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَى النَّارِ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شَعْرٌ سِيدٌ ثُمَّ يَمْلَأُ مِائِدًا وَيَأْتِي أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَأْتِي النَّارَ لَا مَوْتَ فَيُزَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِيدُ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ -

۱۴۶۹۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَّيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَبْعَةَ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَا يَلِكُ، يَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ مَا هِيَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَا أُحْطَى عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا -

۱۴۷۰۔ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ سَمِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: أَمِيبٌ حَادِثُهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا رشبِ حجاج میں، تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسماء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے، اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت بخت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل حنت، تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرلے گا۔ اے اہل جنت، جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بے لایم خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر نازل نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ عاتقہ رضی اللہ عنہا بدر کی

يَخْبَأَتْ أُمَّتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَزَمْتُ مِثْلَ حَدِيثِكَ وَمَتَى فَإِنْ تِلْكَ فِي الْجَنَّةِ أَهْبِذْ وَأَخْلِسْ وَإِنْ تَكُنِ الْأَخْرَجِي شَرِي مَا آمَنْتُمْ، فَقَالَ وَبِحَبْلِكَ أَذْهَبْتُ أَذْهَبْتُ وَأَجِدُكَ هَاهُنَا إِنْهَا جَنَّاتُ كُنُوزٍ لَا تُنْزَلُ عَلَيْهَا جَنَّةُ الْعُزْرَةِ دُونَ -

طرائق میں شہید ہوئے وہ اس وقت زور تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ عارفانہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں ممبر کروں گی اور صبر پر اجر کی امیدوار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ عارفانہ رضی اللہ عنہا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَمٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُؤَسَّی أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلزَّكَاكِ الْمَشْرُوعِ - وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعِزُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا ذَاكِبٌ فِي ظِلِّهَا مَاءٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا ثَمَّةُ بْنُ النُّعْمَانِ ابْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا ذَاكِبٌ الْجَوَادُ الْمُعْتَمَرُ الشَّرِيعُ مَاءٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا -

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسماء نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسے و فیل شانوں کے درمیان تیر چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سورسوسال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمرہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ثَمَّةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدٌ خَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ - لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مَتَمَّا سَكُونُوا أَخِذُوا بَعْضُكُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوْلَاهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ الْآخَرُ هُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَسْرِ لَيْلَةٍ الْبَدْر -

۱۴۷۲۔ ہم سے ثقیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی دتر ہزار یا ستر لاکھ، بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھیلے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِآءُونَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل جنت! اپنے آپ کے درجوں کے۔

اَنْفَرَتْ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَنْفَرُ اَمْرُؤُنَ الْكَوَاكِبِ فِي السَّمَاءِ - قَالَ ابْنُ مُخَدَّ شَتَّ النَّعْمَانُ بْنُ ابْنِ عِيَّاشٍ كَقَالَ اَسْمَدُ كَسِمَعْتَ اَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَبِزَيْنٍ فَيُفِيهِ كَمَا تَنْفَرُ اَمْرُؤُنَ الْكَوَاكِبِ الْغَارِبِ فِي الْاَوْقَانِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَلَسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مَلِكٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْيَأْيَاءِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَوْ تَشْرِكُ فِي شَيْءٍ فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَشْرِكَ بِهِ -

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ مَلِكٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمْ النَّارِيُّونَ قُلْتُ مَا الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ الْقَفَا بَلِيسٌ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمَنْهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ مَلِكٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ -

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَتَّى عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَلَسَّ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الشَّيْخِ مَلِكٍ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَعْمٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْتَبِشِرُونَهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمُجْتَمِعِينَ -

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ

بالا خانوں کو اس طرح دکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے ہم مشرق یا مغرب انقی میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۱۴۴۴- مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا۔ اگر تمہیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے، دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی بیٹیہ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے (اس لیے اب عذاب سے تمہیں دوچار ہونا ہی ہے)

۱۴۴۵- ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا کہ "نفاذیہ" ہوں گے۔ میں نے پوچھا نفار کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد منافقین ہیں ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا ابو حمزہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم سے شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۴۴۶- ہم سے ہر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انھیں چھو چکی ہوگی، اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمیں کہیں گے۔

۱۴۴۷- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید

خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل
خفیت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گھاگھا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو
اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر کوئلے کی طرح ہو
گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں ”دنہر حیاۃ“ (زندگی کے دیبا) میں ڈالا جائے گا
اسی وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا
کرکٹ کا دانہ اُگ آتا ہے یا راوی نے ”حیۃ السبیل“ کہا و حیل السیل کے
بجائے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے
زور و زعم کا پٹا پٹا یا پو وہ اُگتا ہے۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے ثمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ علیہ السلام سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انکار نہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو ذریعوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو دانگا رے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اسی کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی یا دیگی جوش کھاتی ہے،

۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عیثیہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دو رخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نہ لے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کے ذریعہ۔

دو وزخ سے لپٹنے کو چاہیئے۔

وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ وَأَهْلُ النَّارِ يَقُولُ اللَّهُ
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَيْرٍ مِنْ خَيْرٍ مِث
أَيْسَارٍ فَأَخْرَجُوهُ فَيَعْرِجُونَ قَدْ أَمْشَحُوا وَ
عَادُوا حَبًّا فَيُطْفِئُونَ فِي كَهْرُاجِهَا فَيُشَبِّهُونَ
كَأَنَّ النَّبِيَّ الْجَنَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ أَوْ كَالْحَبَّةِ
السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ
تَرَوْا أَنَّهُمَا نَبِيَّتٌ صَفْرَاءُ مُلْتَوِيَةٌ -

١٢٨ هَكَذَا لَمُنِي مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ وَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ
سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْبَارِئَةِ الْيَوْمِ الْغَيَامَةِ
لَرَجُلٍ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصَ قَدْ مَيَّهَ جَمْرَةً يُغْلَى
مِنْهَا مَاءُهَا -

١٢٩ أَحَدُ ثَنَاءِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ
أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ آتِيَا مَوْجِلُ عَلَى أَحْمَصِ
قَدَّامِهِ جَمْرَتَانِ يَغْثَى مِنْهُمَا وَمَاعَهُمَا يَنْفِلُ
الْبُزْجَلُ وَالْمُنْقَمَرُ.

٢٨٠ أَحَدَانَا سَلِيمَاتُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدَايَ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذُ مِنْهَا. ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ فَنَعَوَّذُ مِنْهَا. ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَتَوَلَّوْا
ثُمَّ لَا تَمُوتُ لَمْ يَجِدْ لِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ -

٤٨١ كَذَا ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَوَاهُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَّابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِشْرَةً
 عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ نَفَلَتْ تَفْعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَيَجْعَلُ لِي فِضْفَضًا مِمَّنْ النَّارِ يَبْلَغُ كَفِّيهِ لَيْلِي مِنْهُ أَمَّ وَمَا يَمِ
 ۱۲۸۴ أَحَدًا كُنَّا مُسَدَّدًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ تَوَنُّ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا
 حَتَّى يَبْرُجْنَا مِنْ مَكَانِنَا نَيَّا تَوَنُّ أَدَمَ فَيَقُولُ تَوَنُّ
 أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ سَيِّدًا نَفَخَ فِيكَ مِنْ
 رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعُ
 أَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 حَاطِيَّتَكُمْ وَيَقُولُ اسْتَوْأَوْحَا أَقَلَّ رَسُولُ بَيْتِهِ
 اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنُكُمْ
 حَاطِيَّتَكُمْ اسْتَوْأَوْحَا مَوْسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَكْذُرُ حَاطِيَّتَكُمْ اسْتَوْأَوْحَا عِيسَى
 نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اسْتَوْأَوْحَا مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
 وَمَا تَأَخَّرَ نَيَّا تَوَنُّ فَاشْتَدَّ ذَنْبُكَ عَلَى رَبِّي فَادَّأَنِيَتْهُ
 وَتَقَعَتْ سَاجِدًا فَيَدْعُو مَنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ إِذْ قُمْتُ
 ذَا سَكِّ سَلْتُ تَعْلَةً وَقُلْتُ لَيْسَ لِي وَاسْتَفْعَمْتُ تَشْفَعُ
 فَادَّأَنِيَتْهُ فَاخْتَدَمْتُ رَبِّي بِتَحْمِيْنِي يَعْزِيْ شَعْرًا
 اسْتَفْعَمْتُ نِيْحَتِي فِي حَدِّ شَعْرٍ أَخَوِجْتُهُ مِنَ النَّارِ
 أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَا قُمْتُ سَاجِدًا وَتَشْكُهُ
 فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الثَّوَابِعَةِ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ
 إِلَّا مِنْ حَبْسِهِ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ
 عِنْدَ هَذَا آخِي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، آنحضرت کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضرت
 نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں
 جہنم میں ٹھونک کر رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھو جاتا رہے۔

۱۲۸۴۔ ہم سے سعد بن حذیفہ بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
 اس سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس
 وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے
 جائیں تو سود مند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں
 چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ
 نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کا اندر اپنی روح
 پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے ہمارے
 رب کے حضور میں شفاعت کر دیں، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر
 وہ اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تو مجھ کے پاس جاؤ، وہ سب سے
 پہلے رسول میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی نفرت کا ذکر
 کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حبیل
 بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں
 ہوں اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن
 یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور
 کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی
 کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے
 تمام لگے پھیلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے
 اس وقت میں اپنے رب سے اجازت (شفاعت کی) چاہوں گا اور سجدہ میں گر
 جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر
 کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا کہہ دو سنا جائے گا، شفاعت کرو
 شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حد بیان کروں گا، ایسی
 حد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب دشمنان کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے رد کا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابو جاسع نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کا نام ”جہنمیین“ رکھا جائے گا۔

۱۲۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک مظلوم تیرکب جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، جو قوف ہوتی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے خبیث تو بہت سی ہیں اور حارثہ ”الفر دوس الاعلیٰ“ دھبہ کے اونچے درجے میں ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف چھانک کے دیکھے تو تمام فضا کو منور کرے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھرے اور اس کا دوپٹہ دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے؛

۱۲۸۵۔ ہم سے ابوالیاء نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے ضروری، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی تو وہاں اسے جگہ ملتی، تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا سَدِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَّازٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ تَوْمٌ مِنَ النَّارِ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسْتَوُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۝

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُمٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَلَقَ حَادِثَةً يَوْمَ بَدْرٍ صَابِغَةً عَذَابٍ سَهْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَادِثَةٍ مِنْ قُلُوبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكُ وَإِلَّا سَوَّوْتُ تَوَلَّى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا هَبْنِي أَبْجَنَّةً وَاجْعَلِي هَاهُنَا إِتْمَاعًا جَنَاتٍ كَثِيرَةً، وَإِنَّهُ فِي الْفَرْدَوْسِ الْأَعْلَى قَالَ غَدَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَقَابُ تَوَدِّسَ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدَامَ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَوَدِّسَ أُمَّكَ مِنَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْإِذْنِ لَا مَأْكَلَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلَامَتْ مَا بَيْنَهُمَا مِثْلًا وَلَمْ يَصِفْهَا يُدْنِي الْجَنَّةَ رَحْمَةً مِنَ الْمَنَافَاةِ وَمَا فِيهَا۔

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو آيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرِيحَى مَعْعَدًا مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيْزِدَاكَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ إِلَّا أَرِيحَى مَعْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ

لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ -

ٹھکانا بھی رکھا یا جانے لگا کہ اگر مجھے عمل کیے ہوتے تو وہاں مجھ کو ملتی ہوتا کہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ م سے تفسیر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ہے، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ابو ہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی تم سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ م سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جائے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیتے اور آپ کے آگے کے امت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ م سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

۱۴۸۶ أَحَدُنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَكَ يَفَائِلِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا آتَتْ مِنْ جُودِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِعًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ -

۱۴۸۷ أَحَدُنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوْبِرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي عَيْيَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمُ عَلَمٌ أَخَذَ أَهْلَ النَّارِ حُزُوًا جَانِبَهَا أَخِي أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولٌ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ: اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ يَا بَيْنَهُمَا فَيَقْبَلُ إِلَيْهِ أَمَّا مَلَأَ فَيَسْرِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدَ تَعَالَى أَمَّا فَيَقُولُ: أَذْهَبَ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ خَرَّتْ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا عَشْرَةٌ أَمْثَلُهَا أَوَّلُ لَكَ مِثْلُ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: تَسَحَّرَ مِنِّي أَوْ تَصَحَّلِكَ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحِجَّكَ حَتَّى بَدَأَتْ كُوجِدُهُ وَكَانَ يَقُولُ: ذَا لَكَ أَذْنَى أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَزَلٌ -

۱۴۸۸ أَحَدُنَا مَسَدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوَيْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ شَيْئًا؟

باب ۵۵۸ الْقِرَامَطَجُ حَرَجَتُمْ

۸۵۸- مراد، جہنم کا پل ہے۔

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ
 أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ نَفْسًا مَحْمُودًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعِيدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
 رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ هَلْ تَصَلَّاتُ وَتُ
 فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَكَ سَحَابٌ! قَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَالِ هَلْ تَصَلَّاتُ وَتُ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةً لَيْسَ
 دُونِهِمْ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكَ
 تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ النَّاسُ
 فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ
 مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ
 الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ الْكَلْبَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ
 هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَنَافِقُونَ مَا يَفْعَلُ مَا يَتَّبِعُهُمُ اللَّهُ فِي
 عَذَابٍ عَظِيمٍ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ قَالُوا أَنَا نَدْبُكُمْ
 فَيَقُولُونَ كَذِبًا إِنَّ اللَّهَ مِنْكُمْ هَذَا سَكَتٌ خَشِيَ بَيْنَنَا
 وَبَيْنَا وَأَنَا قَالُوا رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا بَنِيَّ اللَّهُ فِي
 الْقُرْآنِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ قَالُوا أَنَا نَدْبُكُمْ
 فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَيُعَذِّبُ جَسَدُ
 جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ
 أَقَلَّ مِنْ يَحْيَى وَدَعَاءُ الْمُرْسَلِ يَوْمَ مَدِينِ ...
 اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
 السَّعْدَانِ أَمَّا رَبُّكُمْ شَوْكُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
 عِبَادُ اللَّهِ لَا يَحْكُمُ تَدْرِعُهَا إِلَّا اللَّهُ تَنْصَلِفُ
 النَّاسُ يَا عَمَلِيَهُمْ مِنْهُمْ أَلَمْ تَكُنْ بِعَلَمِهِمْ وَمِنْهُمْ
 أَلَمْ تَكُنْ تَجْعَلُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنْ

۱۲۸۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں سعید اور عطایہ یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمد بن جریج نے حدیث
 بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں عطایہ یزید لثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
 اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا
 سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ
 ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں! یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا
 جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودہویں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری
 ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر تم
 اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
 کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے
 جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے
 جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی
 اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس
 اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمہارا
 رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارا
 پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارا پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے
 اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر
 اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور
 اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور
 وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے
 دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
 پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق چک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلکے ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پائیں گے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے ناراض ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا، جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جگہ کو کھلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے مماء الحیاء (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دانے کا کوپل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب اس کی لپٹ لے مجھے جہنم سے لے کر اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمایا اگر میں تمھاری یہ مطالبہ پورا کر دوں تو تمھاری دوسری چیز مانگی شروع کر دو گے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے رب اب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ انیسویں، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمھاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تمھارے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گے،

الْقَمَّارِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَرَادَ أَنْ يُنْخِرَ مِنْ الشَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْخِرَ مِنْ مَتْنٍ كَانَ كَيْتُهُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا الْكَلَامُ شَكَّةٌ أَنْ يُنْخِرَ جُزْءَهُمْ فَيُغَيِّرَهُمْ يَعْلَمُ مَنَ الْإِنْدَارِ السَّجُودِ وَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ تَأْمُلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَشْرَ السَّجُودِ وَيُنْخِرُ جُزْءَهُمْ قَدْ امْتَحَنُوا فَيَصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْتَبِهُونَ نَبَاتُ الْحَبَّةِ فِي جَبِيلِ السَّجْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقِيلٌ يُوْجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَمْتُ بِكَ بِحَبِّهَا وَأَخَذْتُ ذِكْرًا وَمَا صَافٍ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ لَقَدْ إِنْ أَطَعْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا عِيْدَ لَكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ فَيَعْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَدْ سَمِعْتُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَبَيْتُكَ ابْنُ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنَهُ فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَطَعْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا عِيْدَ لَكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَائِقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عِيْدَهُ فَيَعْرِفُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا رَأْيَ مَا زِيْنَهَا مَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَسْكَتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَبَيْتُكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلَقَكَ فَلَا يَنْدَالُ مِيْنَهُ حَتَّى يَتَّحِدَ، فَإِذَا هُوَ حَيْثُ وَهُوَ آذِنٌ لَهُ يَأْتِيَهُ عُولُ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَسَمَّ مِنْ كَذَا فَيَسْمَعُ، ثُمَّ يَقَالُ لَهُ تَسَمَّ مِنْ كَذَا فَيَسْمَعُ حَتَّى تَقْطَعُ رِيْمَ الْأَمَانَةِ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا أَلَاكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ وَ

أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا بِحَالِهِ أَنَّ ابْنَ مَرْزُوقَةَ لَا يَغْتَمِرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِمَّا حَدَّثْنَاهُ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَسْرَةُ آمْسَالِهِ قَالَ أَبُو مَرْزُوقَةَ حَقَّقْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ.

۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نہیں دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تقسیم و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نہیں دی جاتی ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نہیں دی جاتی ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ۵۹ فی الخوض و قول اللہ تعالیٰ: وَإِنَّا لَنُحْطِئُكَ أَكْثَرُ، وَ قَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْبَرُوا حَتَّى تَلْعَقُوا فِي عَلَى الْخَوْضِ.

۱۲۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَدَّ طَلَعْتُ عَلَى الْخَوْضِ: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ وَ بَنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمَجْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَدَّ طَلَعْتُ عَلَى الْخَوْضِ وَ لَيْدُ فَعَقَ رِبَالٍ مِنْكُمْ فَتَرَّ لِيَحْتَلِبَتْ دُونِي فَأَقُولُ يَارَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوَا بَعْدَكَ - تَابِعَهُ عَاصِمٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ: وَ قَالَ حَمِيْدٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

انفوس، ابن آدم تم کتنے فہرنگن ہو، وہ شخص عرض کرے گاے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بد سخت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ ہنس دے گا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تقسیم و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نہیں دی جاتی ہیں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نہیں دی جاتی ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا، اور عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔

۱۲۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، انھوں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر ان میں سے سانسے بٹایا جائے گا تو وہ کہوں گا کہ لے میرے رب، تم میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی ہیں، اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور تھیں نے ابو داؤد کے واسطے سے کی، ان سے سعد بن عبد اللہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲۹۱۔ ہم سے سعد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ہی حوض ہے دانتے ہی مائلہ پر جتنا جبراء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی انھیں ابو بشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: الکوفہ سے مراد بہت زیادہ بھلائی و خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔ ابو بشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "کوفہ" جنت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دو دھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیائے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ شر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی برابر کو فک تھا کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا مَكَّةُ حَوْثٌ مِنْ كَمَا بَيْنَ جَبْرَاءَ وَادْرَحَ۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكُوفَةُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيسًا؛ قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذَا فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ: هَذَا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ رِيسًا۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْثِي مَسِيرَةٌ شَهْرٍ مَاءٌ وَهُوَ أَجْيَفُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْبُسْبُكِ وَكَثْرَتُهُ كَثْرَةُ الْجُذُومِ السَّمَاءُ مِنْ شَرِبَ مِنْهَا قَدْ يَطْمَأَنَّ آبِدًا۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَنَاةَ حَوْثِي كَمَا بَيْنَ أَيْكَةَ وَمَنْعَةَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْقَدَرِ بِأَرْبَعَةِ كَعْدٍ وَجُذُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَنَا أَنَا وَمِيثَرُ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِشَهْرٍ قَنَاةَ قِيَابِ السَّدِّ الْمَجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوفَةُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَدَارًا طَيِّبَةً أَوْ طَيِّبَةً مِنْكَ أَوْ فَسَّرَ شَلَقَ هَذِهِ۔

۱۴۹۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ حَزِيمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرَدَنَّ عَلَى نَاسٍ مِنَ أَصْحَابِي الْخَوْضُ حَتَّى يَرْفُفَهُمْ ائْتَلِحُوا حَقَّ دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَشْدِيحِي مَا أَحَدٌ ثَوًّا بَعْدَكَ .

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَطَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مِنْ مَرَّ عَلَى شَرِيبٍ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَلْبَسْ أَسَدًا ، لَيَرَدَنَّ عَلَى أَقْدَامٍ أَعْرَضْتُمْ وَ يَحْدِثُونِي ، ثُمَّ يُجَالِسُنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعْتُ النَّعَّانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ يَقُولُ : هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُنِي فِيهَا فَأَقُولُ : إِنَّهُمْ يَتَوَيَّرُونَ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَشْدِيحِي مَا أَحَدٌ ثَوًّا بَعْدَكَ ... فَأَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلًا بْنَ عَمْرِو بْنِ كَيْلَانَ . وَ قَالَ ابْنُ عِيَّاشٍ مَضًى بَعْدًا ، يَقُولُ سَبِيحٌ ، يُعِيدُ . وَ أَشْهَدُ أَفْعَدُ ، وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ دَسَّوَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرَدَنَّ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دَهْطًا مِنَ أَصْحَابِي ، فَيُحْكَمُونَ عَنِ الْخَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدٌ ثَوًّا بَعْدَكَ ، إِنَّهُمْ ارْتَدَّ دَا عَلَى أَذْكَارِهِمُ الْقَمَقَرَى .

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ

۱۴۹۶ انہم سے مسلم بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انھیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم تھیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

۱۴۹۷ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معروف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اہو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیسا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ نہیں پہچانیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا ابی حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ اور میں نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے تھے یعنی یہ کہ آنحضرت فرمائیں گے کہ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ دہشور سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ وہ جو وہ شخص، دوہو جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”صحفا“ معنی بعد ہے، بولتے ہیں ”صحیق“ یعنی بعید، اصحافہ یعنی بعدہا احمد بن حنبلہ بن سعید الجعفی نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت پر پیش کی جائے گی پھر وہ حوض سے دوکر دیئے جائیں گے، میں عرض کر دوں گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لوگ اٹھ قدموں والی لوٹ گئے تھے۔

۱۴۹۸ ہم سے احمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ
أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْدُو عَلَى الْخَوَاصِّ
يَجَالُؤُنَ أَصْحَابِي فَيَحْكُمُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ

أَصْحَابِي كَيْتُؤُلُوكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدُهُمْ أَبَدًا لَعَنَهُ
إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَعْلَى أَبُو بَادٍ هُمُ الْقَهْقَرِيُّ وَقَالَ
هَمْدَانُ بْنُ الرَّهْزِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَلِّدُونَ - وَقَالَ
عُقَيْلٌ يُحْكُمُونَ وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنْ الرَّهْزِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۴۹۹ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْبُخَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ مُلَيْكٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا دُورَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُكُمْ
خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَقَالَ هَلُمَّ - فَقُلْتُ أَيْنَ؟
قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ وَمَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْتُ
إِنَّمَا أَتَيْتُكُمْ وَأَبْدَلْتُكُمْ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ الْقَهْقَرِيَّ، ثُمَّ
إِذَا دُورَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُكُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ
قُلْتُ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالَ إِنَّمَا أَتَيْتُكُمْ وَأَبْدَلْتُكُمْ
عَلَى أَزْوَاجِهِمْ الْقَهْقَرِيَّ، فَلَا أَرَاكُمْ يَخْلُصُ مِنْكُمْ إِلَّا
مِثْلُ مَبَلِّ النَّعَمِ -

۱۵۰۰ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْبُخَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو
بُرَيْدٍ عَمَّا بَيْنَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ خَفْصِ بْنِ مَاصِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَدُّ مَنَةٍ وَتَنْ
رَدَّ كَأَنَّ الْجَنَّةَ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي -

۱۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس بن خردی، انیس بن شہاب نے، انیس بن السیب نے
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی
جائے گی پھر انیس اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ
تو میرے صحابہ ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد
کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور
شبیب نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ... نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "فیعجلون" (دہمائیے فیصلوں عنہ) کے بیان کرتے تھے۔
اور عقیل نے مدینہ لوگوں "بیان کرتے تھے اور زبیری نے بیان کیا ان سے
زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبید اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے اسرار بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہلال نے
حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یساف نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت
سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے
درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ
کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بدلے لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ
میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور
ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟
وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، نبی! میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ
یہ لوگ آپ کے بدلے لٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھا کہ ان میں سے
ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ مجھ سے اسرار بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے شبیب نے، ان سے حفص بن
عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے گھر اور میرے درمیان خیت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا
ممبر میرے حوض پر ہے۔

۱۵۰۱۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انیس بن خردی، انیس
شبیب نے، ان سے عبدالملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جناب نبی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا كَرَمُكَ عَلَى الْخَوْضِ.

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۵۰۲ | حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحْمَدَ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْيُسْبُرِ فَقَالَ:
إِنِّي نَزَوْتُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا
نُظَرُ إِلَى حَوْضِي إِلَّا أَنْ أُعْطِيَتْ مَفَاتِيحُ
خَوَائِنِ الْأَرْضِ أَذْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَالْكَرْنُ أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاقِضُوا بَيْنَهُمَا.

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہزادہ صمد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ یاد فرمایا کہ زمین کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ اسی سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

۵۰۳ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَزْرَمِيُّ بْنُ
عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوْضَ فَقَالَ: كَمَا
سَيُنَازِلُ الْبَدَايِنَةَ ذَمْعًا وَذَادَاتُ ابْنِ حَبِيبٍ
شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا
بَيْنَ مَتَاعَاءَ وَالْبَدَايِنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدِدُ
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا مَا نِي! قَالَ لَهُ قَالَ الْمُسْتَوْدِدُ
شَرِي فِيهِ إِلَّا نِيَّةً مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی حدادی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے مستور نے کہا کہ کیا آپ نے الامانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مستور نے کہا کہ ”اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔“

۵۰۴ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَوْسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْخَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يُبِيرِدُ
عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
مَتَى دِينِ أُمَّتِي، قِيلَ هَلْ شَعَرَتْ مَا عَمِلُوا ابْتِغَاءَ
وَاللَّهُ مَا بَرَّخُو يَزُجُّونَ عَلَى أَغْفَايِهِمْ كَمَا كَانَ ابْنُ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مویس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اشعث بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے صبح کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کر دوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الخ پاؤں لوٹتے رہتے تھے

دین اسلام سے، ابن ابی ملیکہ کہہ کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ اسٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں، «اعقابکم تنکصون» «تراجعون علی العقب»
۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے تشبیہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان اعش نے خبر دی کہہ کہ میں نے زبیر بن وہب سے سنا، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ان کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں «علقہ»، «لبتہ خون» بنتا ہے۔ پھر تے ہی عرصہ میں «منغصہ»، «گوشت کا قطر» پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں دماں کے پیٹ ہی میں، چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ خبت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور خبت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے «الا ذراع»، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حادث نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب علقہ ہے، اے رب! اب مضغہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! رط کا یا لڑکی کا، بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم تقدیر کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ «واضلہ اللہ علی علمہ» اور ابو ہریرہ

آفِ مَلَيْكَةٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْقَابَنَا أَوْ تُفْنِنَ عَنِّي دِينَنَا أَوْ تُعَايِكُمْ تَكْصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ۔

باب ۸۶۱ فی القدر

۱۵۰۵۔ أَحَدُنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَقَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُبَيْرَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْتَمِعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عِلْقَةٌ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَجْعَلُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ سَوَرَاتٍ مَ وَاجِلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ نَوَّاهُ اللَّهُ رَأَى أَحَدًا كَرَّ أَوَّلَ الرَّجُلِ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتُهُ وَبَيْنَهُمَا عِزٌّ بَارِعٌ أَوْ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدَّخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتُهُ وَبَيْنَهُمَا عِزٌّ بَارِعٌ أَوْ ذِرَاعٌ أَعْيَنَ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدَّخُلُهَا قَالَ إِدْمُنُّ إِلَّا ذِرَاعًا۔

۱۵۰۶۔ أَحَدُنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُلِ مَلَكًا يَقُولُ أَمَى رَبِّ نَظْفَةٌ أَمْ رَبِّ عِلْقَةٌ أَمْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَمَى رَبِّ دَكْرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ نَمَا الْوَرْدُ نَمَا الْأَجَلُ يَكْتُبُ كَذَا لِكُرْفِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

باب ۸۶۲ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَأَصْلُهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ۔ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے واللہ اس پر ظم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ کھجا جا چکا ہے) اسی جاس رضی اللہ عنہ نے لہا سا بقوت کا تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدم میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابن یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شیبہ سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشائر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یدرین نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق اور بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر بن خدیج نے، انھیں جاس نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا دیتیہ میں جیسا کہ تمہارے جانور مل کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن گٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، مہمان نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! یہی کے متعلق کیا خیال ہے جو بچیں ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا

قَالَ لِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّتْ أَلْفُ مِائَةٍ لَكَ لَا يَ . قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ - سَبَقَتْ
لَهُمُ السَّعَادَةُ .

۱۵۰۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
الْبَزْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَصْرِيَّ يَحْكِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْفَكَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ قَالَ لَعَمْرُؤُا قَالَ كَلَّمَهُ يُسَيْلُ
الْعَامِلُونَ ؟ قَالَ كُلُّ يَفْعَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ
أَوْ بِمَا يُتَرَكُ .

بَابُ ۸۶۲ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آدَمَ وَابْنِ مَرْيَمَ
قَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُورٍ حَدَّثَنَا آدَمُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَبِيحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

۱۵۱۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى
الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتَقُونَ
الْبُهْمِيَّةَ هَلْ يَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدٍّ عَرَّيَ حَتَّى تَكُونُوا
أَشْتَهُ تَجِدَ عَوْنَهَا تَأْتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرَأَيْتَ مَنْ
يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ .

باب ۸۶۳ - وَكَانَ آمَرًا لِلَّهِ قَدَرًا مَقْدُودًا -

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرَّادِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ حَلَاةٍ أَخْبَرَهَا تَسْتَفِزُّهُ مَحَقَّتًا وَتَكْتُمُهُ فَإِنَّ لَهَا مَا تَدْرِكُهَا -

۸۶۳ - اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو لپنے، ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے تقدیر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِمْ وَهِيَ لَا سَعْدَ وَابْنُ أَبِي كَثِبٍ وَمَعَادُ أَمَّا ابْنَاهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَ لِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ -

۱۵۱۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت کی حاجز اولیوں میں سے ایک کا بیٹا مبرا آیا، آنحضرت کی خدمت میں سعد اہل ابن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، بیٹا مبرا نے آکر کہا کہ ان کا بچہ..... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتے اس لیے وہ میری اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا جَابَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجُبَيْنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُوتُ سَبَابًا وَنَحْبُ الْهَالِكِ كَيْفَ تَرَى فِي الْقَبْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدَّيْتُمْ نَفْعَكُمْ تَعْمَلُونَ ذَلِكَ: لَا مَلِكُكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ نَسْمَةً -

۱۵۱۳ - ہم سے جابان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس بن الزہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خریزجی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا قول کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضرت نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ جزو درپیدا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذَفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً تَأَشَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذِكْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ وَجْهَهُ مِنْ جِهَةٍ إِنْ كُنْتُ لَا أَدْرِي الشَّيْءَ قَدْ لَيْسَتْ تَأَشَرَتْ مَا يَحْدِثُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَذَرَاهُ بَعْدَهُ -

۱۵۱۴ - ہم سے موسیٰ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ جیسے یاد رکھنا مٹھانے یاد رکھنا اور جیسے بھولنا قاعدہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز نگ ہوئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو

۱۵۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے

میں حق سے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضرتؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں معروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مر جاتا چلا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگائی اور اپنے آپ کو اس پر گرالیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے خانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد نہ بچھا کرنے والا شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا بات کیا ہے! ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ دو زخموں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے دوسرا طرح دوسرا بندہ جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منہور نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کی نہیں لڑا تو صرف اس کے ذریعہ نخل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن قتبہ نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر (منت)، انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) انھیں کی تقدیر میں نہ رکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں نخل کا مال نکلا لیتا ہوں۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کہے

۱۵۲۰۔ محمد سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

اللہ علیہ وسلم فَخَطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذِكَابَةً سَلَفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَلَاوِينَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِنَا عَنَاءً مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَعَصَا قُتْ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَكَلَّمَا جَرَحَهُ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلَ النَّارِ وَرَأَاهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَقُولُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَأَاهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَرَأَاهُ الْأَعْمَالُ يَا الْمُخَوَّاتِيهِمْ۔

باب ۸۶۷ اَلْقَاءُ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: رَأَيْتُكَ لَا يَزِيدُ شَيْئًا وَإِنَّمَا يَنْخَرِجُ بِهِ مِنَ الْخَيْلِ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَ نَاعِبَةُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنُ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدَرًا وَكَانَ ذَلِكَ يُلْقِيهِ وَالْقَدْرُ قَدَرًا قَدَرًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْخَيْلِ۔

باب ۸۶۸ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَ ابْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَ نَاعِبَةُ اللَّهِ

خبر دی، انھیں خالد خدا نے خبر دی، انھیں ابو عثمان خبر دی نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نیشی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ ہمارے قریب آئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا عبد اللہ بن قیسؓ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھا دوں جو خیت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)۔

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ عام ”معنی مانع“ مجاہد نے کہا کہ ”سدا عن الحق“ کا معصوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے نہیں گئے۔ ”وساھا، اغواھا“

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں، ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھرتی ہے اور دوسری طاقت بلی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

۸۶۸۔ اور اس جتنی پرہیزگاری کر دیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ بیکر و لو کے سوا اور کسی کو نہیں جینیں گے اور منصور بن نعمان نے حکم مر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں ”حرم“ جب کے معنی میں ہے۔

۵۲۲۔ مجھے محمود بن عیلان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں مسر بن خدیج، انھیں ابن طاووس نے انھیں ان کے والدین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ”لحم“ و ”محمی“ گناہ سے سب سے زیادہ مشاہد

أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ قَالَ: لَمَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا تَصْعَدُ شَرًّا فَادًّا لَا تَعْلُو، شَرًّا فَادًّا لَا تَعْلُو فِي دَارِ الْإِلَهِ دَقَقْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ كَذَلِكَ تَمَّادُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا يَمَّا لَنَا أَرَادَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَاتَّكَمُوا لَا تَعْلُو عَنْ أَنْفُسِكُمْ وَلَا غَايِبًا إِنَّا سَمِعْنَا عَنْ سَمِيْعًا بَصِيرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ أَلَا عَلَيْكَ سَكْمَةٌ هِيَ مِثْرُ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

باب ۸۶۷ المَعْمُومُ مَنْ عَصَرَ اللَّهُ عَامِدًا مَا نَزَّ۔ قَالَ مجاهد: سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَكُونُ دُونَ فِي الْفَلَاحِ: دَسَاها۔ اغْوَاهَا۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدَّارِيُّ عَنِ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتَحْلِفْتُ خَلِيقَةً إِلَّا لَهَا بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهَا بِالْخَيْرِ وَتَحْصُرُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهَا بِالشَّرِّ وَتَحْصُرُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْمُومُ مَنْ عَصَرَ اللَّهُ۔

باب ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْبَةٍ أَهْلُكُنَّهَا أَنْ تَقْبَلَ يَدِيَّ جُوعًا، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدَّ آمَنَ۔ وَلَا يَلِدُ إِلَّا فَا جُوعًا كَفًا۔ وَقَالَ مُصَوِّرُ بَنِي النُّعْمَانِ عَنْ يَكْرِ مَعْنٍ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَجُودٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: دَجَبٌ۔

۵۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: ابْنُ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ وَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِمَّنَ الذَّنَا أَوْ ذَكَ ذَلِكَ
لَا مَحَالَةَ فَبَدَا لِقَيْنِ النَّفَرِ، وَبَدَا لِلنَّاسِ الْمُسْطَوِ
وَالنَّفْسُ تَمْتَلِي وَتَفْشِي، وَالْفَرْجُ يَصْدُقُ ذَاكَ
وَيَكُونُ بِهِ - وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَذُو قَائِدٍ
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ يَا لِقَيْنَاكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ -

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَمْرُو عَنْ يَكْرِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَمَا جَعَلْنَا الشُّرُوكَ يَا لِقَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ
عَالَ هِيَ رُذُيَا عَيْنِ أَرِيحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُعْتَدِّ بْنِ كَالٍ
وَالشَّجَرَةِ الْمُتَعَوِّثِي فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ
الشُّرُوكِ -

باب ۸۷۰ فَخَرَجَ آدَمُ مِنْ مَوْسَى عِنْدَ اللَّهِ -

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ جَعَلْنَا هَذَا مِنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَخْبَرَنِي آدَمُ وَمَوْسَى فَقَالَ لَهُ مَوْسَى يَا آدَمُ
أَنْتَ أَبُو نَاخِيَتِنَا وَآخُو جَنَّتِنَا مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مَوْسَى أَصْطَلَفَكَ اللَّهُ بِكَ وَه
وَحَطَّ لَكَ بِسِيْرِهِ أَشْلُو مَبْنَى عَلَى أَشْرَقَةٍ وَاللَّهُ
عَلَى تَبَلٍ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَخَرَجَ
آدَمُ مَوْسَى فَخَرَجَ آدَمُ مَوْسَى كَلَامًا - قَالَ
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْتِ وَأَمْرٌ لَكَ عَشْرٌ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالے سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی
حقہ رکھ دیا ہے جس سے اسے لا محالہ گزنا ہے پس آنکھ کا زنا، دیکھنا
وغیر محرم کو ہے زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے
اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلاتی ہے اور شہابیہ نے
بیان کیا، ان سے دو قارئین حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے
ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے اسے ہم نے
مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حمید بن حذیفہ بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن حدیث بیان کی، ان سے مکرمہ نے اور ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے
اسے ہم نے مرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے کے متعلق فرمایا کہ اس سے
مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا
گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن
مجید میں الشجرة الملعونة سے مراد زقوم، کا درخت ہے۔

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاووس
نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام
نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جد امجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم
کیا اور خستہ نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ
آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے نکھا
کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر حلاوت کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا
کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں رکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ
السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ
کو قائل کر لیا تین مرتبہ (آنھوں نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح۔

۸۶۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ میں ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا دراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنصوریٰ کو نماز کے بعد کہتے تھے سب سے پہلے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سند سے آنصوریٰ نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، اہم جزئی نے بیان کیا انھیں عہدہ نے خبر دی۔ اس کو درانے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا کلمہ دے رہے تھے۔

۸۶۲۔ بختی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں بڑی مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی شقت، بد بختی کی پستی، برے حالتے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۶۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حامل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ وہ نہیں دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

بَابُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَى اللَّهُ۔

۱۵۲۵ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيَّحٌ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَبَابَةَ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُعِيرَةِ أَكْتُبُ رَأْيَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُعِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَيْتُ وَلَا مَعْطَى رِمَا مَنَعْتُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلَا وَبَلَاةٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ دَرَادَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الشَّعْرِ وَكَذَلِكَ بَعْدَ رَقٍّ مُعَاوِيَةَ فَيَسْمَعُهُ يَا مَرْءَ النَّاسِ بِذَاكَ الْقَوْلِ۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

الْشَّقَائِرِ وَسُوَيْرِ الْقَفَائِرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ أَحَدُنَا شَامِدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ ذَا يَاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذُرْكَ الشَّقَائِرِ وَسُوَيْرِ الْقَفَائِرِ وَشَمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ۔

بَابُ يَحْوِلُ مَبِينِ الْمَرْءِ وَطَلَبِهِ۔

۱۵۲۷ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ إِلَّا وَمَقْلَبِ الْقَلْبِ۔

۱۵۲۸ أَحَدُنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ

وَلَا مُنَافَا وَلَا مُنَافَيْنَا. فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً لَّنَا وَلِتُصْلِحَ
الَّذِينَ آمَنُوا لَّا تَجِدُوا دَأْيُكُمْ وَلَا تُفْسِدُوا دَأْيَكُمْ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
إِذَا أَرَادُوا فَعَلْتُمْ أَصْبَحُوا بِخُفْيَةٍ لَّهُمْ وَهُمْ يُسِرُّونَ عَلَيْكُمْ وَلَا يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

اقتداء نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں ہم
پر سکینت نازل فرما اور جب تم بھڑبھڑاؤ تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین
نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی عقیدہ کا راوہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

قسموں اور نذروں کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نوقسموں پر تم سے

مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے
کھاؤ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس اوسط
کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا
پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو
اس کے لیے تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے
جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

کتاب الایمان النذور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِالْغَيْبِ أَتَيْنَاكُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَدُ أَخِيذٍ كَذَبْتُمْ
أَوْ سَوِّطًا مَا تُلْعَبُونَ عَلَيْهِمْ كَذَبْتُمْ أَوْ كَيْدًا مِّنْهُمْ أَوْ تَحْوِيلًا
وَقِيمَةٌ مِّنْكُمْ جَعَلُوا قَيْسًا مِّنْهُمْ شَهِيدًا إِنَّ يَوْمَ الَّذِي
كُفِّرُوا عَنْكُمْ إِذَا أَصْلَحْتُمْ وَآخَفْتُمْ أَتَيْنَاكُمْ
كَذِبًا يُبِينُ اللَّهُ لَكُمْ الْيَوْمَ تَعْلَمُونَ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَخْتِمْ
فِي يَمِينِهِ قَطًّا حَتَّى أَسْأَلَ اللَّهَ كَفَاةً الْيَمِينِ، وَ
قَالَ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينِي فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا مِنْهَا إِلَّا
أَيْتُ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

۱۵۳۱۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ
نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے اس وقت آپ
نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی
ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ
دے دوں گا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلُ
إِلَّا مَارَةً فَإِنَّكَ إِنْ أَوْثَقْتَهُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَكِبْتَ
أَلَيْمًا وَإِنْ أَوْثَقْتَهُمَا مِنْ عَمَلٍ مَسْئَلَةٍ أَمِنْتَ عَلَيْهِمَا
وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينِي فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
تُكْفِرُ عَنْ يَمِينِكَ وَأَنْتَ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابو التیمان محمد بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان کے عبد الرحمن
بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، عبد الرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر
تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ
عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم
کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ
دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي مُبَرِّدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :
 آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِمَّنْ
 الْأَشْهُوسِيِّينَ اسْتَحْبَلَهُ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ ، وَمَا
 عَشِيَتْ مَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ثُمَّ لَيْتَنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 تَلَبَّثْتُ ثُمَّ أَوْ قِي بِشَلَاتٍ دُوْدٍ حُرِّ الدَّارِ تَحْبَلُنَا عَلَيْهَا
 فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ يَغْفُنَا وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا
 أَكْبَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يُخَوِّفُنَا
 أَنْ لَا يَجْعَلَنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَدَّ رِسْمَهُ فَأَتَيْنَاكَ فَقَالَ
 مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَرَفَى وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ
 لَا أَخْلِفُ عَلَى بَيْتِي مَا رَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا
 كَفَّمْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ أَوْ آتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّمْتُ
 عَنْ يَمِينِي .

۱۵۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث
 بیان کی ان سے یزید بن جریر نے ، ان سے ابو ہریرہ نے ، ان سے ان کے
 والد نے بیان کیا کہ میں اشغری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضرت
 نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا اور نہ میرے
 پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر مٹنے دونوں اللہ نے ہمارے
 یونہی ٹھہرے رہے ، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور
 آنحضرت نے انھیں ہمیں سواری کے لیے غایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے
 تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں
 حاصل ہوگی۔ ہم آنحضرت کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے
 قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب
 آپ نے ہمیں سواری غایت فرمائی ہے ہمیں آنحضرت کے پاس جانا چاہیے
 اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر
 ہوئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں
 گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ

دے دوں گا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی یا آنحضرت نے فرمایا کہ وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔
 ۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھیں عبدالرزاق
 نے خبر دی ، انھیں معمر بن خروزی ، ان سے ہمام بن منیر نے بیان کیا کہ یہ وہ
 حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔
 آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ (یعنی اوقات) اپنے گھروالوں کے معاملہ میں تمہارا
 اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے
 کہ قسم ٹوڑ دے اور اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
 هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ نَحْنُ الْخَوْدُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْبِغَ أَحَدُكُمْ
 بَيْعَتِي فِي أَهْلِهِ أَشْرَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ
 كَفَّارَةً لِقَوْلِي قَبْرِي اللَّهُ عَلَيْهِ .

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ بن صالح
 نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے ، ان سے حکمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے
 گھروالوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے
 کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَلْجَعَ فِي أَهْلِهِ بَيْعِينَ قَوْمٍ اعْظَمَ رِثْمًا
 لَيْسَ بَرٍّ يَغْنَى الْكَفَّارَةَ .

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دائمی اللہ
(اللہ کی قسم)

۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن وینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر سامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو انھوں نے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کا امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم لوایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ داسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ اس لیے واللہ باللہ اور باللہ کی قسم کھاٹی جاسکتی ہے۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دونوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قبیر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قبیر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستہ میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

باب ۸۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَيْمُ اللَّهِ -

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا دَامِرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ فَكُطِعَ بَعْثُ النَّاسِ فِي إِسْرَائِهِمْ تَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِسْرَائِهِمْ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِسْرَائِهِمْ أَيْبُهُ مِنْ قَبْلُ. وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيفَتَا لَلْمَارَةِ وَارْتِكَاتٍ لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَارْتِكَ هَذَا لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

باب ۸۷۸۔ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالدِّينِيُّ يَسِيدٌ. وَ قَالَ أَبُو مَتَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ وَاللَّهِ إِذَا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ -

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دُمْلَقَ لِقُلُوبٍ -

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيرٌ فَلَا يُقْبَرُ بَعْدَهُ وَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَ الدِّينِيُّ نَفْسِي يَسِيدٌ تَنْفَعُ كَنُودُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ لَا إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ - وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَبَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرٌ تَتَفَقَّتْ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

تے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسامت محمد، واللہ، اگر تم وہ جلتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روئے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عروہ خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے آنحضرت نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمہیں نکھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں، عراب بات ہوئی۔

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے بوزیادہ سمجھا رکھا تھا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں "عسیف" تھا۔ عسیف اخیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو شکار کیا جائے گا۔ اس لیے اس سے

۱۵۴۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ بَلَيْتُمْ كَيْدًا وَنَعَيْتُمْ قَلِيلًا - ۱۵۴۱ أَحَدُ ثَمَاثِي بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخْبَرَنَا بِسَاحِلِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَتَّخِذْ رَأْيِي مِنْ شَيْءٍ شَبِيهُ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْإِنْسَانُ لَا تَتَّخِذْ رَأْيِي مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ يَأْتِمُرُ -

۱۵۴۲ أَحَدُ ثَمَاثِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: رَفِضَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْضَلُهُمَا أَحَبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَافْضِنْ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَآذُنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَتَكَلَّمُ، قَالَ رَأَيْتَ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْإِزْجِيرُ رَفِضَ يَأْتِمُرُ بِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجُلِ ... فَأَنْتَ يَتُّ مِنْهُ بِمِثْلِهِ شَاةٌ وَجَارِيَةٌ فِي - فَتَرَأَى

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ جُلْدَةَ
وَاسْتِثْنَاءِ تَغْيِيبِ عَامٍ وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ عَلَى امْرَأَتِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ
لَفُتِي بِسَيِّئَةٍ لَا قُضِيَتْ بَيْنَكُمَا بَيْكَتَابُ اللَّهِ أَمَا فَتَمْلِكُ
وَجَارِيَتُكَ كَرَمًا عَلَيْكَ وَحَلَاةً ائْتَمَرَتْ بِمَا تَدَّ
عَذَابُهُ عَامٌ وَآمَرَ ابْنَيْهِ أَنْ سَكَبْتُمَا أَنْ تَأْتِي
امْرَأَةً الْآخَرَ فَإِنْ رَأَيْتُمْ
رَجَعْتُمَا فَامْتَنَعْتُمَا
فَرَجَعْتُمَا

۱۵۴۳ احَدٌ ثَرِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّيْخِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَشْلَمُ
وَنِفَادٌ وَمَرْيَمَةُ وَجَهَنَّةُ خَيْرًا مِنْ تَيْمِيمٍ وَعَاوِزُ
ابْنِ مَعْصُومَةٍ وَكَلْبَاتُ وَأَسْلَمُ خَابُزًا وَخَسْرًا
قَالُوا كَعْدُ فَقَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِسَيِّئَةٍ أَتَمُّ
خَيْرًا مِنْهُمْ

۱۵۴۴ احَدٌ ثَرِيٌّ أَبُو الْإِيمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ عَنْ أَبِي حَسِبٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ عَامِلًا نَجَّارًا الْعَامِلُ حِينَ كَرَعَ مِنْ عَمَلِهِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَعْدُ وَهَذَا أَهْلِي رُبِّي
فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ كَعْدَتِي فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنَزَّلَتْ
أَيْمُنِي لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَقَّقَ دَأْنِي عَلَى
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَجِدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ
تَسْمِيْلُهُ يَا ابْنَتِي فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا
أَهْلِي رُبِّي أَرَأَيْتَ كَعْدَتِي فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَتَنَزَّلَتْ

نجات دلانے کے لیے) میں نے سوچ لیں اور ایک کیز کا انھیں نذیر دیا پھر میں
نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے
کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے
شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر
آنحضرت نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا
فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دوں گا تمہاری بکریاں اور تمہاری کیرتھیں
واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مردائے اور ایک
سال کے لیے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی
کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے
زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب سے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب
نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ
اور حمینہ قبائل تميم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد
ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضرت نے اس پر
پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ دیکھیں
قبائل کا ذکر ہوا، ان دتیم وغیرہ سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابو حیدر ساعدی رضی
اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔
عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے۔ ہر دے دیا گیا ہے۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا
ہو تاکہ تمہیں کوئی ہریدہ دینا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لیے کھڑے
ہوئے، بات کی تازہ کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان
کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم
اسے عامل بناتے ہیں۔ رجزیہ اور دو ستر ٹیکس وصول کرنے کے لیے اور
وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہریدہ

هَلْ يَمْنَعُكَ لَكَ اَم لَا ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَبِدٌ بِيَدِهِ
لَا يَقُولُ اَحَدٌ كَمَ تَمَنَّا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْدَ جَاءَ لَهُ رَغَاءٌ
وَ اِنْ كَانَ بَعِيْدَ جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَارٌ ، وَ اِنْ كَانَتْ
شَاةٌ جَاءَ بِهَا تَبَعَهُ فَقَدْ بَلَغَتْ . فَقَالَ ابُو حَمِيْدٍ
ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
حَتَّى اَنَا كُنْتُظَرُّ اِلَى غَفْوَةٍ اِبْطَلِيهِ . قَالَ ابُو حَمِيْدٍ
وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْشَّيْءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَسَدٌ

کیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے
پر یہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے
دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو
گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے
کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز
آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری
کی آواز آ رہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر
آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے
لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضورؐ سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۱۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے
خبر دی۔ یہ ابی یوسف ہیں۔ انہیں عمر بن ابی ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں
تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن
سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضورؐ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے
سایہ میں بیٹھے ہوئے فرارہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ
نامرد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب زیادہ نامرد ہیں۔ میں نے کہا میری
حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں
آنحضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضورؐ کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش
نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی خدایت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو
گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے
لیکن اس سے وہ مستی میں جنھوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

۱۵۴۷۔ ہم سے ابو ایمنان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب بن خروی
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن اعرجی نے، اور ان

۱۵۴۵ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا
هَشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَحْمُوْدٍ عَنْ هَشَامٍ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَبِدٌ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا
اَعْلَمَ لِيَكُنْتُمْ كَثِيْرًا وَ لَفَجَلْتُمْ عَلِيْلًا -

۱۵۴۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّثَنَا
اَبُو عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
اَلَيْهِ - هُوَ يَقُوْلُ فِيْ طَلَبِ الْكَلْبَةِ هُمْ اَلْخَسِرُوْنَ
وَرَبُّ الْكَلْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِيْ اَيُّوْهُ فِيْ شَيْءٍ
مَا شَأْنِيْ فَجَلَسْتُ اَلَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا
اَسْتَلْطَعْتُ اَنْ اُسْكُتَ وَ تَعَثَّ اِنِّيْ مَا شَاءَ اللهُ
فَعَلْتُ مَتَّى هَذَا يَأْتِيْ اَنْتَ وَ
اُتِيْتَنِيْ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ
اَمْوَالًا اِلَّا مَتَّى قَالَ
هَكَذَا وَ هَكَذَا
وَ هَكَذَا

۱۵۴۷ حَدَّثَنَا اَبُو اَيْمٰنٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
اَبُو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰنِ اَلْوَعْرَجِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے معاصی نے کہا کہ انشاء اللہ لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی تمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور سب گھوڑا سوار اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمِيُّ: لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنَّ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَاتَ عَلَيْكَ جَمِيعًا فَكَمْ يَحْمِلُ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ وَاجِدًا ثُمَّ جَاءَتْ رَيْثِقُ بْنُ رَجُلٍ، وَآيَةُ الَّذِي لَفِئَتُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كَذَلِكَ قَالَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ لَكُنْهَا وَآيَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسًا نَا جَمْعُوتَ -

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا بہرہ کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے، صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسماعیل نے ابواسحاق کے واسطے سے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنَّ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَاتَ عَلَيْكَ جَمِيعًا فَكَمْ يَحْمِلُ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ وَاجِدًا ثُمَّ جَاءَتْ رَيْثِقُ بْنُ رَجُلٍ، وَآيَةُ الَّذِي لَفِئَتُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كَذَلِكَ قَالَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ لَكُنْهَا وَآيَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسًا نَا جَمْعُوتَ -

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نبت عقبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی تھی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یہی کو شک تھا کہ اہل اخبار حدیث میں ہے یا اہل خباہر۔ یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابوسفیان بنجیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے مال بچوں کو کھلاؤں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ زُبَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ رَبِيعَةَ ابْنِ رُبَيْعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِكَ رَضِيَ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَبْرُلُوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَاءِكَ أَوْ أَجْبَاءِكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَآيَةُ الَّذِي لَفِئَتُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفِيَانَ رَجُلٌ وَشَيْئٌ كَمَلٌ عَلَى حَسْرَةٍ أَنْ أَطْعِمَهُ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعَدْوِ -

مطابق ہونا چاہیے۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی چڑھے کے نیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوقائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدمی تعدادِ تھاری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورۃ قل هو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جان نے خبر دی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے، آنحضرتؐ

۱۵۵۰۔ احَدٌ ثَمَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهَرَ لَهُ إِلَى قُبَّةِ مِثْ أَدَمَ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لَهُ صَحَابُهُ أَتَشْرَفُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ هَوَالِي لِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدًا رَاقِيًا لَوْ رُجِئُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۱۔ احَدٌ ثَمَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَزِيدُ مَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ذَكَانَ الرَّجُلُ يَتَفَقَّحُ لَهَا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ أَنْهَارٍ۔

۱۵۵۲۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ نَاخَبَانٍ حَدَّثَنَا مَتَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آتَمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لِي لَكَ زَاكَةٌ مِنْ كِبْدٍ ظَهَرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

۱۵۵۳۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

بَنِي تَبِعُوا لِلَّهِ أَحْسَنَ سَكَنَهُ بَنِي الْمُؤَاذِي قَدَا عَا دَارِي
الْطَّلَامُ فَقَالَ لِي دَرَّيْتَهُ يَا مَعْ شَيْئًا فَقَدَرْتَهُ وَ
حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلُهُ ، فَقَالَ قُمْ فَلَا حَقَّ تَنَلُكَ عَنْ
ذَلِكَ لِي آيَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَفْسِهِ مِنَ الْأَشْعَرِ يَبِينُ تَسْخِيمُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ دَرَّ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَبُ رِبْلَ فَسَالَ عَنْهُمَا قَالَ
أَيُّ النَّفَرِ الْأَشْعَرِ يُؤْنِ قَامَرُ لَنَا بِخَمْسٍ دَرَّ
عَرِ الدَّرَّي قَلَمًا الْطَلَمًا قَلَمًا مَا مَسْنَعًا حَلَفْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا مَا
عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ، قُمْ حَلَفْنَا تَعَقَّلْنَا وَشَوَّلَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيتُهُ وَاللَّهِ لَا تَقْلَحُوا أَبَدًا
مَوْجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلَنَا
فَخَلَفْتُ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا دَرَّ مَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا
فَقَالَ لِي نَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ
وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَامَرًا غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
تَحَلَّلْنَا

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کنگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن
آئی اور پھر میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے
فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیۃ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے
آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری
نہیں دے سکتا اور تم میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے
سکوں، پھر آنحضورؐ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضورؐ نے ہمارے
متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپؐ نے ہمیں پانچ
عمرہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم نے کہہ پڑے تو ہم نے کہا کہ
یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضورؐ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ ہمیں سواری نہیں دے سکتے
اور نہ آپؐ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپؐ نے ہمیں سواری
کے جانور عطا کیے۔ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی اس طرح
سواری کے کہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضورؐ کے پاس آئے اور آپؐ
سے عرض کی کہ ہم جب آپؐ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپؐ نے قسم
کھائی تھی کہ آپؐ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپؐ کے
پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضورؐ نے اس پر
فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا
ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

باب ۱۵۵۸ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَلَا بِالْعُزَّىٰ

۱۵۵۸ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامَ مِرَاكًا فَلْيَتَصَدَّقْ -

باب ۱۵۵۹ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ
إِنْ لَمْ يَحْلِفْ -

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن زبیر نے روای، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن
عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ
الا اللہ کہہ لیا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکیلیں تو اسے
چاہیے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھائی
نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

سے نافع تھے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرتؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ مہصل کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرتؐ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی ۱۶ ماری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزلی کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے اس قسم کی سبب کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے زندہ وغیرہ ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پیچھے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پگلی کے ساتھ انھوں نے اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَى خَاتِمَاتِ مَنْ ذَهَبَ وَكَانَ يَلْبِسُهُ يَجْعَلُ قَمِيصَهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمُسْبِرِ فَزَعَرَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْخَاتِمَ وَاجْعَلْ قَمِيصَهُ مِنْ وَجْهِكَ مَدَى يَمِّهِ، ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا - نَبَيْتُ النَّاسَ خَوَاتِمَهُمْ -

باب مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِالْأَدَاتِ وَالْعُدَاتِ فَلَيْسَ بِدَالِئٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَشِبْهُ إِلَى الْكُفْرِ -

۵۶۰۔ احَدُنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ يَشْتَرِ بِهَا عَذَابَ يَمٍّ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَفَعْتُ الْيَهُودَ مِنْ كَقَتْلِهِمْ، وَمَنْ كَرِهِي مَوْتًا يَكْفُو فَهُوَ كَقَتْلِهِمْ -

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَثَبَّتْ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا يَا اللَّهُ ثُمَّ يَكْ - وَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تَكْلَفَ فِي بَيْتِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْوَجْرَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ تِلْكَ بَلَاةٌ عَرَبِيٌّ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاسْتَمُوا يَا لَلَّهِ

کی قسمیں کھائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ یا رسول اللہ خوب مجھے سسے میں جو میں نے عطیٰ کی ہے وہ مجھے تبا دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، اس سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے، محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، اس سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلنی قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احوط نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضرتؐ کو کہل بھیجا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہ تھے، کہ میرا لڑکا جاکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضرتؐ تشریف لائیں، آنحضرتؐ نے انھیں سلام کہلوا یا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضرتؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضرتؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے، یا رسول اللہ یہ کیلئے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن السیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

جَعَدًا آتَيْنَاهُمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: كَوَلَّى اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَشَحِيحِي
يَا لَذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمُ۔

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِإِبْدَاءِ الْقِسْمِ۔

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
عَامِرُ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَحْدِثُ عَنْ
أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْهَبَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الْأَرْبِ
فَدَا أَحْتَضِرُ فَاشْهَدْنَا فَأَذْهَبَتْ يَقُولُ السَّلَامُ
وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهُ لَا مِثْلَ قِيَمِهِ فَلَمَّا خَسِبَ: فَأَذْهَبَتْ
إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ قَتَامُ وَتَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ
رُفِعَ إِلَيْهِ فَاتَّعَدَ لِي فِي حُجْرِهِ وَنَفْسُ الْقَبْرِ
تَقَعَقُ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ يَقْعَمُهَا اللَّهُ فِي
فِي قُلُوبِ مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرَنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ۔

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي شُعَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ شَلَاكَ مِنْ

اَنُكَلِّبَ تَمَسُّهُ، اِنَّا اَوْ لَا تَخْلُفَ الْفَسَمَ۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِصٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ
بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلَا اُدْلِكُمْ عَلَى اَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلَّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ
وَاَهْلُ النَّارِ كُلَّ جَوَاطِلٍ عُتِلَ مُسْتَكْبِرٍ۔

باب ۸۵ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ بِاللَّهِ اَدَّ

شَهَدَتْ بِاللَّهِ۔

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ رَعَى ابْنُ اِهْيَمَ عَنْ عَيْدِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْءَ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَى
النَّاسِ حَيْثُ؟ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ اَلَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ
ثُمَّ اَلَّذِينَ يَكُونُ نَحْمُ ثُمَّ يَجْعَلُ عَزْمُ تَشْيِطُ
شَهَادَةً اَحَدُهُمْ يَمِينُهُ شَهَادَةُ، قَالَ ابْنُ اِهْيَمَ
وَكَانَ اَمْعَابَنَا يَجْعَلُونَا وَنَحْنُ غُلَمَانُ اَنْ تَخْلُفَ
بِالشَّهَادَةِ وَالْعَمْدِ۔

باب ۸۶ عَمْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ
وَأَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ مَلَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٌ
يَقْتُلُهَا بِهَا مَالٌ رَجُلٍ مُسْلِمًا قَالِ اَخْبِيهِ لِقَى
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ نَفَقَاتٌ فَاَشْرَكَ اللَّهُ تَضُدُ يَقْه
اِنَّ اَلَّذِينَ يَشْتَرُونَ رِيعَهُم بِاللَّهِ قَالَ سُلَيْمَانُ
فِي حَدِيثِهِمْ كَمَا اَلَا شَعَثُ بْنُ قَيْسٍ نَقَالَ: مَا
يُحَدِّثُكُمْ عَيْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا اَلَا نَقَالَ اَلَا شَعَثُ
نَزَلَتْ فِي وَفِي مَا جِئْتُ فِي يَسْبُو كَانَتْ
بَيْنَنَا۔

کے لیے اسے جھوٹی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معبد بن الخالد نے، انھوں نے حارث بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل
جنت کی نشاندہی نہ کروں؟ ہرگز اور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں، لیکن اللہ
کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے
پورا کرے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، برکس و متکبر ہو۔

۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ

کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون
لوگ اچھے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں
پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی
گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے دینی بات بات
پر قسم کھائیں گے، ابراہیم نے کہا کہ ہمارے ساتھ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے
سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابو داؤد
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ
پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا
پھر اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق نازل کرے اور ان عہد میں کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ
کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں۔ ”الآیہ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر
اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبد اللہ تم سے کیا
بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
یہ آیت دوسرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں
کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے دے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم! میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا! ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا! ابوب نے بیان کیا کہ ”اندھیری عزت کی قسم! تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا“

باب ۱۱ اَلْعَزَّةُ يَعْزُّهُ اللَّهُ وَمَقَاتِمُ وَكَلَّتَابِهِمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي رَجُلًا بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ كَجِيعِي عَنِ النَّارِ
لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَشْتَكُكَ عِزًّا هَا - وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَ
عَنْكَ اَمْتَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعُوذُ بِكَ لَا فِغْطَى عَنَّا

۵۶۷ احَدًا شَا اَدُمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ اَبِي مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَدَالِ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
حَتَّى يَقُمَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَامَهُ تَقُولُ قَطُّ
قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتُذَوِّ بِغُفَاهَا إِلَى بَعْضِ رَوَاةِ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ -

باب ۱۲ قَوْلُ الرَّجُلِ لَعَنَهُ اللَّهُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنُوكَ لَعْنَتَكَ -

۵۶۸ احَدًا شَا اَوْ لِمَنْ يَحْدُثُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ سَمِعْتُ
الرَّهْزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَكَّاسٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَالِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا هَلْ اَلَا فَلَكَ
مَا قَالُوا اَسْبَرَاَهَا اللَّهُ وَكُلُّ حَدَّثٍ طَائِفَةٌ
مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَسْتَعَاذَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ ابْنِي فَقَامَ اَسِيدُ
ابْنِ حَفْصَةَ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ
لَعْنَتَكَ -

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس! ابی ہریری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ ”لعن اللہ“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”لعنک“ لعینتک کہا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن قافس اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تعلق سنا، کہ جب تہمت لگاتے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حفص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم! لعن اللہ! ہم اسے قتل کر دیں گے۔

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نعمتوں کے بارے میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان نعموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا ہو گا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بردبار ہے

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے ہشام بن ابی عاصی نے حدیث بیان کی کہ آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں کرے گا“ بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ یہ ”لا واللہ، بلی، واللہ“ تکبر کلام کے طور پر ہے ساختہ جو قص زبان سے نکل جاتی ہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰۔ جب بھول کو کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؛ اور اللہ عزوجل کا ارشاد کہ تم پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد ہو جائے“ اور کہا کہ ”جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر“

۱۵۷۰۔ ہم سے خلا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سمر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا معرفت دل میں دوسرے گزرسے یاد میں ان کے کرنا کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل کر لیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی، یہاں سے محمد بن عثمان بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عجہ) ادوایح میں قرآنی کے دن غلبہ فرما دیا تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کر فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی، اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یہ بھی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (مٹی، رملی اور حجر) کی طرف تھا، آنحضرت نے فرمایا، یہ بھی کہ لو کوئی حرج نہیں ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ اس دن آپ جسے جسے شکیں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

بِالْبَیِّنَاتِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
أَیْمَانِكُمْ وَلَیْکُمْ یَوْمَ أَخِذْکُمْ بِمَا کَسَبْتُمْ لَکُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِیمٌ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخَذَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
قَالَ، قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ
وَسَبِيلِ وَاللَّهُ

بِالْبَیِّنَاتِ إِذَا أَخَذْتَ نَاسِيَةً فِي الْإِيمَانِ وَقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِی أَخْطَاؤِکُمْ
وَقَالَ لَا تُؤَاخِذُکُمْ فِی مَا نَسِیْتُمْ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَوْمَ قَعْنُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَا يُسْئِلُ عَمَّا وَسَّوَسْتُ أَوْ حَدَّثْتُ نَفْسِي أَنْفُسَهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِمْ أَوْ تَكَلَّمَ

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ
عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُحْطَبُ يَوْمَ
الْمُحَرِّ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ
أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًّا أَوْ كَسًا، فَجَبَلَ
كَذَا وَكَسًا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كُنْتُ أَحْسِبُ كَذًّا أَوْ كَذًّا لِمَوْلَايَ فَلَا أُشْلِثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَكُمُ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ كَمَا سَأَلْتِ
يَوْمَئِذٍ عَنْ نَفْسِي إِذَا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَبْرُكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْخِيَةِ الْمَسْجِدِ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَا عَلِمْتُ، قَالَ إِذَا أَفُتُّ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَشَاءُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئَنَ رَأْيًا ثُمَّ ارْقَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَقْدَلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئَنَ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئَنَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا مِنَ الْمُسْرِكُونَ يَوْمَ أُحُسِّ هَذِهِ نِيْمَةٌ تَعْرِفُ فِيهِمْ مَصْرَحَ الْبَلِينِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَجَكَ فَرَجَعْتَ أَوْ لَمْ تَخْرُجْ فَاجْتَلَدْتَ هِيَ وَأَخْرَجَكَ فَتَنْظُرُ حَتَّى يَفْقَهُ رُؤْيُ الْإِيمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَيْمِهِ فَقَالَ أَيْهَ إِيهَ، قَالَتْ فَوَدَّ اللَّهُ مَا أَخْتَصَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَتَّى يَفْقَهُ اللَّهُ نَكَرَ قَالَ عُرْوَةُ فَوَدَّ اللَّهُ مَا زَالَتْ فِي حَتَّى يَفْقَهُ

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر نہ لایا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضرتؐ کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کر واپس رکوع کرو اور رکوع کے ساتھ رکوع کو کہو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر رکوع کرو جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کرو تو سر اٹھاؤ وہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر رکعت میں) کرو۔

۱۵۷۴۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ابن کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب اُحد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے شیخ کو کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے ڈھس ہے چنانچہ ان کے لوگ پیچھے کی طرف پل پر سے اور پیچھے والے (مسلمانوں سے) لڑ پڑے اس حالت میں حدیث میں ایمان رہنے والے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ والد لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا، حدیث میں کہا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حدیث میں کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۱۵۷۵۔ مجھ سے یوسف بن ہریری نے حدیث بیان کی، ان سے ابواس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے عباس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہوا اور بھول کر کھایا مہر تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا ملایا ہے۔

۱۵۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن زب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

۱۵۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نمازیں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی، منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شہد ہوا تھا یا علقمہ کو بیان کیا کہ پھر آنحضرت سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! نمازیں کچھ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے ان کے ساتھ دو سجدے (مہر کے) کئے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نمازیں ادا کر دی ہیں یا نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو بات رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (مہر کے) کرے۔

۱۵۷۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عروبن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۚ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوَيْهَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُسِّرْ صَوْمَهُ فَلَنْ شَاءَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۚ

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَدْرُبُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّعْمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُعَيْثَةَ قَالَ صَلَّى بِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَهَرْنَا مِمَّا سَلَّمَ فَحَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۚ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِنَّ صَلَاةَ الظُّهْرِ مَرَّادًا وَانْقَضَ مِنْهَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ ۚ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ انْقَضَ نَيْتَ حَرَّى لِمَوَابٍ وَيُتَوَمَا بَقِيَ ثُمَّ لِيُجِدَ سَجْدَتَيْنِ ۚ

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آیت "لا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ احقر من موی علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عرون نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے بیان کیا کہ برادر بن مازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے یہاں کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں برادر نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عوف شیبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر روک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ نخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف برادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ خطیبیں فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن عوف۔ اور اپنی قوموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمھارے قدم ثابت ہونے کے بعد انھیں لجاؤ اور پھر تمھیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمھیں بہت بڑا عذاب پہنکا۔ دھلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعیب سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گناہ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاحِدُنِي فِي مَا نَسِيتُ وَلَا تَوَهِّقُنِي مِنْ أَمْرٍ عَسْرًا - قَالَ كَاتِبُ الْأَوَّلِيَّاتِ مِنْ مُوسَى يَسْبَاغًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُبْدَأُ بْنُ عَارِبٍ وَصَحَّاحَاتٍ عَنْهُمْ ضَعِيفٌ لَمْ يَأْمُرْ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا كَبَلًا أَنْ يَذْبَحَ لَنَا كُلَّ صَبِيحَةٍ لَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُبَدَّلَ الذَّبْحُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ مَنِيَّ عَنَّا قَدْ جَنَعَ عَنَّا قَدْ لَبَنَ حَيٍّ مَنِيٍّ شَا فِي لَحْمٍ تَكَانَ بَنُ عَرَفٍ يَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَبِيشِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْدِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَسْغُلُ هَذَا الْحَدِيثَ وَيَقَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَلْبَقْتُ الرُّحْمَةَ عَنْكَ أَمْ لَا - رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيَّ يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَلَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ فَلْيَبْدِلْ بِهَا بِأَسْمَاءِ اللَّهِ :

باب اليمين النعموس ولا تفتقدوا إيمانكم ودخلوا بينكم فقتل قدام ربهم فموتوا وكنوا السوء وصدا ثم عن سبيل الله وكنكم عدا عظيمين - دخلوا مكرًا وخيانتة :

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْأَسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

میں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، مین غموس
رقصد، جھولی قم کھانا، شامل ہیں۔

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور
انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ
لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں
کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک
کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور
اللہ کو انہی قسموں کے لیے دھوکا دینا اور تقویٰ اختیار کرنا اور لوگوں
کے درمیان صلح کرنا اور اللہ پر اسنے والا جانتے والا ہے۔ اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد، اللہ کے عہد کے بدلے معمولی پونجی نہ خریدو،
بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو
اور اللہ کے عہد کو بدرا کر دو جب تم تمہارے عہد کو ترک کر لینے کے بعد انہی
قسموں کو ترک نہ کرو، خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو لپٹے اور گھلے بنا لیا
ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْإِسْرَافِ الْوَاسِعِينَ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَسِينِ الْقَتْلُ

۸۹۲۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلَهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَقَوْلِهِمْ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
إِنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُضَاهُوا إِلَيْنَ النَّاسَ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِمْ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا
بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ
كَفِيلًا

۵۸۱۔ ہم سے موصی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عہد کی قسم
اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل
کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر
اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد
اور انہی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ ان کو آیت تک۔ اس کے بعد
اشعث بن قیس رحمہ اللہ اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان
کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس ممنون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی
بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کڑاں تھا
(اس کے ٹھکانے میں ہم آنکھوں کے پاس حاضر ہوتے) تو آنکھوں نے فرمایا کہ تم اپنے
گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر عمل ہوگا میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر تو قسم کھا لیا
(جھولی) آنکھوں نے فرمایا کہ جس نے عہد کی قسم نہ لی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ
کسی مسلمان کا مال ہارپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ
اس پر غضبناک ہوگا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَاسِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَنْقُطِعُ بِهَا مَالٌ
أَوْ مِيرٍ مُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ نُصْرَهُ يَوْمَ ذَلِكَ إِنَّ السَّيِّئِينَ كُفُّوا
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
فَصَدَحَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذًا وَكَذَا فَقَالَ
فِي أَنْزَلْتَ كَأَنَّ لِي بَيْتٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عِمٍّ لِي
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْتَكَ أَوْ
يَسْبِقُكَ قُلْتَ إِذَا تَخَلَّيْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَنْقُطِعُ بِهَا مَالٌ أَوْ مِيرٍ مُسْلِمٍ
لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ كُنَّا
عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَفَرُّغٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ كَوَافَتُهُ
وَهُوَ عَضْبَانٌ قَامَ سَتْرُحْنَلْنَا هُ غَلَّتْ أَنْ لَا يَخْلِفَنَا
شَدَّ قَالَ وَ اللَّهِ ۚ رُشْنَا اللَّهُ لَا أَهْلِيَتْ عَلَى يَمِينٍ
فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
خَيْرٌ وَ تَحَلَّلْتُهَا ۚ

۱۵۸۳۔ اِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتُكَلِّمُ الْيَوْمَ
فَقُلْتُ أَوْ قَدْ أَدَسْتُحُ أَوْ كَبُرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ
هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نَيْتِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ أَكْلَامٍ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ
أَبُو سَمِيَّانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
هُوَ قُلْنَا لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَّاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ كَلِمَةُ السُّمُوءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا حُفَرَاءَ أَبَا هَالِبٍ الْوُكَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَابَّ
لَكَ رَبِّهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبَّتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۚ

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی،
ان سے ہند نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انھوں نے
بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ماقبیلوں کے ساتھ آنکھنور کی خدمت میں حاضر
ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے سواری کا ہاتھ
مانگا تو آپ نے قسم کھالی کہ آپ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے
بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا اور کسی
چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو خود لے گا۔

۱۵۸۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر
اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی تبسح کی، حمد یا لا الہ الا
اللہ کہا تو اس کا کم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا
اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسمیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر تہل کو لکھا تھا۔ آج اس کو لکھ کر تہل چار بار اور
تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمہ السموءی لا الہ الا
اللہ ہے۔

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان
کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوالہب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الہ الا
اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کروں گا۔

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث
بیان کی، ان سے عمارہ بن قنفذ نے روایت بیان کی، ان سے ابو زرور نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن ترانہ پر اجرت میں بجا رہیں اور اللہ رحمان کے
یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان
اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد الواحد نے

لے یعنی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کلمتہ وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت
کی ہوگی تو ان کے کہنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صوفیہ گزشتہ کا ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَمِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْبَارَ وَقُلْتُ أُخْرَى أَمَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا أَدْخِلَ الْجَنَّةَ ۝

بربر بربر

باب ۵۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا أَوْ كَانَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ رَفَعَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ سَيَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

باب ۵۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ يَنْبَغِي أَنْ يَشْرَبَ ظِلَاءً أَوْ سُخْرًا أَوْ مَصِيرًا لَمْ يَجِئْ فِي قَوْلِي بَعْضُ النَّاسِ وَلَكِنَّ هَذِهِ بِأَنْبِئَةٍ عِنْدِي ۝

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَيْدٍ صَاحِبَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ حَادٍ مُهْمَرٌ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْعَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقْتُمْ؟ قَالَ انْقَعَتْ لَهُ تَعْرَافِي كُوسٍ مِنْ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ ۝

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے ادراس سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کہہ کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلام کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضرت کے پاؤں میں مویج آگئی تھی، چنانچہ آنحضرت اپنے بالاقامہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے اُترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلام ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نمید (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے بنوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نمید نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضرت کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ ان کی بیوی ہی ان کی میثاق کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہیل رہنے لوگوں سے پوچھا تھیں معلوم ہے، میں نے آنحضرت کو یہ بلایا تھا پھر کہا کہ رات میں آنحضرت کے لیے میں نے کھجور ایک برٹے پیالہ میں عجب گودی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرت کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعیب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ ۝

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں ہمیز بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھر کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو گئے والی چیز کھائی

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضرتؐ اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲۔ (۱) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضرتؐ کی آواز افاقوں کی ویسے، کمزور ہو گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اور مٹی سے کر دی تو اس کے ایک حصہ میں پیٹ دیا اور اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھجوا دیا، میں نے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے اگلے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسولؐ کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضرتؐ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ کے حکم سے ان روٹیوں کو چوراکر دیا گیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک (گھمکی) کپڑی کو چوڑا اور اس میں ملا دیا

رَوَى النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَتَيْتُ نِسَاءً قَطُّ قَدْ بَغَتْ مَسْكِرًا ثُمَّ مَا وَلَّتْ يَدِي فِيهِ حَقًّا صَدَقَتْ شَتَابَهُ بِأَلَيْسَ ۝ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَبَنًا فَكُلَ تَمْرًا يَخْبُرُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ ۝

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ يَوْمَ مَا دُوِيَ مِلَّةَ رَاكِبٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَمَلَّ عِنْدَ لَيْ مِنَ شَيْءٍ فَقَالَتْ لَعَنَهُ فَأَخْرَجَتْ إِفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَخَفَّتِ الْخُبْزَ بِمَعْظَمِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا سَلَّتْ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَوُجُوًّا فَاطْلُقُوا وَافْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ عَيْنَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاطْلُقْ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى يَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلْطَى يَا مُوسَى مَا عِدُّكَ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْحَبِيبُ قَالَ قَامُوا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحَبِيبُ فَقَعَتْ وَعَصَرَتْ
أُمُّ سُلَيْمٍ عَمَلَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْنِي بِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَدْنِي بِعَشْرَةٍ
فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا الْقَوْمَ كُلَّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فِي الْإِيمَانِ :

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عِدُّهُ الْأَوْهَابُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْمَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَإِنَّمَا إِزْمِرِي مَا نَوَيْتُمْ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَرَكُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَاءُهَا :

باب ٥٩٨ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ وَجَّهَ النَّذْرَ وَالْمَوْتَةَ
١٥٩٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَوْمَئِذٍ مِنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدُ
كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ أَنَّ مِنْ قَوْمِي أَتَى أَهْلَهُ مِنْ مَالِكٍ
مَدَّةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ يَعْصَى
مَالِكٌ فَهُوَ حَدَّثَكَ ۚ

بہترین سرگودھا

باب ۹۹ إِذَا أَحْرَمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْنِئْ مَرْضَاتَ

اس کے بعد اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا دعا پڑھی اور فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ۔ انہیں اندر بلا یا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔

حاضرین کی تعداد ستریا سسی افراد پر مشتمل تھی۔

بینہ بینہ بینہ بینہ بینہ

۸۹۷۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلاشبہ عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی محدث سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۸۹۸۔ جب اپنا مال نذرِ یاقوتہ کے طور پر صدقہ کرے

۳۹۵۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت و علی التلاۃ المذنیہ خلقوا کے سلسلہ میں سنا، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے یہ پیش کش کی کہ اچھی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں صدقہ کر دوں، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۸۹۹۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے نبی! آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خرقہ پہنتے ہیں اور اللہ بڑا ہی
معفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے
اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد کہ حرام ذکر و ان پاکیزہ
چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عاتشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکستے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنکھنور آئیں تو وہ کہے کہ آنکھنور کے مزے معاف فر کی ہو آئی ہے آپ نے معاف فر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنکھنور حب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپ سے پوچھی، آنکھنور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ آپ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے معاف فر کی ہو آئی ہوگی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپ کی یہی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے۔ "ان تنووا لى الله" میں عاتشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسرا لى ابيص" ازواجہ "اشارہ آپ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ آنکھنور نے فرمایا تھا کہ اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

۹۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو نذر پوری کرتے ہیں۔

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابو عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالنا لاجا سکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبد اللہ بن حصہ خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

اَزْوَاجِكُمْ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ۔ قَدْ
فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ نَجَلَةً اَيَّمَا نَكْرُ
وَقَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ
اللَّهُ لَكُمْ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ
سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَاتِشَةَ رَضِيَ
تُرْعَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّهُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ
رِيحَ مَغَاظِيرٍ أَكَلْتَ مَغَاظِيرَ؟ قَدْ خَلَّ عَلَى أَحَدِنَا
فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَلُ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَتَرَكَتُ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنِّي تَوَبَّا
إِلَى اللَّهِ لِعَاتِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِمْ حَدِيثًا۔ يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
وَقَالَ لِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ۔ وَلَنْ أَعُودَ
لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ۔ وَقَوْلُهُ
يُؤْفُونَ بِالنَّذْرِ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ أَوْ كَرُ
يُفْهَوْنَ عَنِ الْمَذَرِ؛ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَذَرَ لَا يَقْدُمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَمْرَحُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبُخْلِ

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضرتؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حیدر نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان احمول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرتؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خیر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بولہا ہوگا)

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوامریئیل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے دیں گے بیٹھیں گے نہیں، دیکھی چیر کا سایہ لیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۰۶۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو

پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدسی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حوہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

اتَّ اللَّهُ لَعَنِي عَنْ تَعْدِيٍّ هَذَا نَفْسَهُ وَرَأَاهُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ الْفَرَزْدَقِيُّ عَنْ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

بِزِيَارَتِهِ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَوِّفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَاهٍ أَوْ عِنْدِهِ قِطْعَةً ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُمْ يُكُونُونَ بِالْكَعْبَةِ بِأَشْيَاءٍ يَقْوَدُونَ بِهَا نَارًا فَاجْعَلُوا أَمَةً فِي أَنْفُسِهِمْ فَعَلَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ۝ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوَدَهُ بِيَدِهِ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا إِنَّا نَتَنَاسَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ يُحِيلُ فَارْتَمَعُ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرَّاءِئِيلَ مَنْ ذَا أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِيلَ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَعْتُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلِمَتُكُمْ وَلَا يَسْتَقِيلُ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَقِيلُ وَنَاسِئَةً مَرَّةً قَالَ عَنِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ مَنْ مَنَعَ أَنْ يَتَصَوَّرَ آيَاتَ مَا وَاقَى

النَّحْدَ وَالْفِطْرَ ۝

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّسِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيْقَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عِنْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ مَنْذَرًا أَنْ لَا يَأْتِيَ

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضرت بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعودؓ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی لیلیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذرانی ہے کہ ہر سال یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اچھا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذرانوں میں زمین، بکریاں، بھیتیں اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمرہ مال نہیں ملتا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار امداد کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرا مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک بارش تھا۔

۱۶۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے، ان سے ابن میثم کے مولا ابو الخیثم نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیبر کی روانگی کے لیے نکلے۔ اس روانگی میں ہمیں سونا چاندی، غنیمت میں نہیں ملتا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملتا تھا، پھر نبی حبیب کے ایک شخص رفاع بن زید نامی نے اس حضورؐ کو ایک غلام بہہ میں دیا۔ غلام کا نام مدغم تھا۔ پھر آنحضرتؐ ولوی القری کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القری میں پہنچ گئے تو مدغم کو جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیرا کر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شہد جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چھ لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چیل کا ایک قسمہ یا دو قسمے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصَا مَرَفَاتٍ يَوْمَ أُنْصِيَ أَوْفَطِرُ
فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِمَن كَانَ يَتَّبِعُ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْفُطْرِ
وَالْأَيُّومِ صَيَا مَعَهَا ۝

۶۱۰۔ احَدًا ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ تَذَرْتُ
أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَزْبِعَاءَ مَا عَشْتُ
مَرًا فَقَعْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْفُطْرِ فَقَالَ أَمَرَ
اللَّهُ بِوَقَائِ الْمَنَازِرِ وَنُفَيْتُنَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ الْفُطْرِ
فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

يَا بَحۡۤۥ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْإِنْيَانِ وَالْمَنَازِرِ
الْأَرْضُ وَالْمَنْعَةِ وَالْمَرْوَعِ وَالْمَنْعَةِ وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْسَيْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسُ مِنْهُ قَالَ
إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَقَصَدْتُ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى يَدِّي حَاجَةُ لِحَابِي
۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَلَمْ نَقْلَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ
وَالْإِنْيَانَ وَالْمَنَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْقُضَيْبِ
يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُلَا مَا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مَدْعَمَ
يَحْمِلُهُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ عَارِسَ
فَقَعْلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّلَّةَ الَّتِي أَخَذَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ مِنَ الْمَقَاتِلِ لَمْ تُفْهِمْنَا الْمَقَاتِلَ بِمِثْلِ الشَّلَّةِ الَّتِي أَخَذَ

فرمایا کہ یہ آگ کا قسہ ہے یا دوسرے آگ کے ہیں۔
مزہز بن مزہز

قُلْنَا سَمِعَ ذَٰلِكَ النَّاسُ جَاءُوا وَجِلُّوا شِرَارًا أَوْ شِرَارًا كَثِيرًا إِلَى
الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَارٌ تَيْنٌ تَارٍ أَوْ شِرَارًا كَثِيرًا تَارٍ

باب ۹ کفارات الایمات

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْنَا رَتُّهُ إِيَّاهُمْ عَشْرَةَ
مَسَاكِينٍ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَلَّى قَبْدَانِيَةً مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
نُسْكَ وَبِذِكْرِ مَنْ هَبَّاسٍ وَعَطَاةٍ وَعِلْمَةٍ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ قَصَا حَبَّةٍ بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خَفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا
فِي الْقَبْدَانِيَةِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ قَبْدَانَ
بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ نَبِيَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَدْنُ قَدْ تَوَلَّى
فَقَالَ: أَيْكَ ذِيكَ هُوَ أَمَّاكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
مِنْ دَانِيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ. وَخَبَرَنِي
ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ وَالنُّسْكَ
شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

باب ۹۹ تَوَلَّى تَعَالَى قَدْ قَرَعَ اللَّهُ

لَكُمْ تَحِلَّةً أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُكَلِّمُونَ مَتَى تَجِئُوا الْكُفَّارَةَ عَلَى النَّبِيِّ
وَالنَّفَقَةِ

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ قَالٍ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ قَبْدَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ أَقَى فِي رَمَضَانَ
قَالَ سَتُحْلِلُهُمْ تَعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ:

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا
کھانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دینا ہے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ
قرآن مجید میں جہاں ”او“ (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار
یتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ
عنه کو ذبیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو یا دس قریب ہو
تو آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں،
آنحضرتؐ فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دے دو اور مجھے ابن
نے خبر دی، ان سے ابوبکر نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی
ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا

مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جلتے والا، بڑا
حکمت والا ہے اور مال وار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا
ہے۔

۱۶۱۳۔ (۱) ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے
سنادہ حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے بیان کرتے تھے ان سے ابومریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا بات
ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضرتؐ نے

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے
پوچھا کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں انھوں نے
پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپ
نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں
کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیا تر ہے) آپ نے فرمایا کہ اسے پر امصدقہ کرو انھوں
نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر امصدقہ کروں؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی
ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپ نہیں دیکھے اور آپ کے سامنے کے دست
وکھائی دینے لگے اور پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔
۱۰۹۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست
کی مدد کی۔

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ نَجَسَ قَائِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ
الْمِكَتَلُ الْمَصْخَرُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ فَضَجَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
قَالَ: أَطْعِمُهُ عِيَالَكَ؟

باب ۹۱۱ مَن آعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكِفَارَةِ

بہ ہند ہند ہند

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں
نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے محبت کر لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا
کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے
روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انھاری صحابی
"عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیادہ ہے اس میں کھجوریں تھیں انھوں نے
فرمایا کہ اسے جاؤ اور صدقہ کرو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے
سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم
سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں
ہی کو کھلا دو۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ
قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ
لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ
الْمِكَتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِحَدِّ أَنْتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ عَلَى أَخَوَجٍّ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالسِّدِّي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍّ
مِنَّا شَرُّ قَالَ إِذْ هَبْ فَا طَعِمَهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۱۱ يَعْطَى فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةَ

مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا؟

۱۶۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے فرمایا کیا

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تھا؟ اسے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، دریاقت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریاقت فرمایا، کیا ساڑھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس ایک عرق (لو کر) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدلوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدر (ایک پیانہ) اور اس میں برکت اور جو بید میں بھی اہل مدینہ کو نسلابند نسل حاصل رہی۔

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک مزی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع تمھارے زمانہ کے مد سے ایک مدر تھا یعنی برابر ہوتا تھا بعد میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے مہر کے حساب سے دیتے تھے اور تمھارے کفارہ بھی آنحضرتؐ کے مد سے دیتے تھے ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مد تمھارے مد سے بڑا ہے اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضرتؐ ہی کے مد کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان کیا کہ اگر ایسا کوئی مالک آیا جو آنحضرتؐ کے مد سے چھوٹا مد مقرر کر دے تو تم کس کے حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کیا کہ ایسی صورت میں ہم آنحضرتؐ ہی کے مد کے حساب سے نکال کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم ہمیشہ آنحضرتؐ ہی کے مد کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے جردی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مَنْ أَمَرَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا تُسْتَوِي رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَحَدًا فَنَاقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ شَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْ مَا طَعِمْتَهُ أَهْلَكَ

يَا مَالِكُ صَاعُ الْمَدِينَةِ وَمَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتُهُ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَدْ نَأْيَدَ قَرْنٌ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا وَثَلَاثًا مَدًّا الْيَوْمَ يَزِيدُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَدُّ الْأَوَّلُ وَفِي ثَلَاثَةِ الْيَمِينِ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَا لَكَ مَدًّا مَا أَعْظَمَ مِنْ مَدِّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ الْقَصْلَ إِلَّا فِي مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ، لَوْ جَاءَ كُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مَدًّا أَصْغَرَ مِنْ مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْسًا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُونَ؟ قُلْتُ مَا تَعْلَمُ بِمَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْقَصْرَ مَا يَبُودُ إِلَى مَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ! ان کے کیل دہیلانے میں ان کے صانع اور مڈ میں برکت فرما۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ایک غلام کی آزادی ۴ اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۹۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اکرم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۹۱۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نسیم بن تمام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت سے خرید لیا جس نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبلی غلام تھا اور پچھلے ہی سال مر گیا۔

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولادہ کے حامل ہوگی؟

سَالِیْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَلَّهُمْ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِثْلِيَا لَهُمْ وَمَصَائِعِهِمْ وَمُتَوَّعِهِمْ ؟
بَابُ ۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
وَأَيُّ الرِّقَابِ أَذْكَى ؟

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَمْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ عَصْوَاتَيْنِ الْثَّابِتِ حَتَّى يَرَجَّحَهُ بِنِزَاجِهِ ؟

بَابُ ۹۱۴ عَنْهُ الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَ الْمَكَاتِبُ فِي الْكُفَّارَةِ وَ عَنِ وَلَدِ الزَّانَا . وَقَالَ طَاؤُسُ بْنُ يَحْيَى الْمَدْبَرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ؟

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسٍ رَجُلًا مِمَّنِ الْأَنْصَارُ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّخَعَارِ بِثَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا ارْتَضَيْتُ مَاتَ غَاثًا أَوَّلًا ؟

بَابُ ۹۱۵ إِذَا أَمْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ يَمْتَقُ تَكُونُ وَلَا ذَكَ ؟

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۹۱۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

کہ یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو کسی غلام کو مکمل غلام کے زمرہ سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد حریت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ بیعت نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُ بِكَ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ بِمَا لَمْ يَكُنْ لِي بِهِ بَأْسٌ فَقُلْتُ إِنَّ شَاءَ اللَّهِ فَأَتَيْتُكَ بِكَذِبٍ فَقَالَ بَلَىٰ أَفَرَأَيْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخَنَّكَ وَأَنْتَ دَرَكًا فِي خَاتَمِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَشْنَىٰ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ مِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے معاویہ نے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ مراد فرشتہ ہے کہنے انشاء اللہ، لیکن آپ بھول گئے اور ہر مقام بیرونی کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناقص بچہ ہوا تھا، کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر انھوں نے استنساخ کر دیا ہوتا اور ہم سے ابوالزناد نے اخرج کے واسطے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

۹۱۷۔ کفارہ قسم کر ڈرنے سے پہلے اور اس کے بعد

۱۶۲۵۔ ہم سے علی بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم ثقیفی نے حدیث بیان کی ان سے زہد بن جریر نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روایت تھی، بیان کیا کہ پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیمم کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولا ہو، بیان کیا کہ وہ شخص کھانے پر نہیں آیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا، قریب آباد میں تھیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضرت سے سواری کا جانور مانگا، آنحضرت اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت اس وقت غنہ تھے آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لیے میں تمہیں دے سکوں بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضرت کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے ہم حاضر ہوئے تو آنحضرت نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا، بیان کیا کہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضرت کے

بَابُ ۹۱۷. اَلْكَفَارَةُ قَبْلَ الْحَنَةِ وَبَعْدَهَا
۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الثَّقَفِيِّ عَنْ زُهْدِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِي بِهِ بَأْسٌ فَقُلْتُ إِنَّ شَاءَ اللَّهِ فَأَتَيْتُكَ بِكَذِبٍ فَقَالَ بَلَىٰ أَفَرَأَيْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخَنَّكَ وَأَنْتَ دَرَكًا فِي خَاتَمِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَشْنَىٰ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ مِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَدَّثَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَاللَّهُ لَكُنْ تَعَقَّلْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ لَا تَقْلِحُ أَبَدًا أَرْجِعُوا إِنَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ كَرِهَ بَيْتَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا إِنَّمَا لَكَ نَسْتَهْذِئُكَ فَهَلَفْتَ أَنْ لَا تَهْذِئَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَفَعَلْنَا أَوْ فَعَرَفْنَا إِنَّكَ بَيْتُكَ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ مَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ إِلَيْنَا وَاللَّهُ إِنَّمَا أَنشَأَ اللَّهُ لَا أَحَلِّفُ عَلَى يَمِينِي قَارِي فَإِذَا خَيْرٌ مِنْهَا إِلَّا أَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ الْكَلْبِيِّ

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ قَامِيمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوْدِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَزَبٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتُمَا عَنْ عَسِيرٍ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أُعْطِيتُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا أَحَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَإِنَّ خَيْرَ مَا تَمْنَاهَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُمْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْعَلُ بْنُ أَبِي عَزَبٍ وَقَالَهُ يُونُسُ بْنُ سَيَّاسٍ بْنُ عَطِيَّةٍ وَمِمَّا يُجْزَى حَرْبٌ وَحَمِيدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَيْثَمُ بْنُ ذِي

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر میں بلا بھیجا اور سواری کے جانور رعایت فرمائے آنحضرتؐ اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم بھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چلو ہم سب آنحضرتؐ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے لائے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے ابو قلابہ اور قاسم بن قامیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم نے اور ان سے زہد بن زہد نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷ - ہم سے ابو مسر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہد بن زہد نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں حسن نے، ان سے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگتے تمہیں یل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگتے پرملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

بزمہ بمنزہ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ، مولانا ابوالحسن علی Nadwi
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	حاجی محمد شفیع اعظمی، مفتی محمد امجد علی شاہ
قصص القرآن ۲ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیوطی
آرٹ آف القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
قرآن اور توحید	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
نظائر القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
قاموس القرآن	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی، انگریزی)	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
احسن قرآنی	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ
قرآن کی باتیں	مولانا حبیب الرحمن، مفتی محمد امجد علی شاہ

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
مشکوٰۃ شریف مترجم مع حواشی ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
الادب المفرد کامل مترجم و شرح	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
مناہج برقی بیدار شریف مشکوٰۃ شریف ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تقریر بخاری شریف ۴ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تحریر بخاری شریف ۱ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفہیم اللفظیات ۱۲ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں